قبر کے عبرتناک مناظر

امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف

شرح الصدور بشرح احوال الموتی والقبور

اردو ترجمہ

نور الصدور فی شرح القبور

مولانا احمد حسین مبارکپوری

مولانا محمد عیسیٰ خلیفہ حضرت تھانوی

پیش لفظ عنوانات تسہیل و تخریج

و تحریر نصوص آیات و احادیث

مولانا امداد اللہ انور

استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانویؒ جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف

عنایت پور، تحصیل جلالپور پیر والا، ملتان

قبر کے عبرتناک مناظر

امام جلال الدین سیوطی کی نادر تالیف

شرح الصدور بشرح احوال الموتیٰ والقبور

نور الصدور فی شرح القبور
مولانا احمد حسین مبارکپوری
مولانا محمد عیسیٰ خلیفہ حضرت تھانوی

پیش لفظ عنوانات تسہیل و تخریج
و تحریر نصوص آیات و احادیث

مولانا امداد اللہ انور
استاذ جامعہ قاسم العلوم، ملتان
سابق رفیق التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف
عنایت پور، تحصیل جلالپور پیروالا، ملتان

نام کتاب : قبر کے عبرتناک مناظر

اردو ترجمہ :"شرح الصدور بشرح احوال الموتی والقبور

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ وفات ۹۱۱ھ

مترجم : مولانا احمد حسین مبارکپوری، مولانا محمد عیسٰی خلیفہ حضرت تھانویؒ

نام ترجمہ : نور الصدور فی شرح القبور

تجدید، تخریج، عنوانات، تحریر نصوص آیات واحادیث :

علامہ مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی

ناشر : عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : ۸ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مطابق ۲ اجون ۲۰۰۱ء

صفحات : ۳۳۶ اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد

ہدیہ : روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گل گشت ملتان

مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر اردو بازار لاہور

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور

صابر حسین شمع بک ایجنسی لاہور

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

مولانا اقبال نعمانی طاہر نیوز پیپر صدر کراچی

دار الاشاعت اردو بازار کراچی

مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی

اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائیونڈ

مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان

مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد

مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی

فیروز سنز، لاہور-کراچی

اور ملک کے بہت سے دینی کتب خانے

آئینۂ کتاب

صفحہ نمبر

باب
اطاعت میں طوالت عمر کی فضیلت

باب
جان اور مال میں نقصان پر موت کی تمنا ممنوع ہے

باب
جب دین بگڑنے کا اندیشہ ہو تو موت کی تمنا جائز ہے

باب
موت زندگی سے افضل ہے

باب
موت کو یاد کرنا اور اس کے لئے مستعد رہنا

باب
اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اچھی امید رکھنا چاہئے

باب
خاتمہ بالخیر کی علامت کا بیان

باب
موت کی سختی کا بیان

باب
مرتے وقت کیا کہنا اور کہلانا چاہئے

باب
ملک الموت اور ان کے ساتھ والے فرشتوں کے بیان میں

باب
مردہ کی روح سے کل روحیں ملاقات کرنے آتی ہیں اور حالات پوچھتی ہیں

باب
میت اپنے غسل دینے والے اور کفن پہنانے والے کو پہچانتی ہے اور جنازہ لے جاتے وقت اس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے اس کو سنتی ہے اور فرشتے اس کے ساتھ چلتے ہیں

باب
مؤمن کی موت سے آسمان اور زمین بھی روتے ہیں

باب
جس زمین سے آدمی پیدا کیا گیا ہے وہیں دفن کیا جاتا ہے

باب
دفن کے وقت کیا کہنا چاہئے اور مردہ کو تلقین کا بیان

باب
قبر کے دبانے کا بیان

باب
میت کے ساتھ قبر کی گفتگو

باب
عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوال

باب
وہ لوگ جن سے قبر میں سوال نہیں ہوگا

باب
قبر کی سختی اور مؤمن پر آسانی

باب
عذاب قبر کا بیان

باب
وہ اعمال جو عذاب قبر سے بچاتے ہیں

باب
قبر میں مردے آپس میں محبت رکھتے ہیں، نماز و قرآن پڑھتے ہیں اور ملاقات کرتے اور آرام پاتے ہیں

باب

زیارت قبر اور اس بیان میں کہ مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے اور دیکھتے ہیں

باب
ارواح کی جگہ کا بیان

باب
زندوں کے اعمال مردوں کو دکھائے جاتے ہیں

باب
روح کو جنت میں جانے سے کون سی چیز روکتی ہے

باب
زندہ کی روح مردوں کی روح سے ملاقات کرتی ہے

باب
وہ حضرات جنہوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اور گفتگو کی

باب
زندوں سے مردوں کو ایذاء اور تکلیف پہنچتی ہے

باب
کیا کیا چیزیں میت کو قبر میں نفع دیتی ہیں

باب
وہ اعمال جو مرنے کے بعد جنت میں جلدی پہنچاتے ہیں

باب
موت کا کون سا وقت اچھا ہے

باب
ہر میت کا بدن سڑتا اور گلتا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام اور ان کی مثل حضرات کے

المولد البرزخی

تجہیز الاموات

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذى أيقظ من شآء من سنة الغفلة ورفع من أحب لقاءه إلى عليين. ووضع عنه أوزاره وثقله. أشهد أن لااله الا الله وحده لاشريك له شهادة عليها من رداء الاخلاص حله. وأشهد أن سيدنا محمدا عبده ورسوله المبعوث بأشرف ملة. المخصوص بأكرم خلة. صلى الله عليه وسلم وعلى آله وأصحابه السادة الجلة.

اَمابعد! عالم برزخ میں یہ وہ شافی کتاب ہے جس کے لوگ شدت سے منتظر تھے۔ میں اس میں موت، اس کی فضیلت اور کیفیت، ملک الموت کی صفت اور اس کے اعوان ومددگار اور جو چیزیں میت پر وفات کے وقت وارد ہوتی ہیں ان کو بیان کروں گا اور بدن سے روح کے جدا ہو جانے کے بعد کا حال اور اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھنے کا حال، اس کا ارواح کے ساتھ ملنے کا حال، پھر اس کے بعد روح کے جائے قرار کا حال بیان کروں گا اور قبر اور اس کے دبانے، اسمیں امتحان اور عذاب اور تنگی کا حال بیان کروں گا اور وہ چیزیں جو قبر میں انسان کو نفع پہنچاتی ہیں ابتداء مرض موت سے لیکر صور پھونکنے کے وقت تک کے تمام حالات شرح وتفصیل کے ساتھ احادیث مرفوعہ اور آثار موقوفہ اور مقطوعہ سے کتب احادیث سے پوری جستجو کے ساتھ نقل کروں گا اس بارے میں ائمہ حدیث کے کلام پر اعتماد کروں گا۔ اس بارے میں جو کچھ قرطبی نے (التذكرہ فى احوال الموتى وامور الآخرة) میں تحریر کیا ہے اسکو تنقیح وتخریج کے ساتھ ایسے اضافی فوائد کو بھی نقل کروں گا جو (علامہ) قرطبیؒ کی کتاب میں مذکور نہیں تھے۔ میں نے اسکا نام شرح الصدور بحال الموتى والقبور رکھا ہے۔ مجھے امید ہے اگر زندگی کی کچھ مہلت ملی تو اس کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب بھی انشاء اللہ تعالیٰ تالیف کروں گا جس میں قیامت کی علامات، جی اٹھنے کے حالات اور جنت اور جہنم کے حالات بھی پوری پوری تفصیل کے ساتھ تحریر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (علامہ سیوطیؒ)

(نوٹ): اللہ تعالیٰ نے علامہ سیوطیؒ کی اس دعا کو قبول ومنظور فرمایا اور آپ

نے اس وعدے کو بڑی خوبی کے ساتھ نبھایا۔ آپ نے ایک کتاب البدور السافرة فی امور الآخرة تألیف فرمائی اسمیں بھی بڑی کثرت کے ساتھ آیات قرآن اور احادیث و آثار اور ائمہ فن کے اقوال نقل کئے۔ یہ کتاب بھی شرح الصدور کی طرح علامہ قرطبی کے التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرة سے تالیف کی گئی ہے اور اس پر خوب اضافات کئے گئے ہیں یہ کتاب تقریباً بائیس سو روایات پر مشتمل ہے۔ قیامت، جنت اور جہنم کے حالات پر اتنا تفصیل کے ساتھ شاید کسی نے کوئی کتاب نہیں لکھی ہوگی۔ شرح الصدور کی طرح یہ کتاب بھی علماء اور عوام میں مقبول چلی آ رہی ہے۔ حال ہی میں اس کے کئی ایڈیشن بیروت وغیرہ سے چھپے ہیں اس سے قبل یہ کتاب دستی کتابت کے ساتھ بھی شائع ہوتی رہی۔ اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ناچیز کو اس کے اردو ترجمہ، تلخیص، تخریج، تشریحی فوائد اور طباعت و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی جس کا نام "قیامت کے ہولناک مناظر" تجویز کیا گیا۔

اس خدمت سے پہلے ناچیز جنت کے حالات پر ائمہ حدیث کی کتب سے اور علامہ سیوطی کی البدور السافرة سے کثرت سے اقتباسات لے چکا تھا اس لئے البدور السافرة کا وہ حصہ جو جنت کے حالات پر مشتمل تھا اس کا ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہماری یہ کتاب جنت کے حسین مناظر تقریباً حدیث، تفسیر وغیرہ کے پونے تین سو قدیم و جدید مآخذ سے ماخوذ تھی اور اتنا جامع اور مکمل شکل میں تیار ہوئی تھی جسکا اندازہ قارئین خود لگا سکتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر علامہ سیوطیؒ نے جہنم کے حالات کو بھی اس کتاب میں تفصیل سے نقل کیا تھا ناچیز اس عنوان پر بھی اس سے کہیں زیادہ مفصل حافظ ابن رجب حنبلی کی مستند کتاب التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار کا ترجمہ و تشریح لکھ کر چھاپ چکا تھا۔ اس لئے البدور السافرة کے اس حصہ کو بھی ترجمہ میں ترک کر دیا گیا چونکہ اللہ تعالیٰ نے بندہ کو جنت کے اور جہنم اور قیامت کے بارے میں بڑی تفصیل سے ترجمہ اور تألیف کی توفیق عطا فرمائی تھی اس لئے شدت سے یہ طبعی تقاضا تھا کہ قبر کے حالات کو بھی کسی مستند شکل میں اپنے حلقہ قارئین کے سامنے پیش کر کے

آخرت کے ان چاروں سلسلوں کو مکمل کر دیا جائے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں یہ دن دکھایا ہے کہ ہم نے علامہ سیوطیؒ کی کتاب شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کے اس ترجمہ کو جو حضرت تھانویؒ کے خلیفہ ارشد مولانا محمد عیسیٰ صاحب نے تلخیص اور بعض اضافات کے ساتھ شائع کیا تھا اس کو قارئین کرام کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ہمارے اس کام میں جو اضافی خوبیاں شامل کی گئی ہیں وہ کچھ اس طرح سے ہیں:

(۱) مولانا محمد عیسیٰ صاحب نے جن احادیث کے ترجمہ کو لیا تھا ہم نے ان احادیث کی عربی عبارت کو بھی نقل کر دیا ہے۔

(۲) ان احادیث میں سے ہر ایک پر عبارت کی تفہیم کے لئے یا کسی اور مقصد کے پیش نظر عنوانات تحریر کئے ہیں۔

(۳) کہیں کہیں ترجمہ کی عبارت کو احادیث کی عبارت کے موافق کر دیا ہے۔

(۴) ترجمہ چونکہ بامحاورہ ہے اور مفہوم کے اعتبار سے صحیح بھی ہے اگر کچھ مقامات پر ترجمہ ظاہر عبارت سے تطبیق نہیں رکھتا یا کوئی اور بات ہمارے سامنے آئی تھی تو ہم نے ترجمہ کو بھی اسی طرح قائم رکھا اور احادیث کی عبارت بھی نقل کر دی اور ترجمہ اور احادیث کے فرق کو شرح الصدور کے عربی نسخوں کے باہمی اختلاف پر محمول کیا۔ اس سے دو فائدے ہوئے ایک تو موجودہ نسخہ کی اصل عربی عبارت بھی سامنے آگئی اور جس نسخہ کو ان حضرات نے سامنے رکھ کر ترجمہ کیا تھا اسکی نشان دہی بھی ہو گئی۔

(۵) وہ اردو عبارتیں جو آیات یا احادیث کا ترجمہ نہیں تھیں ہم نے ان کے لئے عربی عبارت نقل نہیں کی۔

(۶) مترجم نے روایات کے حوالے نقل نہیں کئے تھے ہم نے اصل کتاب کے کئی نسخوں سے مراجعت کر کے علامہ سیوطی کے بیان کردہ اصل مخارج حواشی میں نقل کر دیئے اگر علامہ سیوطیؒ نے ایک حوالہ نقل کیا تو ہم نے بھی ان کی طرف سے ایک نقل کیا اگر دو کئے تھے تو دو اگر زیادہ تھے تو زیادہ۔ الحمد للہ ہم نے ان کے بیان کردہ کسی حوالہ کو حذف نہیں کیا۔

(۷) بعض بعض جگہ عربی عبارت میں مشکل الفاظ آگئے تھے جن کے علامہ سیوطیؒ نے غریب الحدیث کے علم کے تحت عربی عبارت میں معانی لکھے تھے ہم نے بھی ان معانی کو ان کی عربی عبارت کے ساتھ حاشیہ میں نقل کر دیا ہے۔

(۸) جس حدیث یا روایت کی تخریج کی گئی ہے اسکی عبارت کے اخیر میں مسلسل نمبر لگا دیا ہے وہی نمبر حاشیہ میں بھی استعمال کیا گیا ہے ان نمبروں کی تطبیق کر کے تخریج معلوم کی جا سکتی ہے۔

(۹) بعض مقامات پر مترجم نے کئی کئی روایات کو یکجا کر دیا تھا یا کاتب اور ناشر کی وجہ سے وہ مختلف عبارتیں ایک ہو گئی تھیں ہم نے ان سب عبارتوں کو الگ الگ کیا اور ان کی عربی احادیث بھی ان کے ساتھ لگا دیں۔

(۱۰) مترجم نے باب کا عنوان دیکر اس کے ذیل کی تمام احادیث اور روایات کو بغیر کسی پیراگرافی کے نقل کر دیا تھا ہم نے ان روایات کو نہ صرف الگ الگ کیا بلکہ ان کی احادیث بھی نقل کیں اور عنوانات بھی لگائے۔

(۱۱) کتاب میں جہاں راویوں یا اصحاب اقوال کے نام آئے ہیں ان کے آگے اکثر و بیشتر رضی اللہ عنہ کا نشان لگا ہوا تھا جس سے یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ یہ صحابی کا نام ہے یا غیر صحابی کا ہم نے اسماء الرجال کی کتب کی طرف مراجعت کر کے ان حضرات صحابہ کی تعیین کر دی اور اس پر رضی اللہ عنہ کا جملہ لکھدیا اور جو صحابی نہیں تھے ان کے آگے یا تو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے یا کچھ نہیں لکھا۔

(۱۲) اردو چونکہ پرانی ہے لیکن تھوڑی سی توجہ کرنے سے سمجھنا آسان ہے اس لئے ہم نے اردو کی تجدید کی طرف توجہ نہیں کی۔

(۱۳) مترجم نے حدیث اور روایات کے نقل کرنے والے کا نام اور صاحب واقعہ کا نام ان کے پورے تشخص اور مقام کو سامنے رکھتے ہوئے ذکر نہیں کیا جس سے عام آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ شاید کسی عام آدمی کی حکایت یا روایت ہے حقیقت میں ایسا نہیں ہے یہ سب لوگ جن کی روایات یا

اقوال نقل کئے گئے ہیں بڑے اونچے درجہ کے حضرات ہیں۔

(۱۴) بہت سی روایات تاریخ ابن عساکر اور دیگر کتابوں سے نقل کی گئی ہیں اکثر ان میں سے ضعیف ہیں لیکن وعظ و تذکیر کے موقعہ پر ایسی روایات کا بیان کرنا محدثین کے اصول کے مطابق درست ہے۔

(۱۵) اسوقت بعض لوگوں نے اہل سنت والجماعت کے بہت سے مسائل میں اختلاف اور انتشار کھڑا کر رکھا ہے جیسے (۱) حیات النبیؐ (۲) سماع النبیؐ (۳) سماع الصلوۃ والسلام (۴) حیات اموات (۵) سماع اموات (۶) معرفت اموات (۷) مقر ارواح (۸) اعادہ ارواح (۹) قبر کا اطلاق (۱۰) ایصال ثواب (۱۱) عذاب قبر وغیرہ۔ علامہ سیوطیؒ نے ان تمام مسائل پر کثرت سے احادیث اور اقوال صحابہ و تابعین واتباع تابعین و مجتہدین وائمہ کلام و محدثین کو ذکر کیا ہے۔ جس سے اہل سنت والجماعت احناف علماء دیوبند کے ان مسائل پر موقف کی پُر زور تائید ہوتی ہے اور ان کے مخالفین کی زبردست تردید ہوتی ہے ہم نے ایسے اختلافی مواقع پر اکثر وبیشتر ایسے مسائل کی طرف عنوانات میں توجہ دلائی ہے لیکن بعض حکمتوں کی وجہ سے بہت سے مقامات پر دوسرے عنوان بھی لگانے پڑے ہیں اس لئے جب تک اس پوری کتاب کا مطالعہ نہ کیا جائے ہماری کسی بھی تائید میں اس کتاب کے چند ایک دلائل کو مدنظر نہ رکھا جائے بلکہ یوں سمجھئے کہ یہ ساری کتاب جہاں لوگوں کے لئے قبر کے عبرتناک مناظر کی حیثیت رکھتی ہے وہاں اختلافی مسائل میں اہل سنت والجماعت احناف علماء دیوبند کی پُر زور تائید بھی کرتی ہے۔ ہمارے موقف کیلئے محدث وقت محقق العصر استاذیم مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خان صاحب کی کتابیں تسکین الصدور اور سماع موتی اردو زبان میں تالیف ہیں جن پر تمام علماء دیوبند کو اعتماد ہے کی طرف رجوع فرمائیں۔ بعض لوگ اپنے آپ کو دیوبندی کہلاتے ہیں اشاعت التوحید والسنۃ کے نام سے ایک جماعت بھی قائم کرر کھی ہے جس کے اب کئی دھڑے بھی بن گئے

ہیں کچھ ان میں حد سے بھی گذر گئے ہیں۔ قائلین حیات و سماع کو مرتد تک کہتے ہیں بعض ایسا فتویٰ نہیں لگاتے مگر عدم حیات و عدم سماع کا موقف رکھتے ہیں یہ دونوں غلطی پر ہیں۔ اس کتاب کے دلائل اور اکابر علماء دیوبند کی کتابیں ان مسائل پر ایک دوسرے کی تائید کر رہی ہیں۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا محمد عیسی صاحبؒ نے اس کتاب کا ترجمہ اور تلخیص کر کے علماء دیوبند کے موقف کی ترجمانی کی ہے۔ اسکا ایک ترجمہ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند و سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے والد گرامی ولیٔ کامل حضرت مولانا محمد اسمٰعیل کاندھلویؒ نے دو جلدوں میں لکھ کر چھاپا تھا چونکہ وہ ترجمہ قدیم اردو میں ہے اس لئے آجکل نہیں چھپتا۔ ناچیز کو تصنیف و تالیف کی زیادہ مصروفیت کی وجہ سے شرح الصدور کے ترجمہ کی توفیق نہیں ہوئی ورنہ اس کتاب کا حق یہی تھا کہ میں اس کا ترجمہ کر کے یہ تمام اضافی خوبیاں اس کے ساتھ منسلک کر دیتا۔ بندہ نے جو کام شروع کر رکھے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کو تکمیل و طباعت تک پہنچا دے اس بارے میں حضرات قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(۱۶) علامہ سیوطی نے کسی روایت یا حکایت کی جو تخریج کی تھی ہم نے اس کو نقل کر کے آخر میں "(منہ)" لکھ دیا ہے۔

(۱۷) جو روایات ہمیں دوسری کتب میں ملیں ہم نے ان کا حوالہ علامہ سیوطی کے حوالوں کے بعد لکھا ہے درمیان میں (منہ) کی علامت بھی قائم رکھی ہے۔

(۱۸) ہمارے تمام تر اضافی حوالے موسوعة اطراف الحديث النبوی سے ماخوذ ہیں۔

(۱۹) حضرت مترجم نے بعض مقام میں متعدد صحابہ و تابعین و غیرھم کے آثار و اقوال کو ان کے نام کے بغیر ذکر کیا تھا ہم نے ان کے اسماء گرامی

بھی ساتھ لگادیئے ہیں۔

(۲۰) شرح الصدور کے اس انتخاب اور ترجمہ کے اخیر میں کچھ ایسی روایات کا اضافہ کیا ہے جو اصل کتاب میں موجود نہیں ہیں بلکہ کچھ دیگر مستند کتابوں سے لی گئی ہیں۔

(۲۱) شرح الصدور کے ترجمہ و تلخیص کا بنیادی کام جناب مولانا احمد حسین مبارکپوریؒ نے کیا اور اسکا نام سبیل آخرت رکھا تھا اسی کو مولانا محمد عیسی صاحبؒ الہ آبادی نے مزید کئی خوبیوں کے ساتھ مزین کر کے نور الصدور فی شرح القبور کے نام سے طبع کرایا۔

اس نور الصدور میں مولانا محمد عیسی صاحبؒ نے جو خوبیاں پیدا کیں وہ ان کے الفاظ کے مطابق کچھ اس طرح سے ہیں:

> ”شرح الصدور امام جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب کو اس باب میں بہتر جان کر اس کا ترجمہ شروع کر دیا...... اور یہ التزام کیا کہ ایک ہی مضمون کی مکرر روایات کو بخوف تطویل حذف کر دیا جاوے اور روایات مختلفہ کی تطبیق بھی ساتھ ساتھ کر دی جاوے ایک معتدبہ حصہ اس ترجمہ کا ہوا تھا کہ اتفاقاً ”سبیل آخرت“ مؤلفہ جناب مولوی احمد حسین صاحب مبارک پوری کی دستیاب ہوئی جس میں مولوی صاحب موصوف نے روایات معتبرہ شرح الصدور سے نیز دیگر معتبر کتابوں سے جمع کی تھیں مولوی صاحب موصوف کے لئے دل سے دعا نکلی کہ انہوں نے ہمارا کام ہلکا کر دیا۔ چنانچہ میں نے مستقل ترجمہ کے کام کو بند کر دیا لیکن چونکہ سبیل آخرت کی روایات میں تطبیق کی ضرورت اب بھی باقی تھی اس لئے جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی مختصراً تطبیق دیدی۔ اور ترجمہ کے اندر بھی جن الفاظ اور جملوں کی توضیح و تطبیق کی ضرورت محسوس ہوئی ہیں

القوسین وضاحت کر کے تکمیل کر دی اور بہت سی احادیث کا ترجمہ شرح الصدور سے مختلف ابواب میں اضافہ کر دیا اور بہت سے فوائد ضروریہ بطور تتمہ باب کے آخر میں بڑھا دیا اور جن روایتوں کے مضمون میں استبعاد نظر آیا اس کو بھی دور کیا۔ ہاں جن روایتوں کا استبعاد صرف إن اللہ علی کل شیء قدیر کے مراقبہ سے بے تامل حاصل ہو سکتا تھا انمیں زیادہ تدقیق کو گوارا نہیں کیا۔

رسالہ کے آخر میں تشویقاً و ترغیباً مرشدنا و مولانا و مقتدانا حضرت اقدس جناب مولوی حاجی قاری شاہ محمد اشرف علی صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم کے وعظ المولد البرزخی سے ایک مناسب مضمون ملخصاً ملحق کر دیا۔ جس سے اس رسالہ کا حسن دوبالا ہو گیا اور چونکہ وہ مضمون اصلی جزو تھا اس وعظ کا اس لئے اس کا نام بھی المولد البرزخی رکھ دیا۔ اسی کے ساتھ تجہیز الاموات میں مسائل ضروریہ مقام کا اضافہ کر کے اس کو بھی اسی رسالہ کا ایک جزو بنا دیا اب یہ رسالہ گویا تین مکمل رسالے سبیل آخرت، المولد البرزخی اور تجہیز الاموات کا مجموعہ ہو گیا اسی مجموعہ کا نام "نور الصدور فی شرح القبور" رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ اسکو مقبول و نافع فرمائیں۔ ویرحم اللہ عبدا قال آمینا۔

احوال برزخ پر لکھی جانے والی کتابیں

برزخ موت کے وقت سے قیام قیامت تک کے زمانہ کو کہتے ہیں اس کے حالات محدثین نے دو طرح پر ذکر کئے ہیں ایک قسم کی وہ کتابیں ہیں جن میں دیگر موضوعات کی روایات بھی شامل ہیں جیسے صحاح ستہ، کتب احادیث مذاہب اربعہ وارباب مذاہب متبوعہ جیسے مسند احمد وغیرہ، کتب صحاح جیسے صحیح ابن حبان، حاکم، ضیاء مقدسی، کتب مخرجہ علی الصحیحین۔ کتب سنن، کتب سنت، کتب احادیث مرتبہ علی الابواب الفقہیہ۔ کتب آداب واخلاق وترغیب وترہیب وفضائل، کتب زہد، کتب تفسیر۔

دوسری قسم میں وہ کتابیں ہیں جن میں زیادہ تر عالم برزخ اور اس کا بیان ہے جیسے کتاب القبور، کتاب العزاء، کتاب المحتضرین، کتاب البعث لابن ابی داود، کتاب البعث والنشور للبیہقی، کتاب العاقبۃ لعبد الحق الاشبیلی، التذکرۃ فی احوال البرزخ وامور الآخرۃ، المقلق لابن الجوزی، الثبات عند الممات لابن الجوزی، اھوال القبور واحوال اھلہا الی النشور لابن رجب الحنبلی، کتاب من عاش بعد الموت لابن ابی الدنیا وغیرہ۔

امداد اللہ انور عفا اللہ عنہ

۲۷ صفر ۱۴۲۲ھ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی ایقظ من شآء من سنة الغفلة ورفع من أحب لقاء ه إلی علیین. ووضع عنه أوزاره وثقله. أشهد أن لااله الا الله وحده لاشریك له شهادة علیها من رداء الاخلاص حله. وأشهد أن سیدنا محمدا عبده ورسوله المبعوث بأشرف ملة. المخصوص بأکرم خلة. صلی اللّٰه علیه وسلم وعلی آله وأصحابه السادة الجلة.

امابعد! عالم برزخ میں یہ وہ شافی کتاب ہے جس کے لوگ شدت سے منتظر تھے۔ میں اس میں موت، اس کی فضیلت اور کیفیت، ملک الموت کی صفت اور اس کے اعوان ومددگار اور جو چیزیں میت پر وفات کے وقت وارد ہوتی ہیں ان کو بیان کروں گا اور بدن سے روح کے جدا ہو جانے کے بعد کا حال اور اس کے اللہ تعالٰی کی طرف چڑھنے کا حال، اس کا ارواح کے ساتھ ملنے کا حال، پھر اس کے بعد روح کے جائے قرار کا حال بیان کروں گا اور قبر اور اس کے دبانے، اسمیں امتحان اور عذاب اور تنگی کا حال بیان کروں گا اور وہ چیزیں جو قبر میں انسان کو نفع پہنچاتی ہیں ابتداء مرض موت سے لیکر صور پھونکنے کے وقت تک کے تمام حالات شرح وتفصیل کے ساتھ احادیث مرفوعہ اور آثار موقوفہ اور مقطوعہ سے کتب احادیث سے پوری جستجو کے ساتھ نقل کروں گا اس بارے میں ائمہ حدیث کے کلام پر اعتماد کروں گا۔ اس بارے میں جو کچھ قرطبی نے (التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ) میں تحریر کیا ہے اسکو تنقیح وتخریج کے ساتھ ایسے اضافی فوائد کو بھی نقل کروں گا جو (علامہ) قرطبیؒ کی کتاب میں مذکور نہیں تھے۔ میں نے اسکا نام شرح الصدور بحال الموتی والقبور رکھا ہے۔ مجھے امید ہے اگر زندگی کی کچھ مہلت ملی تو اس کتاب کے ساتھ ایک اور کتاب بھی انشاء اللہ تعالٰی تالیف کروں گا جس میں قیامت کی علامات، جی اٹھنے کے حالات اور جنت اور جہنم کے حالات بھی پوری پوری تفصیل کے ساتھ تحریر ہوں گے۔ اللہ تعالٰی اپنے فضل وکرم سے اس کی توفیق عطا فرمائے۔

باب
اطاعت میں طوالت عمر کی فضیلت

اچھے اور بُرے لوگ

(حدیث) عن ابی بکرة رضی اللّٰہ عنه ان رجلاً قال یا رسول اللّٰہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ، وحسن عمله قال فأی الناس شر قال من طال عمرہ، وساء عمله. ۱؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو بکرة رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بہتر کون شخص ہے آپ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور نیک عمل کرے پھر اُس نے کہا سب لوگوں میں بد تر کون ہے آپ نے فرمایا جس کی عمر زیادہ ہو اور بُرا عمل کرے۔

طویل عمر اور عمدہ عمل والا بہترین مسلمان ہے

(حدیث) عن جابر رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ خیارکم اطولکم اعماراً واحسنکم عملاً. ۲؎

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے اچھا وہ شخص ہے جس کی عمر زیادہ ہو اور نیک عمل عمدہ ہو۔

کثرت عمل بھی مدار فضیلت ہے

(حدیث) عن ابی هریرة رضی اللّٰہ عنه قال کان رجلان من حی من

۱؎ أخرجه احمد والترمذی وصححه الحاکم.(منه) السنن الترمذی ۲۳۲۹، ۲۳۳۰ مسند احمد بن حنبل ٤:۱۸۸، ٥:٤۰، ٤۳، ٤۷، ٤۸، ٤۹، ٥۰. سنن الدارمی ۲:۳۰۸. السنن الکبری للبیهقی ۳:۳۷۱. مستدرك الحاکم ۱:۳۳۹. المعجم الصغیر للطبرانی ۲:۲۰. مصنف ابن ابی شیبه ۱۳:۲٥٤، ۲٥٦. مجمع الزوائد ۱۰:۲۰۳. الترغیب والترهیب للمنذری ٤:۲٥٤. اتحاف السادة المتقین ۷:۳۳۸، ۹:۹۰، ٥۸٤، ۱۰:۲۳٤. مشکوٰة المصابیح ٥۲۷٥. حلیة الأولیاء لأبی نعیم ۹:٥۱

۲؎ أخرجه الحاکم (منه)

قضاعة اسلما مع رسول الله ﷺ فاستشهد احدهما وأخر الآخر سنة قال طلحة بن عبيد الله فرأيت الجنة ورأيت المؤخر منهما أدخل قبل الشهيد فعجبت من ذلك فأصبحت فذكرت ذلك للنبى ﷺ فقال ليس قدصام بعده' رمضان وصلى ستة آلاف ركعة وكذا وكذار كعة صلاة سنة. ۳ے

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ قبیلہ قضاعہ کے دو آدمی مسلمان ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کو گئے ایک اُن میں سے شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال زندہ رہا جب اُس نے بھی انتقال کیا تو طلحہ بن عُبیدؔ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت آراستہ ہے اور پچھلا آدمی شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوا طلحہ کہتے ہیں مجھ کو تعجب ہوا صبح کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس کا سبب پوچھا کہ شہید سے پہلے جنت میں وہ کس طرح داخل ہوا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اس کے شہید ہونے کے بعد اُس نے ایک مہینہ روزہ رمضان کا رکھا اور سال بھر میں چھ ہزار رکعت نماز فرض پڑھی اور اس قدر نفل نماز پڑھی ہے۔

نیکی میں عمر گذارنے والا

(حدیث) عن طلحة رضى الله عنه أن النبى ﷺ قال ليس أحد افضل عندالله تعالى من مؤمن يعمر فى الإسلام لتسبيحه وتكبيره و تهليله. ۴ے

روایت ہے طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے افضل کوئی نہیں جس نے بڑی عمر پائی اور تمام عمر سبحان اللہ اور لا الہ الااللہ اور اللہ اکبر میں گزاری۔

۳ے أخرجه احمد وابن زنجويه فى ترغيبه (منه) مسند احمد بن حنبل ۲: ۳۳۳. مشكل الآثار ۳: ۹۹. الدرالمنثور للسيوطى ۱: ۲۹۵ مجمع الزوائد ۱۰: ۲۰۳ الترغيب والترهيب للمنذرى ٤: ۲۵۵. كشف الخفاء للعجلونى ۱: ٤٤٤.

۴ے أخرجه احمد والبزار (منه) مجمع الزوائد ۱۰: ۲۰٤

ایک تسبیح و تہلیل کی تمنا

(حدیث) عن ابراهیم بن أبی عبیدة قال بلغنی أن المؤمن اذامات تمنی الرجعة الی الدنیا لیس ذلك إلا لیکبر تکبیرة أوتهلل تهلیلة أو یسبح تسبیحة. ۵ -

(ترجمہ) روایت ہے ابراہیم بن ابی عبیدہ سے کہ مجھ کو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ جب مومن مر جاتا ہے اور جنت میں اپنا مرتبہ دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتا ہے کہ مجھ کو دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ پڑھ سکے۔

باب

جان اور مال میں نقصان پر موت کی تمنا ممنوع ہے

موت کی تمنا کا طریقہ

(حدیث) عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لایتمنین أحد کم الموت لضر نزل به فان کان لابد متمنیا فلیقل اللهم أحینی ماکانت الحیاة خیرالی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرالی. ۶ -

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر کسی پر مصیبت پڑے تو موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اور اگر مجبوری ہو تو اس طرح کہے اے اللہ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے تو زندہ رکھ اور جب مرنا میرے حق میں بہتر ہو تو موت دے۔

---

۵ - اخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

۶ - اخرجه البخاری و مسلم (منه) صحیح مسلم باب الذکروالدعاء ۱۰. سنن الترمذی ۹۷۰. سنن أبی داود کتاب الجنائز ۱۳. سنن النسائی ۴:۳. سنن ابن ماجه ۴۲۶۵. مسند احمد بن حنبل ۳:۱۰۳. مصنف ابن أبی شیبه ۱۰:۲۶۵.

مؤمن کی عمر میں طوالت خیر ہی بڑھاتی ہے

(حدیث) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لايتمنين احدكم الموت ولا يدع به من قبل ان ياتيه أنه إذامات أحدكم إنقطع عمله وانه لايزيدالمؤمن من عمره الاخيرا۔ ۷؎

(ترجمہ) روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی شخص موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اور نہ موت کی دعا مانگے اس واسطے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اُس کا عمل ختم ہو جاتا ہے حالانکہ مؤمن کی عمر جس قدر زیادہ ہوتی ہے اُسی قدر وہ نیک عمل زیادہ کرتا ہے۔

نیک بختی کی علامت

(حدیث) عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لاتمنوا الموت فان هول المطلع شديد وان من السعادة أن يطول عمر المرء حتى يرزقه الله الانابة۔ ۸؎

(ترجمہ) روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت کی تمنا نہ کرو کیونکہ آخرت کا معاملہ نہایت سخت ہے اور نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ عمر زیادہ ہو اور اس کو توبہ کی توفیق ہو۔

دکھ برداشت کریں

(حدیث) عن قيس بن ابی حازم قال دخلنا على خباب نعوده وقد

۷؎ اخرجه مسلم (منه) رياض الصالحين ۲۶۵

۸؎ اخرجه احمد والبزار وأبو يعلى والحاكم والبيهقى فى شعب الإيمان (منه)مسند احمد بن حنبل ۳:۳۳۲. مجمع الزوائد ۱۰:۲۰۳، ۳۳۴. إتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۲۴. مشكوة المصابيح ۱۶۱۳. أمالى الشجرى ۱:۲۹۷، ۲:۲۵۰. كنز العمال ۴۲۱۴۹. الكامل فى الضعفاء لابن عدى ۶:۲۰۸۸، ۲۰۸۹. قال فى النهاية المطلع بالتشديد مكان الاطلاع من موضع عال. والمرادبه ههنا مايشرف عليه من أمرالآخرة عقيب الموت تشبيها بالمطلع الذى يشرف عليه من موضع عال.

اکتوی فسبع کیات فقال لولا أن النبی ﷺ نهانا أن ندعو بالموت لدعوت به. ۹ـ

ترجمہ) روایت ہے قیس سے کہ ہم لوگ خباب کو دیکھنے گئے وہ بیمار تھے اور اپنے بدن میں بیماری کیوجہ سے سات جگہ داغ کرایا تھا پس خباب نے کہا اگر نبی ﷺ موت کی تمنا سے منع نہ فرماتے تو میں موت کی دعا کرتا۔

موت کی تمنا نہ کرو

(حدیث) عن ام الفضل رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ ﷺ دخل علیهم وعمه العباس یشتکی فتمنی الموت فقال له یاعم لاتتمن الموت فإنك إن کنت محسنافأن تؤخر وتزداد احسانا الی احسانك خیرلك وإن کنت مسیئا.فأن تؤخر وتستعتب من اسائتك خیرلك فلاتتمنین الموت . ۱۰ـ

(ترجمہ) روایت ہے ام الفضل سے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے رسول اللہ ﷺ اور اصحاب اُن کے دیکھنے کو گئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے چچا موت کی تمنامت کرو اگر تم نیک ہو اور تمہاری عمر زیادہ ہو اور نیک عمل زیادہ کرو تو تمہارے واسطے یہی بہتر ہے اور اگر تم بُرے ہو اور عمر زیادہ ہو اور اپنے گناہ سے توبہ کرو تو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے پس موت کی تمنامت کرو۔

باب
جب دین بگڑنے کا اندیشہ ہو تو موت کی تمنا جائز ہے

قرب قیامت کے فتنے

(حدیث) عن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ

۹ـ أخرجه البخاری

۱۰ـ أخرجه احمد وابو یعلی والطبرانی والحاکم (منه) طبقات ابن سعد ۴:۱:۱۵.

لاتقوم الساعة حتى يمرالرجل بقبر الرجل فيقول ياليتنى كنت مكانه. ١١ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے اس قدر فتنے برپا ہوں گے کہ جب قبر کی طرف کسی کا گذر ہوگا تو کہے گا کیا خوب ہوتا اگر میں اسکی جگہ مدفون ہوتا۔

حضور کی دعا

(حدیث) عن ثوبان رضى الله عنه قال أللّهم إنى اسئلك فعل الخيرات و ترك المنكرات وحب المساكين وإذا أردت بالناس فتنة فا قبضنى اليك غيرمفتون. ١٢ـ

(ترجمہ) روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ مجھ کو توفیق دے نیک کام کرنے کی اور بُرے کام چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبت کی اور جب لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کا تو ارادہ کرے تو مجھ کو اپنی طرف بلالے تاکہ میں فتنہ میں مبتلا نہ ہوں۔

موت کب محبوب ترین ہوگی

(حدیث) عن ابن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لايخرج الدجال حتى لايكون شيء احب الى المؤمن من خروج نفسه. ١٣ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک دجال نہ نکلے گا جب تک مومن کو سب سے بڑھ کر اپنی جان کا

١١ـ أخرجه مالك (منه) صحيح البخارى ٩:٧٣ صحيح مسلم كتاب الفتن باب ١٨ رقم ٥٣. مسند احمد بن حنبل ٢:٢٣٦، ٥٣٠. اتحاف السادة المتقين ١٠:٢٢٤ السلسلة الصحيحة للألبانى ٥٧٨ مسند الربيع بن حبيب ٢:٢٥، ٧١ كنزالعمال ٣٨٤٨٧. فتح البارى لابن حجر ١٣:٧٥، ٢٢١.

١٢ـ مسنداحمد بن حنبل ٥:٢٣٤. اتحاف السادة المتقين ١٠:٢٢٤.

١٣ـ أخرجه ابو نعيم (منه) إتحاف السادة المتقين ١٠:٢٢٥

نکل جانا پسند نہ ہو یعنی اخیر زمانہ میں فتنے و فساد اس قدر ہوں گے کہ مؤمن اپنے ایمان کی حفاظت کی کوئی صورت نہ دیکھے گا حیران ہو کر موت کو پسند کرے گا۔

موت شہد سے میٹھی

(حدیث) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يوشك ان يكون الموت احب الى المؤمن من الماء البارد يصب عليه العسل فيشر به' ۱۴۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ وہ زمانہ آئیگا کہ اگر مؤمن کو ٹھنڈے پانی میں شہد کا شربت تیار کر کے دیا جائے تو اُس سے زیادہ وہ موت کو پسند کرے گا۔

موت خالص سونے سے زیادہ پسند

روایت میں ہے کہ خالص سونے سے زیادہ موت کو پسند کرے گا۔ ۱۵۔

کاش میں اس کی جگہ ہوتا

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب جنازہ جاتے ہوئے دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کیا خوب ہوتا اگر میں اس کی جگہ پر ہوتا۔ ۱۶۔

میرے لئے زندگی کی دعا نہ کرو

روایت ہے کہ مکحول رحمۃ اللہ علیہ بیمار تھے عبد ربہ ان کو دیکھنے گئے اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تم کو تندرست کر دے مکحول نے کہا میرے واسطے یہ دعا ہر گز نہ کرو جو لوگ اچھے ہیں اور خدا سے ان کی معافی کی امید ہے ان کے ساتھ میرا گزر جانا بہتر ہے ان لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے جن سے فتنہ اور برائی پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ۱۷۔

۱۴۔ أخرجه ابن ابی الدنيا.
۱۵۔ أخرجه ابن سعد.
۱۶۔ أخرجه ابن ابی الدنيا (منه)
۱۷۔ أخرجه أبو نعيم (منه)

نکل جانے والی روح بہتر ہے

روایت ہے ابوبکرة رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہے خدائے پاک کی جو روح بدن سے نکل جاتی ہے وہ میرے نزدیک بہتر ہے میری روح سے بلکہ مکھی کی روح جو اس کے بدن سے نکل جاتی ہے وہ بھی میری روح سے بہتر ہے یہ کلام سن کر اصحاب رضی اللہ عنہم گھبرا گئے اور پوچھا کہ کیا سبب ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ زمانہ نہ آجائے جس میں میں نیک کام کا حکم نہ کر سکوں اور بُرے کام کی ممانعت نہ کر سکوں اس زمانہ میں خیریت نہیں ہے۔ ۱۸؎

اللہ کے پاس رہنا بہتر ہے

روایت ہے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہ دنیا لوگوں کو فتنہ اور فساد کی طرف بلاتی ہے اور شیطان بُرائی اور بدکاری کی طرف بلاتا ہے ایسے حال میں اللہ کے یہاں رہنا بہتر ہے دنیا میں رہنے سے۔

روایت ہے ابوہریرة رضی اللہ عنہ سے کہ میں جا رہا تھا ایک آدمی نے پوچھا کہاں جاتے ہو میں نے جواب دیا کہ بازار جاتا ہوں اس نے کہا اگر تم کو زندگی پر بھروسہ ہو کہ لوٹ کر گھر آسکو گے تو اگر تم سے ہو سکے تو میرے واسطے موت خرید کر لیتے آنا۔ ۱۹؎

زندگی کی دعا کا طریقہ

روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ میں موت کی تمنا کرتا تھا ایک بار میں دمشق گیا اور مسجد میں نماز پڑھ کر میں نے دعا کی یا اللہ میری عمر بہت زیادہ ہو گئی اور میری ہڈی سست ہو گئی اب مجھ کو اٹھا لے اتفاقاً میں نے ایک جوان نہایت خوبصورت کو دیکھا جو سبز لباس پہنے تھا اس نے کہا تم ایسی دعا کیوں کرتے ہو میں نے کہا کیسی دعا کروں کہا اس طرح کہو یا اللہ مجھ کو نیک عمل کی توفیق دے اور میری عمر زیادہ کر میں نے اس سے پوچھا تم کون شخص ہو اللہ تم پر رحم فرمائے اس نے کہا میرا نام ارتیائیل ہے میں

۱۸؎ أخرجه ابن أبي الدنيا والخطيب وابن عساكر.

۱۹؎ أخرجه ابن ابي شيبة في المصنف وابن سعد والبيهقي في شعب الايمان

مومنوں کے دل سے غم ورنج دور کرتا ہوں یہ کہہ کروہ جوان غائب ہو گیا۔ ۲۰

باب
موت زندگی سے افضل ہے

موت کیا ہے

علماء نے فرمایا ہے کہ موت بالکل مٹ جانے اور فنا ہو جانے کا نام نہیں ہے بلکہ موت کے یہ معنی ہیں کہ روح کا لگاؤ بدن سے چھوٹ جائے اور ان دونوں میں جدائی ہو جائے اور ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلا جائے۔

بلال بن سعد اور عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں اے لوگو تم فنا ہو جانے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے ہو بلکہ تم لوگ ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور تم ایک گھر سے دوسرے گھر میں جاؤ گے۔ ۲۱

موت مؤمن کیلئے تحفہ

(حديث) قال رسول الله ﷺ تحفة المؤمن الموت. ۲۲

(ترجمہ) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مؤمن کا تحفہ موت ہے۔

موت مؤمن کیلئے خوشبودار پھول ہے

(حديث) أن رسول الله ﷺ قال الموت ريحانة للمؤمن. ۲۳

۲۰۔ أخرجه ابن ابی الدنيا والطبرانی فی الكبير وابن عساكر من طريق عروة ابن رويم.

۲۱۔ أخرجه ابو الشيخ فی تفسيره وأبو نعيم عن بلال وأخرجه الطبرانی فی الكبير والحاكم فی المستدرك عن عمر بن عبدالعزيز.

۲۲۔ أخرج الحاكم فی المستدرك والطبرانی فی الكبير وابن المبارك فی الزهد والبيهقی فی شعب الايمان عن عبدالله بن عمرو وأخرج الديلمی فی مسند الفردوس من حديث جابررضی الله عنه مثله (منه) مجمع الزوائد للهيثمی ۲: ۳۲۰ مشكوة المصابيح ۱۶۰۹ - المطالب العاليه لابن حجر ۷۰۸، ۳۰۹۴ - حلية الاولياء لابی نعيم ۸: ۱۸۵ - شرح السنة للبغوی ۵: ۲۷۱ - اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۲۷.

۲۳۔ أخرجه الديلمی عن الحسين بن علی (منه) كنز العمال ۴۲۱۳۶.

(ترجمہ) موت مؤمن کے واسطے خوشبودار پھول ہے (یعنی مرغوب شئے ہے)۔

درر بے بہا

(حدیث) عن عائشة رضی اللّٰه عنهاقالت قال رسول اللّٰه ﷺ الموت غنيمة و المعصية مصيبة والفقرراحة والغنى عقوبة والعقل هدية من اللّٰه تعالىٰ والجهل ضلالة والظلم ندامة والطاعة قرة العين والبكاء من خشية اللّٰه النجاة من النار والضحك هلاك البدن والتائب من الذنب كمن لاذنب لهٗ. ۲۴۔

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت مفت کی چیز ہے (مثل مالِ غنیمت کے) اور نافرمانی مصیبت ہے اور فقرو تنگدستی آرام کی چیز ہے اور تونگری عذاب ہے اور عقل تحفہ ہے اللہ کی طرف سے اور نادانی گمراہی ہے اور ظلم شرمندہ کرنے والا ہے اور عبادت آنکھ کی ٹھنڈک ہے اور رونا اللہ کے خوف سے نجات ہے آگ جہنم سے اور ہنسنا بدن کی خرابی ہے اور توبہ کرنے والا گناہ سے مثل اس شخص کے ہے جو بے گناہ ہے۔

موت فتنہ سے بہتر ہے

(حدیث) عن محمود بن لبيد أن النبی ﷺ قال إثنتان يكرههما ابن آدم يكره الموت والموت خيرله من الفتنة ويكره قلة المال وقلة المال أقل للحساب. ۲۵۔

(ترجمہ) روایت ہے محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے دو چیز کو اولاد آدم مکروہ جانتا ہے ایک تو موت کو حالانکہ موت اس کے واسطے فتنہ سے بہتر ہے دوسری مفلسی کو حالانکہ مفلسی حساب کم کرنے والی ہے۔

۲۴۔ أخرجه البيهقی فی شعب الايمان وضعفه والديلمی أيضا (منه) تاريخ أصبهان لأبی نعيم ۱:۲۳۲– إتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۲۹ كنز العمال ۴۴:۴۴– اللآلی المصنوعة للسيوطی ۲:۱۹۳.

۲۵۔ أخرجه أحمد وسعيد بن منصور فی سننه بسندصحيح (منه) إتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۲۰، ۳۸۲. شرح السنة للبغوی ۱۴:۲۶۷.

مؤمن کی موت زندگی سے بہتر ہے

(حدیث) عن زرعة بن عبدالله أن النبی ﷺ قال یحب الإنسان الحیات والموت خیر لنفسه ویحب الإنسان کثرة المال وقلة المال اقل لحسابه. ۲۶ـ

(ترجمہ) روایت ہے زرعۃ بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایا نبی علیہ ﷺ نے دو چیز کو اولاد آدم محبوب رکھتے ہیں ایک تو حیات کو حالانکہ موت اس کے لئے بہتر ہے دوسری کثرت مال کو حالانکہ مفلسی حساب دینے کے لئے آسان ہے۔

راحت پانے والا یا راحت دینے والا

(حدیث) عن أبی قتادة رضی الله عنه قال مرعلی النبی ﷺ بجنازة فقال مستریح اومستراح منه قالوا یارسول الله ﷺ ماالمستریح وما المستراح منه فقال العبد المؤمن یستریح من تعب الدنیا وأذاها إلی رحمة الله والفاجر یستریح منه البلاد والعباد والشجر والدواب. ۲۷ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو قتادۃ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی علیہ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے فرمایا یہ آرام پانے والا ہے یا اس سے دوسروں کو آرام ملا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا مؤمن مرنے کے بعد دنیا کی تکلیف اور مصیبت سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام پاتا ہے اور بدکار کے مرنے سے شہر اور اللہ کے بندے اور جانور اور درخت آرام پاتے ہیں یعنی اس کی بدکاری اور ظلم سے کہ عالم میں فساد پیدا ہوتا ہے اور انتظام عالم میں خلل ہوتا ہے اور بدکار اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اس کے سبب سے زمین کو اور جو کچھ زمین پر ہے آدمی جانور درخت وغیرہ سب کو تکلیف

۲۶ـ أخرجه البیهقی فی شعب الإیمان وقال السیوطی رحمة الله علیه مرسل (منه)إتحاف السادة المتقین ۱: ۳۲۰، ۳۸۲–کنز العمال ۴۲۱۲۱.

۲۷ـ أخرجه الشیخان (منه) السلسلة الصحیحة لِلألبانی ۱۷۱۰ مسند الربیع بن حبیب ۲: ۲۴–مصنف عبدالرزاق ۶۲۵۴–شرح السنة ۵: ۲۷۰–الدرالمنثور ۶: ۱۶۶–إتحاف السادة المتقین ۱۰: ۲۳۰، ۳۸۴.

پہنچتی ہے کیونکہ اس کی بدکاری سے آسمان سے پانی نہیں برستا اور سب کا رزق کم ہو جاتا ہے۔

دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ ہے

روایت ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ دنیا کافر کے واسطے جنت ہے (کہ لذات و شہوات دنیویہ میں خوش و مست ہے) اور مؤمن کے واسطے قید خانہ ہے (کہ ہر امر میں شریعت کا پاس و لحاظ رکھتا ہے اس لئے اس کو ظاہراً تنگی ہوتی ہے) اور جب مؤمن کی روح نکلتی ہے تو اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی قید خانہ سے نکلا اور زمین پر لوٹ پوٹ کر اپنا بدن درست کرنے لگا۔ ۲۸؎

مؤمن کا اور کافر کا انجام

(حدیث) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی ﷺ قال لأبی ذریا أباذر الدنیا سجن المؤمن والقبر أمنه والجنة مصیره یاأباذر الدنیاجنة الکافر والقبر عذابه والنار مصیره. ۲۹؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابو ذر دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور قبر اس کے امن کی جگہ ہے اور جنت اس کی رہنے کی جگہ ہے اے ابو ذر دنیا کافر کی جنت ہے (یعنی کافر کو اس کے پتہ پتہ سے دل بستگی ہوتی ہے اور خزاں سے غافل ہو کر اس کی عارضی بہار پر مرمٹتا ہے) اور قبر اس کے عذاب کی جگہ ہے اور جہنم اس کے رہنے کی جگہ ہے۔

موت بہتر ہے

روایت ہے ربیع بن خُثیم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جن غائب چیزوں کا مؤمن انتظار کرتا ہے ان سب میں بہتر موت ہے۔ ۳۰؎

۲۸؎ أخرجه ابن مبارك (منه)

۲۹؎ أخرجه ابو نعيم (منه)

۳۰؎ أخرجه ابن المبارك فی الزهد وابن أبی شيبة والمروزی (منه)

مؤمن کی موت سب سے پہلی خوشی ہے

روایت ہے مالک بن مغولؒ سے کہ مؤمن کے دل میں جو خوشی (آخرت کے متعلق) سب سے پہلے داخل ہوگی وہ موت ہے کیونکہ وہ (اس وقت یعنی بوقت موت) اللہ تعالیٰ کا انعام اور ثواب اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔ ۳۱ ؎

میں موت کو کیوں پسند کروں گا

روایت ہے کہ عبداللہ بن زکریا کہتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ اختیار دے کہ میں سو ۱۰۰ برس تک زندہ رہ کر اللہ کی عبادت کروں اور اختیار دے کہ آج کے دن مر جاؤں تو میں یہی اختیار کروں گا کہ آج ہی مر جاؤں تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جلد ملاقات کروں اور اللہ کے نیک بندوں سے ملوں۔ ۳۲

موت مسلمان کیلئے کفارہ ہے

(حدیث) عن أنس رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ الموت كفارة لكل مسلم (قال القرطبي وذلك لمايلقاه الميت فيه من الآلام والأوجاع) وقد قال رسول اللّٰه ﷺ مامن مسلم يصيبه أذى شوكة فما فوقها إلا كفر اللّٰه بها من سيئاته فماظنك بالموت الذى سكرة من سكراته أشد من ثلثمائة ضربة بالسيف ۔ ۳۳ ؎

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت مؤمن کے لئے گناہ کا کفارہ ہے اور فرمایا جب مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے

---

۳۱ ؎ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

۳۲ ؎ أخرجه السيوطي عن عبدالرحمن بن يزيد بن جابر.

۳۳ ؎ أخرجه أبونعيم والبيهقي في شعب الإيمان وصححه ابن العربي (منه) تاريخ أصبهان لأبي نعيم ۲: ۲۳۱ - إتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۲۷ - كنز العمال ۴۲۱۲۲ - تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ۱: ۳۴۷ المغني عن حمل الاسفار للعراقي ۴: ۴۳۵ - حلية الأولياء ۳: ۱۲۱ تذكرة الموضوعات للفتني ۵: ۲ - الأسرار المرفوعة لعلي القاري ۳۶۳ اللآلي المصنوعة ۲: ۲۲۱.

کانٹا چبھے یا اس سے زیادہ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کا کفارہ کر دیتا ہے پس تم کیا گمان کرتے ہو موت کی مصیبت کے بارے میں جس کی ایک ایک سختی تین سو بار تلوار مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

موت کو ورنہ تنگدستی کو پسند کرتا ہوں

روایت ہے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ جس شخص کو عزیز و محبوب رکھتے ہیں اس کے لئے کون سی چیز زیادہ پسند کرتے ہیں انہوں نے کہا "موت" لوگوں نے کہا اگر وہ نہ مرے کہنے لگے تو پھر میں اس کے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ اس کے اولاد اور مال میں کمی ہو یعنی وہ ذرا تنگدست رہے۔ ۳۴ـ

ہر مسلمان کو موت سے محبت دے

(حدیث) عن أبی مالك الأشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اللهم حبب الموت إلی من یعلم أنی رسولك. ۳۵ـ

(ترجمہ) ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ جو شخص یہ مانتا ہو کہ میں تیرا رسول ہوں اس کو (یعنی ہر مسلمان کو) موت پیاری بنا دے (چونکہ اعمال حسنہ سے موت پیاری ہو جاتی ہے اس لئے حقیقت میں یہ دعا مؤمنین کے تحسین اعمال کے لئے ہوئی)۔

موت راحت کا سبب ہے

روایت ہے کہ حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے تھے کہ موت ہر مؤمن کے لئے دنیا کی تکالیف سے راحت کا سبب ہے چاہے وہ موت کتنی ہی تکالیف اور بے چینی کی کیوں نہ ہو۔ ۳۶ـ

۳۴ـ أخرجه ابن سعد وابن أبی شیبة وأحمد فی الزهد (منه)

۳۵ـ أخرجه الطبرانی (منه) مجمع الزوائد ۱۰:۳۰۹-المعجم الکبیر للطبرانی ۳:۳۳۸-جمع الجوامع للسیوطی ۹۸۶۷،۹۹۸۵-إتحاف السادة المتقین ۱۰:۲۳۰-کنز العمال ۳۷۶۷

۳۶ـ أخرجه ابن أبی الدنیا (منه)

دیدار خداوندی سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں

روایت ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ مؤمن کو اللہ کے دیدار سے بڑھ کر کوئی راحت اور خوشی کی چیز نہیں۔ ۳۷ـ

مؤمن اور کافر دونوں کیلئے موت بہتر ہے

(حدیث) عن أبی الدرداء رضی اللّٰہ عنہ قال مامن مؤمن والموت خیرلہ ومامن کافر إلاوالموت خیرلہٗ فمن لم یصدقنی فإن اللّٰہ یقول "وما عنداللّٰہ خیرٌ للأبرار" ولایحسبن الذین کفروأانمانملی لھم"الآیۃ. ۳۸ـ

(ترجمہ) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر مؤمن کے لئے موت اچھی چیز ہے اور ہر کافر کے لئے (بھی) موت اچھی چیز ہے جو شخص میری بات نہ مانے تو دیکھ لے کہ اللہ پاک کلام مجید میں فرماتے ہیں۔﴿وَمَا عِندَ اللّٰہِ خیر للأبرار﴾۔[آل عمران ۱۹۸] یعنی اللہ کے پاس جو صلہ ملنے والا ہے وہ نیک کام کرنے والوں کے لئے کہیں زیادہ اچھا ہے (دنیا کی ساری نعمتوں سے)۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿ وَلاَ یَحْسَبَنَّ الذین کفروا أنما نملی لھم خیر لأ نفسھم﴾.[آل عمران ۱۷۸] یعنی کفار یہ نہ سمجھیں کہ ہم جو ان کو مہلت دیئے جاتے ہیں وہ ان کے لئے بہتر ہے (مطلب یہ کہ کافروں کو جو سم دنیویۃ سے مالامال کئے ہوئے ہیں اور عذاب میں ڈھیل دے رہے ہیں یہ محض استدراج ہے کہ ان نعمتوں میں پڑکر اور غافل ہو جاویں اور دفعۃً پھر ان پر مواخذہ کیا جاوے۔ نیز جتنی کثیر نعمتیں ان کو دی جاتی ہیں اتنا ہی شدید ان پر مؤاخذہ ہوگا اس لئے کافر کیلئے بھی موت کی تعجیل ہی خیر ہوئی۔

ف(۱) ان حدیثوں سے جو ترجیح موت کی حیات پر معلوم ہوئی وہ اصلی اور دائمی ہے اور بعض حدیثوں سے جو ترجیح حیات کی موت پر معلوم ہوتی ہے وہ عارضی

۳۷ـ أخرجہ أحمد فی الزھد وابن أبی الدنیا (منہ)

۳۸ـ أخرجہ سعد بن منصور وابن جریر (منہ)

عمل صالح کے سبب سے ہے جو چند روزہ ہے پس تعارض بھی نہیں اور تساوی بھی نہیں۔

(۲) تمنی موت کی حدیثوں کو بھی ان حدیثوں کے معارض نہ سمجھا جائے کیونکہ اس میں من ضر اصابہٗ اولضر نزل بہ کی بھی قید ہے (رواهما البخاری والمسلم) یعنی کسی دنیوی تکلیف سے گھبرا کر تمنا نہ کرے کہ علامت ہے عدم رضا بالقضاء کی اور اگر شوقاالی الآخرة یاافتتان فی الدنیا سے بچنے کے لئے ہو تو ممنوع نہیں۔

باب
موت کو یاد کرنا اور اس کے لئے مستعدر ہنا

سب سے زیادہ عقلمند

(حدیث) عن عمررضی اللّٰہ عنه قال سئل رسول اللّٰہ ﷺ أی المؤمنین أکیس قال أکثرهم للموت ذکرا وأحسنهم لمابعده استعدادا أولئك الأکیاس. ۳۹؎

(ترجمہ) روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کسی نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ کون مؤمن عقلمند ہے آپؐ نے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کرے اور نیک عمل سے موت کے بعد کا سامان درست رکھے یہ لوگ عقلمند ہیں۔

عقلمند اور عاجز کون

(حدیث) عن شداد بن أوس رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الکیس من دان نفسه وعمل لمابعد الموت والعاجزمن إتبع نفسه هواها وتمنی علی اللّٰہ. ۴۰؎

۳۹؎ أخرجه ابن ماجه (منه)

۴۰؎ أخرجه الترمذی (منه) مسند أحمد بن حنبل ٤:٢٤. السنن الکبری للبیهقی ٣:٣٦٩) مستدرك الحاکم ١:٥٧،٤:٢٥١– المعجم الکبیر للطبرانی ٧:٣٣٨، ٣٤١–اتحاف السادة المتقین ٧:٤٤، ٨:٤٢٨، ٤٤١، ٩:١٨،

(ترجمہ) فرمایا ہوشیار وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو (احکام شرعیہ کا) مطیع بنالے اور جو اپنے نفس سے حساب لے) اور وہ کام کرے جو مرنے کے بعد کام آوے۔ اور نادان وہ ہے جو اپنے نفس کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی آرزو رکھے۔

موت کی یاد غفلت کو دور کرتی ہے

(حدیث) عن الوضين بن عطاء قال كان رسول الله ﷺ إذا أحس من الناس بغفلة من الموت جاء فأخذ بعضادة الباب ثم هتف ثلاثا يأيها الناس ياأهل الاسلام أتتكم المنية راتبة لازمة جاء الموت بماجاء به جاء بالروح والراحة والكثرة المباركة لأولياء الرحمٰن من أهل دارالخلود الذين كان سعيهم ورغبتهم فيها الاإن لكل ساع غاية وغاية كل ساع الموت سابق ومسبوق۔ [۴۱]

(ترجمہ) روایت ہے وضین بن عطاء سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو موت سے غافل پاتے تھے تو اس کے دروازہ پر کھڑے ہو کر تین بار پکار کر فرماتے تھے اے لوگو اے ایمان والو موت ضرور آنے والی ہے اور موت رحمت اور آرام اور برکت لائے گی ان کے واسطے جو اللہ کے دوست ہیں اور ان کے واسطے جو آخرت کے لئے کام کرتے تھے یاد رکھو کہ ہر عمل کی انتہا ہے اور انتہا ہر عمل کی موت ہے کوئی آگے کوئی پیچھے جائے گا۔

۳۹، ۱۶۶، ۱۰: ۹۳، ۱۵۱، ۲۲۱ –شرح السنة للبغوى ۱۴: ۳۰۸، ۳۰۹ المعجم الصغير للطبرانى ۲: ۳۶ –بغوى ۲: ۳۰۵ تفسير القرطبى ۱: ۱۴۴، ۱۶: ۱۶۷، مشكاة المصابيح ۵۲۸۹ –فتح البارى لابن حجر ۹: ۳۴۲ الترغيب والترهيب ۴: ۲۵۲ –حلية الأولياء لابى نعيم ۱: ۲۶۷، تاريخ بغداد للخطيب البغدادى ۱۲: ۵۰ – الزهد لابن المبارك ۵۶ –المغنى عن حمل الأسفار للعراقى ۲: ۳۳۶، ۳: ۳۶۸ –كشف الخفاء للعجلونى ۲: ۱۹۶ –الكامل فى الضعفاء لابن عدى ۲: ۴۷۲ –الدرر المنتثره فى الأحاديث المشتهرة للسيوطى ۱۲۷.

[۴۱] أخرجه البيهقى.

لذت کو خراب کرنے والی کو یاد کیا کرو

(حدیث) عن عطاء الخراسانی قال مر رسول اللہ ﷺ بمجلس قد استعلاہ الضحك فقال شوبوا مجلسکم بمکدر اللذات قالوا وما مکدرا للذات قال الموت. ۴۲؎

(ترجمہ) عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا ایک مجلس میں جہاں لوگ قہقہہ مار کر ہنس رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ لذت کی خراب کرنے والی کا بھی ذکر کیا کرو سب نے عرض کیا یا رسول اللہ لذت کی خراب کرنے والی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا موت۔

شہداء کے ساتھ اٹھنے والا مردہ

(حدیث) قیل یا رسول اللہ ھل یحشر مع الشھداء أحد قال نعم من یذکر الموت فی الیوم واللیلة عشرین مرة. ۴۳؎

(ترجمہ) روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شہیدوں کے ساتھ بھی کسی کا حشر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس شخص کا جو روزانہ موت کو بیس مرتبہ یاد کرے۔

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے جو موت کو زیادہ یاد کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ تین کرامت دے گا۔ جلد توبہ کی توفیق اور دل کی قناعت اور عبادت میں اطمینان اور دلجمعی۔ اور جو موت کو بھول جائے گا تین بلا اس پر نازل ہوگی۔ توبہ کی توفیق اس کو نہ ہوگی اور تھوڑی چیز اس کو کفایت نہ کرے گی اور عبادت میں سستی کرے گا۔

قبر جنت کا باغ بنے گی

(حدیث) عن أنس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ افضل

۴۲؎ أخرجه ابن أبی الدنیا.

۴۳؎ أخرجه السیوطی فی شرح الصدور (منه) إتحاف السادة المتقین. ۱۰: ۲۲۷.

الزهد في الدنيا ذكر الموت وأفضل العبادة التفكر فمن أثقله ذكر الموت وجدقبره روضة من رياض الجنة. ۴۴ ۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دنیا میں افضل پرہیزگاری موت کی یاد ہے اور افضل عبادت آخرت کی فکر ہے جس کو موت کی یاد نے (عقلاً) غمگین کیا (پھر اس کی اصلاح وہ اعمال صالحہ سے کرلے حتیٰ کہ وہ گرانی عقلی جاتی رہے گو طبعی گرانی باقی رہے) تو وہ اپنی قبر کو دیکھے گا کہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب لوگ سو رہے ہیں جب مریں گے تب آنکھ کھلے گی۔

حافظ ابو الفضل عراقی نے اسی مفہوم کو اس طرح ادا کیا ہے ۔

وانما الناس نيام من يمت منهم أزال الموت عنه سنه

سب لوگ سوئے ہوئے ہیں جو ان سے مرتا ہے تو موت اس کی نیند ختم کردیتی ہے۔

قبر عمل کا صندوق ہے

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قبر عمل کا صندوق ہے اس کا حال موت کے بعد معلوم ہوگا یعنی جس طرح آدمی اپنی محنت کا روپیہ صندوق میں رکھتا ہے۔ اسی طرح جو عمل بھلا یا برا کرتا ہے اس کا صندوق قبر ہے۔ ۴۵ ۔

نیک وبد کو ندامت

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ مامن أحد يموت إلاندم قالوا وماندامته يارسول الله قال إن كان محسنا ندم أن لايكون ازداد وإن كا سيئاندم أن لايكون نزع. ۴٦ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

---

۴۴ ۔ أخرجه الديلمي (منه).

۴۵ ۔ أخرجه ابن عساكر (منه).

۴٦ ۔ أخرجه الترمذي. قال في الصحاح نزع عن الامور اى انتهى عنها. (منه)

ہر شخص مرنے کے بعد افسوس کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کس بات کا افسوس کرتا ہے آپ نے فرمایا اگر نیک کار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ زیادہ نیکی کیوں نہ کی اور اگر بدکار ہے تو افسوس کرتا ہے کہ گناہ سے کیوں باز نہ رہا۔

موت عیش کی طغیانی نکال دیتی ہے

(حدیث) عن أنس رضی اللّٰہ عنہ قال قال النبی ﷺ أکثر وا ذکر الموت فانه یمحص الذنوب ویزھد فی الدنیا فإن ذکرتموہ عندالغنی ھدمه وإن ذکرتموہ عندالفقر أرضاکم بعیشکم۔ ۴۷ ؎

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موت کو زیادہ یاد کیا کرو اس لئے کہ اس سے گناہ صاف ہوتے ہیں اور دنیا کی رغبت کم ہوتی ہے اگر تم موت کو اپنی مالداری کے زمانہ میں یاد کروگے تو یہ عیش (کی طغیانی) کو نکال دے گی اور اگر تم تنگ دستی میں اس کو یاد کروگے تو یہ تم کو تمہاری موجودہ حالت زندگی پر قناعت پسند بنادے گی۔

مال صدقہ کردو موت سے محبت ہو جائے گی

(حدیث) عن أبی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال جاء رجل إلی النبی ﷺ فقال یارسول اللّٰہ مالی لاأحب الموت قال لك مال قال نعم قال قدمه فإن قلب المومن مع ماله إن قدمه أحب أن یلحق به وإن أخرہ أحب أن یتأخر معه۔ ۴۸ ؎

☆ سنن الترمذی ۲۴۰۳۔ سنن الدارمی ۱۱۔إتحاف السادۃ المتقین ۱: ۲۳۰۔ کنز العمال ۴۲۷۱۶۔الترغیب والترھیب ۴: ۲۵۳۔ مشکوۃ المصابیح ۵۵۴۵–امالی الشجری ۲: ۳۵۔ بغوی ۴: ۳۴۷۔ حلیة الأولیاء ۸: ۱۷۸–کشف الخفاء للعجلونی ۲: ۴۱۹۔ الکامل فی الضعفاء لابن عدی ۷: ۲۶۶۰۔

۴۷ ؎ أخرجه ابن أبی الدنیا(منه)الزھد لابن المبارك ۲: ۲۷–إتحاف السادۃ المتقین ۹: ۱۱، ۱۰: ۲۲۸، ۲۳۰–المغنی عن حمل الأسفار ۴: ۴۳۵۔ کنز العمال ۴۲۰۹۸، ۴۲۱۰۵، ۴۲۱۲۳، ۴۲۱۲۴،

۴۸ ؎ أخرجه ابو نعیم (منه)۔

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ معلوم نہیں کیا بات ہے کہ موت مجھے پیاری نہیں آپ نے فرمایا تمہارے پاس مال ہو گا۔ اس نے عرض کی جی ہاں ہے تو آپ نے فرمایا کہ اسے اللہ کی راہ میں پہلے خرچ کر ڈالو کیونکہ مؤمن کا دل اس کے مال کے ساتھ رہتا ہے اگر وہ اس مال کو پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالتا ہے تو یہ چاہتا ہے کہ خود بھی اس کے ساتھ مل جائے اور اگر اسے پیچھے (دنیا میں) رکھے تو چاہتا ہے کہ خود بھی اسی کے ساتھ پیچھے (دنیا میں) رہے۔

موت کو یاد کرنے والا حسد نہیں کرتا

روایت ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص موت کو زیادہ یاد کرے گا وہ پھر کسی پر حسد نہ کر سکے گا اور خوشی بھی کم منائے گا۔ ۴۹ ۔

موت کی تیاری کر لو

حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ موت سے قبل موت کے لئے تیار رہو۔ ۵۰ ۔

موت کی فکر نہ ہوگی

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ کام جس کی وجہ سے تم موت کا آنا پسند نہیں کرتے اسے فورا چھوڑ دو پھر تمہیں مطلق اندیشہ نہ ہو گا چاہے جب تم مرو۔ ۵۱ ۔

موت دل کو نرم کر دیتی ہے

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ رضی

---

۴۹ ۔ أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف وأحمد في الزهد (منه).
۵۰ ۔ أخرجه الطبراني (منه).
۵۱ ۔ أخرجه ابن أبي شيبة (منه).

اللہ عنہا کے پاس آئی اور اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا موت کو یاد زیادہ کیا کرو یہ تمہارے دل کو نرم کر دے گی۔ ۵۲؂

قبرستان دیکھنے سے موت یاد آتی ہے

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ زوروا القبور فإنها تذكر الموت. ۵۳؂

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قبروں پر جایا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد لاتی ہیں۔

قبرستان دیکھنے کے فوائد

(حدیث) عن أنس رضي الله عنه مرفوعا كنت نهيتكم عن زيارة القبور ألافزوروها فإنها تزهد في الدنيا وتذكر الآخرة. ۵۴؂

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں پر جانے سے روک دیا تھا۔ اب قبرستان جایا کرو کیونکہ یہ دلوں کو نرم کر دیتا ہے اور آنکھوں کو آنسوؤں سے بھر دیتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔

مردہ نہلانے اور جنازہ پڑھنے کے فوائد

(حدیث) عن أبي ذر رضي الله عنه قال قال لي رسول الله ﷺ زر القبور تذكر بها الآخرة واغسل الموتى فإن معالجة جسد خاو

۵۲؂ أخرجه ابن أبي الدنيا.

۵۳؂ أخرجه مسلم (منه) مسلم كتاب الجنائز ۳۶ رقم ۱۰۸ – سنن أبي داؤد ۱۰۰ – جامع الترمذي ۱۰۰ – بخاري ۱۰۰ – نسائي ۱۰۰ – سنن ابن ماجه ۱۵۷۲ – مسند أحمد بن حنبل ۲:٤٤۱. السنن الكبرى للبيهقي ٤:۷۰، ۷٦ – الترغيب والترهيب للمنذري ٤:۳۵۷.

۵۴؂ أخرجه الحاكم (منه) مستدرك الحاكم ۱:۳۷٦ – كنز العمال ٤۲۵۵۵ مسند الربيع بن حبيب ۲:۲۳ – المغني عن حمل الأسفار ۱:۲٤۵، ٤:٤۷٤ – تاريخ أصبهان لأبي نعيم ۲:۱۸ – التاريخ الكبير للبخاري ۲:۲۸۷، ٦:۲٤۷.

موعظة بليغة وصل الجنائز لعل ذلك يحزنك فإن الحزين فی ظل اللّٰہ يتعرض لكل خير. ٥٥؎

(ترجمہ) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم قبروں پر جایا کرو اس سے آخرت یاد رہتی ہے اور مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ مردہ جسم کو چھونا بہت بڑی نصیحت ہے اور دیکھو جنازوں کی نماز پڑھا کرو کیونکہ شاید اس سے کچھ غم و رنج تمہارے دل پر طاری ہو اور رنجیدہ اور غمگین شخص اللہ کے سایہ میں رہتا ہے اور ہر بھلائی کو تلاش کرتا ہے۔

(فائدہ۔۱) موت سے طبعی گرانی تو سب کو ہوتی ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں "کلنا یکرہ الموت" البتہ عقلی گرانی نہ ہونی چاہئے اس کا علاج اعمال صالح کی پابندی اور مناہی سے سخت اجتناب ہے۔ موت کی یاد کو بڑا دخل ہے امتثال اوامر اور اجتناب مناہی میں: پس موت کی یاد کو بڑا دخل ہوا عقلی گرانی کے رفع میں۔ اور طبعی گرانی موت کی مطلق مضر نہیں بلکہ نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کے وقت تو حق تعالیٰ خود طبعی رغبت اپنے دیدار کی پیدا کرتے ہیں جس سے اس کی طبعی گرانی کا تو نام و نشان نہیں رہتا۔

(فائدہ۔۲) زیارت قبور کی یہ تاکید استحبابی اس لئے ہے کہ اس سے عبرت حاصل ہو کر امور آخرت کی ترغیب ہوتی ہے پس یہ تاکید حقیقت میں عام ہے مردوں اور عورتوں کو لیکن "حدیث لعن اللّٰہ زوارات القبور" میں جو ممانعت ہے اس کی علت عورتوں کا قلتِ صبر اور جزع و فزع اور احتمال فتنہ ہے چنانچہ فی زمانہ عورتوں کے حق میں قلتِ دین کی وجہ سے مفتی بہ ممانعت ہی ہے۔

٥٥- اخرجه الحاكم (منه) مستدرك للحاكم ١:٣٧٧، ٤:٣٣٠-الدر المنثور للسيوطي ٥:١٣٧- إتحاف السادة المتقين ١٠:٣٦٢- كنز العمال ٤٢٥٦٨-الترغيب و الترهيب ٤:٣٣٩، ٣٥٨.

باب
اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اچھی امید رکھنا چاہئے

موت کے وقت یہ دو صفات مطلوب ہیں

(حدیث) عن أنس رضی اللّٰہ عنہ ان النبی ﷺ دخل علی شاب وھوفی الموت قال کیف تجدك قال أرجو اللّٰہ وأخاف ذنوبی فقال رسول اللّٰہ ﷺ لایجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا أعطاہ اللّٰہ مایرجوہ وأمنہ ممایخاف۔ ٥٦

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ موت کی حالت میں تھا آپ نے اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے کہا اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے موت کی حالت میں جس میں یہ دو باتیں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کی امید پوری کرے گا اور خوف سے امان دے گا۔

بے خوف کو آخرت میں خوف دلاؤں گا

(حدیث) عن الحسن رضی اللّٰہ عنہ قال بلغنی عن رسول اللّٰہ ﷺ أنہ قال قال ربکم لاأجمع علی عبدی خوفین ولاأجمع لہ أمنین فمن خافنی فی الدنیا أمنتہ فی الآخرۃ ومن أمننی فی الدنیا أخفتہ فی الآخرۃ۔ ٥٧

(ترجمہ) روایت ہے حسن بصری رحمہ اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں پر دو قسم کا خوف جمع نہ کروں گا

---

٥٦ ۔ أخرجہ أحمد والترمذی وابن ماجۃ (منہ) حسن الظن لابن أبی الدنیا ٣١۔
٥٧ ۔ أخرجہ الترمذی الحکیم فی نوادر الأصول (منہ) مجمع الزوائد ١٠:٣٠٨ ۔ إتحاف السادۃ المتقین ١٠:٢٧٧۔

پس جو دنیا میں مجھ سے خوف رکھے گا میں اس کو آخرت میں امان دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہے گا میں اس کو آخرت میں خوف میں مبتلا کروں گا۔

اللہ بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہے

(حدیث) عن أبی هريرة رضى الله عنه عن رسول الله ﷺ قال إن الله تعالیٰ قال أنا عندظن عبدی بی فليظن بی ماشاء إن ظن خيرافله وإن ظن شرا فله . ۵۸ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندہ مجھ کو جیسا خیال کرے گا میں اس کے حق میں ویسا ہی ہوں تو وہ اب جیسا چاہے خیال کرے اگر میرے ساتھ اچھا خیال رکھا تو اس کے واسطے بہتری ہے اور اگر میرے ساتھ بُرا خیال رکھا تو اس کے واسطے بُرائی ہے۔

اللہ اور اس کے بندوں کا باہمی پہلا کلام

(حدیث) عن معاذ بن جبل رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ قال إن شئتم أنبأتكم ماأول مايقول الله تعالیٰ للمؤمنين يوم القيامة وما أول مايقولون له قلنانعم يارسول الله قال فإن الله تعالیٰ يقول للمؤمنين هل أحببتم لقائی فيقولون نعم ياربنا فيقول لم فيقولون رجونا عفوك ومغفرتك فيقول قدوجبت لكم مغفرتی. ۵۹ ۔

(ترجمہ) روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر تم لوگ چاہو تو میں تم لوگوں کو خبر دوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مومنوں سے کیا فرمائے گا اور وہ لوگ کیا جواب دیں گے صحابہ نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ فرمایئے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہے گا اے مومنو کیا تم

---

۵۸ ۔ أخرجه أحمد (منه إتحاف السادة المتقين ۹:۱۶۹، ۲۲۱، ۱۰:۲۷۷ —تهذيب تاريخ دمشق لابن عساكر ۵:۲۲

۵۹ ۔ أخرجه ابن المبارك والطبرانی فی الكبير وأحمد (منه)مسند أحمد بن حنبل ۵:۲۳۸— شرح السنة للبغوی ۵:۲۶۹—كنز العمال ۳۹۲۱۲—إتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۷۸—الزهد لابن المبارك۹۳—حسن الظن لابن أبی الدنيا— ۱۰.

لوگ میری ملاقات کو محبوب رکھتے تھے یہ لوگ کہیں گے ہاں اے رب پھر کہے گا کیوں یہ لوگ کہیں گے ہم تیری معافی اور مغفرت کی امید رکھتے تھے اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ ہم نے تم کو بخش دیا۔

روایت ہے شعب الایمان میں ابو غالب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں ملک شام میں تھا ایک شخص قبیلہ قیس کا میرے پاس آیا اس کا ایک جوان بھتیجا نہایت مخالف تھا یہ اس کو سمجھاتا اور نصیحت کرتا اور مارتا تھا مگر وہ کچھ نہیں سنتا تھا اتفاقاً وہ جوان بیمار ہو کر مرنے کے قریب ہوا تب چچا کے بلانے کو آدمی بھیجا اس نے آنے سے انکار کیا آخر کار میں گیا اور اس کے چچا کو ہمراہ لے کر اس کے پاس پہنچا چچا نے اس کو سخت وست کہنا شروع کیا کہ اے دشمن خدا کے کیا تو نے فلاں فلاں بیہودہ کام نہیں کیا ہے اس نے جوب دیا اے چچا اگر اس حالت میں اللہ تعالیٰ مجھ کو میری ماں کے حوالہ کر دے تو وہ میرے ساتھ کیا کرے گی کہا تجھے جنت میں لے جائے گی جوان نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ میری ماں سے بھی زیادہ مجھ پر مہربان ہے اتنے عرصہ میں جوان نے انتقال کیا اس کے چچا نے تجہیز تکفین کر کے قبر میں اُتارا جب لحد کے تختے درست کئے اتفاقاً ایک اینٹ گر پڑی چچا نے جھک کر دیکھا اور فوراً پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے پوچھا کیا حال ہے کہا تمام قبر نور سے بھر گئی ہے اور جہاں تک نظر پہنچتی ہے نور کا میدان نظر آتا ہے۔

روایت ہے شعب الایمان میں حمید سے کہ میرا ایک جوان بھانجہ بیمار پڑا میں نے اس کی ماں کو خبر دی وہ آئی اور اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگی جوان نے مجھ سے پوچھا اے ماموں ماں کیوں روتی ہے میں نے کہا تیری بیماری سے پھر جوان نے کہا کیا اس کے دل میں میری محبت نہیں ہے میں نے کہا ضرور محبت اور رحم ہے جوان نے کہا اللہ تعالیٰ مجھ پر اس سے زیادہ مہربان ہے جب اس کا انتقال ہوا میں نے اس کو قبر میں اتارا اور لحد میں رکھ کر اینٹ برابر کرنے لگا لحد کے اندر نظر کیا تو دیکھا کہ بہت بڑا میدان ہے میں نے اپنے ساتھی سے کہا تو بھی دیکھتا ہے کہا ہاں دیکھتا ہوں یہ اس کلام کا اثر ہے جس کو آخری وقت میں کہا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھا۔

مرتے دم اللہ سے نیک گمان رکھو

(حدیث) عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول قبل وفاتہ بثلاث لایموتن احدکم إلا وھویحسن الظن باللّٰہ۔ ٦٠ـ

(ترجمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے تین دن قبل یہ کہتے سنا کہ تم میں سے جو کوئی مرے تو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت اچھا گمان رکھتا ہو (حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ اعمال صالحہ سے پیدا ہوتا ہے پس حاصل ارشاد کا یہ ہوا کہ اعمال صالحہ کی پابندی اس قدر کرو کہ مرتے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن پیدا ہو جاوے)۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ پہلے کے لوگ اسے پسند کرتے تھے کہ بندہ کو موت کے وقت اس کے اچھے اعمال یاد دلائیں اور اسی کی تلقین کریں یہاں تک کہ اسے اپنے پروردگار کے ساتھ حسن ظن ہو جائے۔ ٦١ـ

سب سے عمدہ خصلت

حضرت عقبہ بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ کی کوئی خصلت اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ وہ اللہ کے دیدار کا مشتاق ہو۔ ٦٢ـ

اللہ سے حسن ظن جنت کی قیمت ہے

(حدیث) عن أنس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لایموتن أحدکم حتی یحسن الظن باللّٰہ تعالیٰ فإن حسن الظن باللّٰہ تعالیٰ ثمن الجنۃ. ٦٣ـ

٦٠ـ أخرجه الشيخان (منه) مسلم ٢٢٠٥، ٢٢٠٦، مسند أحمد بن حنبل ١: ٣٢٥، ٣٣٠، ٣: ٢٩٣، البداية والنهاية ٢٣٨٥-٣٣٤، ٣٩٠-حسن الظن لابن أبي الدنيا ١، ٣، ٤.

٦١ـ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه).

٦٢ـ أخرجه ابن المبارك (منه).

٦٣ـ أخرجه ابن عساكر (منه) كنز العمال ٥٨٦١-إتحاف السادة المتقين ١٠: ٢٧٨.

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے دیکھو تم میں سے جو کوئی مرے تو اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ پاک کی نسبت اچھا گمان رکھے کیونکہ اللہ سے اچھا گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے (یعنی جس کو حق تعالیٰ سے حسن ظن پیدا ہو گیا وہ جنت میں گیا)۔

اللہ کی محبت کی علامت یہ ہے

(حدیث) عن عمرو بن الحمق قال قال رسول اللہ ﷺ إذا أحب اللہ عبدا عسله قالوا وما عسله؟ قال: یوفق له عملا صالحا بین یدی أجله حتی یرضی عنه جیرانه. ۶۴؎

(ترجمہ) روایت ہے عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اس کو شیریں کرتا ہے (شہد جیسی خوشگوار چیزیں دیتے ہیں یعنی اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کی توفیق عطا فرماتے ہیں) صحابہ نے کہا کس طرح شیریں کرتا ہے آپ نے فرمایا مرنے سے پہلے نیک کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔

(فائدہ۔۱) بدون اعمال صالحہ کے مرتے وقت حق تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن نہیں ہو سکتا۔

(فائدہ۔۲) بدون اعمال صالحہ کے حق تعالیٰ سے امیدوں کا وابستہ رکھنا حسن ظن نہیں ہے بلکہ غرور یعنی دھوکا ہے۔

باب
خاتمہ بالخیر کی علامت کا بیان

اچھی اور بُری موت کے فیصلے

(حدیث) عن عائشة رضی اللہ عنها مرفوعا إذا أراد اللہ بعبد خیرا بعث

۶۴؎ أخرجه أحمد والحاکم (منه)

إليه قبل موته بعام ملكا يسدده ويوفقه حتى يموت على خير احايينه فيقول الناس مات فلان على خير أحايينه فإذا حضرو رأى ماأعد الله له جعل يتهوع نفسه من الحرص على أن تخرج فهناك أحب لقاء الله وأحب الله لقائه وإذا أراد الله بعبد شرا قيض له قبل موته بعام شيطانا يضله ويغويه حتى يموت على شر أحايينه فيقول الناس قدمات فلان على شراحايينه فاذا حضرورأى ماأعدله جعل يتبلع نفسه كراهية أن تخرج فهناك كره لقاء الله وكره الله لقاءه. ٦٥ –

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو نیک بخت بناتا ہے تو مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کو درست کرتا ہے اور نیک عمل کی طرف خواہش دلاتا ہے یہاں تک کہ وہ نیک حالت میں مرتا ہے اور سب لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص نیک حالت میں مرا۔ اور جب ملک الموت حاضر ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں رہنے کی جگہ (یعنی وہاں کے سامانوں اور راحتوں کو جو اللہ پاک نے اس کے لئے مہیا کرر کھا ہے) اس کو دکھاتا ہے تو اس کی روح خوش ہو کر نکلنے کا قصد کرتی ہے اس وقت یہ شخص اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے پھر ملک الموت روح قبض کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کا بُرا کرتا ہے تو مرنے سے ایک سال پہلے اس کے پاس ایک شیطان بھیجتا ہے وہ اس کو گمراہ کرتا اور بہکاتا ہے یہاں تک کہ بُری حالت میں مرتا ہے اور سب لوگ کہتے ہیں کہ بُری حالت میں مرا اور جب ملک الموت حاضر ہوتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں رہنے کی جگہ اس کو دکھاتا ہے تو اس کی روح خوف سے بدن کے اندر گھستی ہے اس وقت اللہ کی ملاقات (یعنی سامنے آنے) کو یہ ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (پھر ملک الموت اس کی روح سختی سے کھینچ کر قبض کرتا ہے)۔

---

٦٥ – أخرجه إبن أبي الدنيا (منه) كنز العمال ٤٢٧٨٧، ٤٢٧٨٦ –إتحاف السادة المتقين ١٠ : ٢٧٣.

کتاب الافصاح کے مصنف اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں کہ ملک الموت کے بلانے پر جان اس طرح نکلتی ہے جیسے سپیرا سانپ کو اس کے سوراخ سے بلائے اور مومن اور کافر دونوں کے جسموں سے روح نکلنے کی حالت یکساں ہوتی ہے۔ (فرق صرف یہ ہے) کہ مومن کی جان تو خود نکل جانا چاہتی ہے جیسے قے۔ اور کافر کی جان ہونٹ تک آکر پھر جسم کے اندر واپس جانا چاہتی ہے)۔

ایمان کی موت کی علامت

(حدیث) عن سلمان الفارسی رضی اللّٰہ عنہ قال سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول أرقبو المیت عند موتہ ثلاثا إن رشحت جبینہ وذرفت عیناہ وانتشرت منخراہ فھی رحمۃ اللّٰہ قدنزلت۔ ٦٦

(ترجمہ) روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ میت کو موت کے وقت پیشانی سے اگر پسینا آئے اور آنکھ سے آنسو نکلے اور ناک کے سوراخ کشادہ ہوں تو یہ اللہ کی رحمت ہے جو اس پر نازل ہوئی۔

گلے میں آواز پلٹا کھائے جیسے جوان اونٹ کا گلا گھوٹنے سے آواز ہوتی ہے اور اس کا رنگ بدرنگ ہو جائے اور منہ سے جھاگ نکلے تو یہ اللہ کا عذاب ہے۔

علماء نے فرمایا ہے کہ بُرے خاتمہ ہونے کے چار اسباب ہیں۔ نماز میں سستی کرنا۔ شراب پینا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ مسلمانوں کی تکلیف دینا۔ یا اللہ ہر مسلمان مرد عورت کو نیک عمل کی توفیق دے اور خاتمہ بالخیر کر۔ بحرمۃ محمد ﷺ۔

موت سے قبل عمل صالح کی توفیق

(حدیث) عن أنس رضی اللّٰہ عنہ أن النبی ﷺ قال إذا أراد اللّٰہ بعبد خیرا استعملہ قیل کیف یستعملہ قال یوفقہ بعمل صالح قبل الموت۔ ٦٧

---

٦٦ أخرجہ الترمذی الحکیم فی نوادر الأصول والحاکم (منہ) الفوائد المجموعۃ للشوکانی ٢٦٧ - تذکرۃ الموضوعات للفتنی ٢١٤ المغنی عن حمل الاسفار للعراقی ٢١٤ - کنز العمال ٤٢١٧٨۔

(ترجمہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پاک جب کسی بندہ کے لئے بھلائی چاہتے ہیں اور نیک ارادہ کرتے ہیں تو وہ اس سے کام لیتے ہیں لوگوں نے عرض کی اللہ پاک کیسے اس سے کام لیتے ہیں ارشاد ہوا کہ موت سے قبل اس کو اچھے عمل کی توفیق دیتے ہیں۔

(فائدہ) بزرگوں نے لکھا ہے کہ اپنے موجودہ ایمان پر برابر شکر کرتے رہنا اور جماعت کی نماز کا پابند رہنا ان دونوں عمل کو خاص دخل ہے خاتمہ بالخیر میں۔

باب
موت کی سختی کا بیان

حضورؐ کی سکرات موت

(حدیث) عن عائشةرضی اللّٰہ عنها أن رسول اللّٰہﷺ کانت بین یدیه رکوة او علبة فیها ماء فجعل یدخل یدیه فی الماء فیمسح بهما وجهه ویقول لاإله إلا اللّٰہ إن للموت سکرات. ۶۸؎

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ موت کے وقت رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک برتن میں پانی تھا آپ اپنا ہاتھ تر کر کے بار بار چہرہ پر پھیرتے تھے اور فرماتے تھے لاإله إلا اللّٰہ موت کی بڑی سختی ہوتی ہے۔

۶۷؎ أخرجه الترمذی والحاکم(منه)ترمذی ۲۱٤۲. مسند أحمد٤:۱۳٥. مستدرك للحاکم ۱:۳٤۰ الترغیب والترهیب ۱:۹۲، ٤:۲٥۳—موارد الظمآن للهیثمی ۱۸۲۱ الزهد لأحمدبن حنبل ۳۹۸—کشف الخفاء للعجلونی۱:۸۰ — تفسیر ابن کثیر٤:۱٤۸—کنز العمال۳۰۷٦٦و ۳۰۷٦٤ و۳۰۷۹٥—کتاب الزهد لابن مبارك ۳٤٥—الدر المنثور للسیوطی ٦:۱۹٦ مجمع الزوائد ۷:۲۱٤ و ۲۱٥—إتحاف السادة المتقین ۸:۱۷، ۱۰:۲۷۳.

۶۸؎ أخرجه البخاری (منه)اتحاف السادة المتقین ۱۰،۲٦۳،۲۸۸— تفسیر ابن کثیر ۷:۳۷۸—الدر المنثور ٦:۱۰٥.

مرحوم و مقہور کون

(حدیث) عن وهيب بن الورديقول الله تعالىٰ انى لا اخرج احدا من الدنيا وأناأريد أن أرحمه حتى أوفيه بكل خطيئة كان عملها سقمافى جسده ومصيبة فى أهله و ضيقافى معاشه واقتارا فى رزقه حتى ابلغ منه مثاقيل الذر فإن بقى عليه شيء شددت عليه الموت حتى يفضى إلى كيوم ولدته أمه وعزتى لا اخرج عبدا من الدنيا وأناأريد أن أعذبه حتى أوفيه بكل حسنة عملها صحة فى جسده وسعة فى رزقه و رغدا فى عيشه وأمنافى سربه حتى ابلغ منه مثاقيل الذر فإن بقى له شيء هونت عليه الموت حتى يفضى إلى وليس له حسنة يتقى بهاالنار. ۶۹ـ

(ترجمہ) روایت ہے وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایااللہ تعالیٰ نے کہ جب کسی بندہ پر میں رحم کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جس قدر گناہ کئے ہیں ان کے بدلے میں اس کو بیمار کرتا ہوں اور اس کے گھر پر مصیبت نازل کرتا ہوں اور اس کی روزی تنگ کرتا ہوں تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے پھر اگر کچھ گناہ باقی رہ گیا تو موت کے وقت اس پر سختی کرتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک اور صاف ہو کر آتا ہے کہ گویا اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ اور جب کسی بندہ کو میں عذاب کرنا چاہتا ہوں تو اس نے جس قدر نیکی کی ہے سب کے بدلے اس کو تندرست کرتا ہوں اور اس کی روزی زیادہ کرتا ہوں اور اس کے گھر میں امن قائم کرتا ہوں پھر اگر کچھ نیکی باقی رہ گئی ہے تو موت کو اس پر آسان کرتا ہوں یہاں تک کہ جب وہ میرے پاس آتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہتی جس سے وہ دوزخ سے اپنے کو بچا سکے (اسی کو استدراج کہتے ہیں)۔

مؤمن اور کافر سے معاملہ

روایت ہے زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب مؤمن پر کچھ گناہ باقی رہ جاتا ہے جس کو نیک عمل کے سبب سے دفع نہ کر سکا تو موت کی سختی اس کو دفع کر

۶۹ـ أخرجه الدينورى فى المجالسة (منه).

کے جنت میں پہنچاتی ہے۔ اور جب کافر نیک کام کرتا ہے تو موت اس پر آسان کی جاتی ہے تاکہ اس کا بدلہ دنیا میں ہو جائے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو۔ ۷۰ ؎

مؤمن کی اچھی موت کی نشانی

روایت ہے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ وہ اپنے بھتیجے کے پاس گئے جب کہ وہ موت کی حالت میں تھا اور اس کی پیشانی سے پسینہ نکلتا تھا علقمہ رحمۃ اللہ علیہ ہنسے لوگوں نے پوچھا کیوں ہنسے کہا میں نے سنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن کی روح پسینہ دے کر نکلتی ہے اور بدکار اور کافر کی روح اس کے منہ سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان منہ سے نکلتی ہے اور مؤمن پر گناہ کے سبب سے موت کے وقت سختی کی جاتی ہے تاکہ گناہ کا کفارہ ہو جائے اور کافر اور بدکار پر گناہ کے سبب سے موت کے وقت آسانی کی جاتی ہے تاکہ نیکی کا کفارہ ہو جائے۔ ۷۱ ؎

موت کی سختی کا زمانہ

(حدیث) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ تحدثوا عن بنی اسرائیل فانہ کان فیھم اعاجیب ثم انشأ یحدثنا. قال خرجت طائفة منھم فأتوا مقبرة من مقابر ھم فقالوا لو صلینا رکعتین ودعونا اللہ تعالی یخرج لنا بعض الأموات یخبرنا عن الموت ففعلوا فبینماھم کذلک إذ طلع رجل أسود اللون بین عینیه أثر السجود فقال یاھؤلاء ماأردتم إلی لقدمت منذ مائة سنة فما سکنت عنی حرارة الموت حتی الآن فادعوا اللہ أن یعیدنی کما کنت. ۷۲ ؎

(ترجمہ) روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل کے بارے میں بات چیت کرو کیونکہ ان میں عجائب ہیں آپ ﷺ ہم سے بیان فرمانے لگے بنی اسرائیل کے چند آدمیوں نے سفر کیا اور ایک قبرستان میں پہنچے آپس میں کہا بہتر ہے کہ ہم لوگ دو دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کریں تاکہ کسی میت سے اللہ تعالیٰ ملاقات کرا دے

---

۷۱ ؎ أخرجه ابن أبی شیبة والبیھقی (منه).

۷۲ ؎ أخرجه ابن أبی شیبة فی مسنده والإمام أحمد فی الزھد وابن أبی الدنیا (منه).

اور وہ موت کا حال ہم سے بیان کرے ان لوگوں نے نماز پڑھ کر دعا کی ایک قبر
دعا کی ایک قبر سے ایک شخص نکلا جس کا رنگ سیاہ تھا اور پیشانی پر سجدہ کی علامت
تھی اس نے کہا اے لوگو تمہارا کیا منشا ہے سو ۱۰۰ برس میرے مرنے کو گزر چکے
ہیں اب تک موت کی گرمی سے آرام نہیں ملا تم لوگ اللہ سے دعا کرو کہ مجھ کو
اسی طرح کر دے جس طرح میں پہلے تھا (دوبارہ موت کی سختی میں مبتلا نہ
کرے)۔

اسی برس سے موت کی تکلیف باقی ہے

روایت ہے عمر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ دو آدمی بنی اسرائیل کے
نہایت عابد تھے مدتوں تک عبادت کرتے کرتے اپنی جگہ سے گھبرا گئے تھے ایک
روز دونوں نے اتفاق کیا کہ قبرستان میں جائیں اور وہاں رہ کر عبادت کریں شاید
کسی دن میت سے کلام کرنے کا موقع مل جائے پھر دونوں قبرستان میں قیام کر
کے عبادت کرتے رہے ایک روز ایک مردہ قبر سے نکلا اور کہا کہ میں اسی برس
سے مرا ہوں لیکن اب تک موت کی تکلیف باقی ہے۔ ۷۳

موت کی تکلیف سو تلواروں کے برابر

(حدیث) عن الضحاك بن حمزة قال سئل رسول الله عن الموت
قال أدنى جبذات الموت بمنزلة مائة ضربة بالسيف. ۷۴

(ترجمہ) روایت ہے ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ
سے سوال کیا موت کی تکلیف کے بارہ میں آپ نے فرمایا موت کی بہت سختیاں ہیں
سب سے ادنیٰ سختی ایک سو تلوار مارنے کے برابر ہے۔

کعب الاحبار کہتے ہیں کہ موت کی سختی قیامت تک باقی رہتی ہے اور ایسی ہی امام
اوزاعی سے روایت ہے۔

---

۷۳ أخرجه أحمد في الزهد (منه).

۷۴ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۷۱- كنز
العمال ٤۲۲۰۸.

موت کی سختی سے جنگلوں میں بھاگ جاتا

(حدیث) عن أنس رضی اللہ عنه عن النبی ﷺ أن الملائكة تكتنف العبد وتجسه ولولا ذلك لكان يعدوفي الصحاری والبراری من شدة سكرات الموت. ۷۵ ـ

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی علیہ ﷺ نے کہ موت کے وقت فرشتے ہر طرف سے بندہ کو گھیرے رہتے ہیں اور اس کو جکڑے رہتے ہیں اگر ایسانہ کرتے تو موت کی سختی سے جنگلوں اور میدانوں میں بھاگتا پھرتا۔

آدمی تو چیونٹی کا کاٹا بھی برداشت نہیں کرتا

روایت ہے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آدمی چیونٹی کے کاٹنے سے پریشان ہوتا ہے اور مرتے وقت کیوں اطمینان سے رہتا ہے فرمایا کہ ملائکہ اس کو جکڑے رہتے ہیں۔ ۷۶ ـ

چار ہزار برس سے موت کی سختی باقی ہے

(حدیث) عن شهر بن حوشب قال سئل رسول اللہ ﷺ عن الموت وشدته فقال إن أهون الموت بمنزلة حسكة كانت في صوف فهل تخرج الحسكة من الصوف إلاومعها صوف. ۷۷ ـ

(ترجمہ) روایت ہے شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ سے کہ کسی نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے کہ موت کی سختی اور تکلیف کیسی ہوتی ہے آپ نے فرمایا آسان موت ایسی ہے جیسے کانٹے دار شاخ کو ریشم میں ڈال کر کھینچنے سے ہر کانٹے کے ساتھ ریشم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلتا ہے۔

حکایت :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے حکم سے مردہ کو زندہ کرتے تھے

---

۷۵ ـ أخرجه السيوطی قال فی الصحاح اكتنفوه: أحاطوابه (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۷۱.

۷۶ ـ أخرجه ابو الشيخ فی كتاب العظمة (منه).

۷۷ ـ أخرجه ابن ابی الدنيا (منه).

ایک کافر نے کہا آپ نئے مردہ کو زندہ کرتے ہیں پہلے زمانہ کے کسی مردہ کو زندہ کیجئے آپ نے فرمایا جس کو تو بتائے اس کو میں زندہ کروں گا اس نے کہا حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے سام کو زندہ کیجئے آپ نے اس کی قبر کے پاس جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے اس کو زندہ کیا اور وہ قبر سے نکل کر کھڑا ہو گیا اس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے لوگوں نے کہا تمہارے زمانہ میں کسی کا بال سفید نہ ہوتا تھا تمہارے بال کس طرح سفید ہوئے اس نے جواب دیا کہ جب زندہ کرنے کے واسطے مجھے پکارا گیا تو میں نے سمجھا کہ قیامت آگئی اس خوف سے میرے بال سفید ہو گئے لوگوں نے کہا تم کو مرے ہوئے کتنا زمانہ گزرا اس نے کہا چار ہزار برس گزرے لیکن موت کی سختی اب تک مجھ میں باقی ہے۔

موت کی ایک کیفیت یہ ہے

روایت ہے محمد بن عبداللہ بن یساف سے کہ جب کہ عمرو بن العاصؓ پر موت کے آثار شروع ہوئے تو ان کے لڑکے نے کہا اے باپ آپ تمنا کرتے کہ کسی عقلمند سے اس کے موت کے وقت مجھ سے ملاقات ہوتی تو میں موت کی تکلیف اس سے پوچھتا۔ اس وقت آپ وہی عقلمند ہیں فرمائیے آپ پر کیا تکلیف گزرتی ہے کہا اے بیٹے میری سانس ایسی تنگ ہو گئی ہے کہ گویا میں سوئی کے سوراخ سے سانس لیتا ہوں اور گویا کہ کانٹے دار شاخ میرے بدن کے اندر پیر سے دماغ تک ڈال کر کھینچتے ہیں۔ ۷۸ ؎

موت ایک کانٹے دار درخت کی مانند ہے

روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے پوچھا کہ موت کا حال مجھ سے بیان کرو کہا اے امیر المؤمنین موت کانٹے دار درخت کے مثل ہے جب وہ بدن میں آتی ہے تو ہر رگ اور جوڑ میں اس کا کانٹا گھستا ہے پھر ایک بہت زوردار آدمی اس کو کھینچتا ہے۔ ۷۹ ؎

---

۷۸ ؎ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه).

۷۹ ؎ أخرجه ابن أبي شيبة و ابن أبي الدنيا و ابو نعيم في الحلية (منه).

موت کی سختیوں کی ایک جھلک

روایت ہے شداد بن اوس سے کہ دنیا و آخرت کی تکلیفوں میں موت بہت خوفناک ہے مومن کے لئے اور اگر کوئی آرہ سے چیرا جائے یا قینچی سے ٹکڑا ٹکڑا کیا جائے یا دیگ میں بند کر کے پکایا جائے تو موت اس سے بھی زیادہ تکلیف دینے والی ہے اور اگر مردہ قبر سے نکل کر موت کی تکلیف بیان کرے تو دنیا والوں کو جینا دشوار ہو جائے اور نیند و آرام کی لذت بھول جائیں۔ ۸۰۔

مؤمن اور کافر کی موت کی تکلیفیں

روایت ہے کعب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ موت کی تکلیف مردہ پر باقی رہتی ہے جب تک وہ قبر میں ہے یعنی قیامت تک اور مؤمن پر جو تکلیف گزرنے والی ہے ان سب میں موت کی تکلیف زیادہ سخت ہے اور کافر پر جو تکلیف آنے والی ہے ان سب میں موت کی تکلیف اس کو سب سے آسان ہے۔ ۸۱۔

کافر کی پہلی اور مؤمن کی آخری تکلیف موت ہے

روایت ہے وہب بن منبہ سے اور فرمایا کافر کی پہلی تکلیف موت ہے اور مؤمن کے لئے آخری تکلیف ہے۔ ۸۲۔

ملک الموت کو دیکھنا ہزار تلوار کی ضربوں سے بھی سخت ہے

(حدیث) عن واثلة بن الأسقع عن النبي ﷺ قال احضروا موتاكم ولقنوهم لآإله إلا الله وبشروهم بالجنة فإن الحليم من الرجال والنساء يتحير عند ذلك المصرع وإن الشيطان أقرب مايكون عن ابن آدم عند ذلك المصرع والذى نفسى بيده لمعاينة ملك الموت أشد من ألف ضربة بالسيف. ۸۳۔

۸۰۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه).

۸۱۔ أخرجه أبو نعيم (منه).

۸۲۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه).

۸۳۔ أخرجه ابو نعيم في الحلية واخرج ابن ابى الدنيا نحوه عن ابى الحسين البرجمي يرفعه (منه).

(ترجمہ) روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت کے پاس تم لوگ حاضر رہو اور لآالٰه الا اللّٰه پڑھ کر سناؤ اور جنت کی خوشخبری سناؤ کیونکہ جو مرد اور عورت سمجھدار اور عقلمند ہیں وہ بھی اس وقت میں گھبرا جاتے ہیں اور شیطان اس کے پاس آکر اپنی فکر میں رہتا ہے قسم اس ذات پاک کی کہ ملک الموت کا دیکھنا ہزار تلوار مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

موت کے وقت اعضاء کا باہمی الوداعی سلام

(حدیث) عن هدبة عن أنس رضی اللّٰه عنه عن النبی ﷺ قال إن العبد ليعالج كرب الموت وسكرات الموت وإن مفاصله ليسلم بعضها على بعض تقول السلام عليك تفارقنی وأفا رقك إلى يوم القيامة. ۸۴؎

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ جب مؤمن پر موت کی شدت اور سختی ہوتی ہے تو اس کے اعضا آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں السلام علیکم ہم تم سے قیامت تک کے لئے جدا ہوتے ہیں اور تم ہم سے قیامت تک کے لئے جدا ہوتے ہو۔

شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی

(حدیث) عن أبی قتادة رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ قال الشهيد لايجد ألم القتل إلا كما يجد أحد كم ألم مس القرصة. ۸۵؎

(ترجمہ) روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کو موت کی تکلیف نہیں ہوتی مگر جس قدر کہ چیونٹی یا چٹکی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

۸۴؎ أخرجه القشيری فی الرسالة وأبو الفضل الطوسی فی عيون الأخبار والديلمی من طريق إبراهيم (منه).

۸۵؎ أخرجه الطبرانی (منه جمع الجوامع ۵۷۳۳ اتحاف السادة المتقين ۱۰:۲۶۳ المغنی عن حمل الاسفار ٤:٤٤٨ تنزيه الشريعة لابن عراق ۲:۳۷۵-تذكرة الموضوعات للفتنی ۲۱٤.

ملک الموت کی موت

روایت ہے محمد بن کعب القرظی سے کہ سب سے آخر ملک الموت یعنی عزرائیل علیہ السلام مریں گے پروردگار کا حکم ہوگا کہ اے ملک الموت تم مر جاؤ اس وقت ملک الموت اس زور سے ایک چیخ ماریں گے کہ اگر آسمان کے فرشتے اور زمین کے آدمی موجود ہوتے تو سب مر جاتے پھر انتقال کریں گے۔ ۸۶۔

مؤمن اور کافر کی موت کی حالت

(حدیث) عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ إن نفس المومن تخرج رشحا وإن نفس الكافر تسيل كما تسيل نفس الحمار وإن المؤمن ليعمل الخطيئة فيشدد بها عليه عند الموت ليكفر بها عنه وإن الكافر ليعمل الحسنة فيسهل عليه عند الموت ليجزى بها. ۸۷۔

(ترجمہ) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی جان ذرا جھٹکے سے نکلتی ہے۔ اور کافر کی جان اس طرح بہتی ہوئی آسانی سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان۔ اس کا راز یہ ہے کہ مؤمن گناہ بھی کرتا ہے لہذا موت آنے پر ذرا سختی کی جاتی ہے تاکہ ان گناہوں کا کفارہ ہو جاوے (لہذا یہ قہر بصورت رحمت ہے) اور کافر نیکیاں بھی کرتا ہے لہذا موت کے وقت اس پر آسانی ہوتی ہے تاکہ ان نیکیوں کا بدلا ہو جاوے (لہذا یہ رحمت بصورت قہر ہے کہ آخرت میں اس کو کوئی سہولت نہ رہے (بعض دفعہ مؤمن کی موت نرمی سے ہوتی ہے اور بعض دفعہ کافر کی یہ اللہ کی مختلف حکمتوں پر مبنی ہے)

۸۶۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

۸۷۔ أخرجه الطبراني في الكبير وأبو نعيم (منه) الترمذي ۹۸۰-حلية الاولياء ۵-۵۹-مجمع الزوائد ۲۔ ۳۲٦ أمالي الشجري ۲۔ ۲۹۵، ۲۹۸-كنز العمال ۴۲۱۸۷، ۴۲۱۸۹ اتحاف السادة المتقين ۱۰۔ ۲۷۱.

مؤمن کو موت پر بھی اجر ملتا ہے

(حدیث) عن عائشة رضی اللّٰہ عنه قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ إن المؤمن لیوجر فی کل شیء حتی فی الکظ عندالموت۔ ۸۸ے

(ترجمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کو ہر (ناگوار) بات کا اجر دیا جاوے گا یہاں تک کہ نزع کی تے ہچکی وغیرہ کا بھی۔

پسینہ ایمان کی موت کی علامت ہے

روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس ایک بار اپنے چچازاد بھائی کے پاس ایسے وقت گئے کہ ان پر نزع کا عالم تھا تو علقمہ نے ان کی پیشانی چھوئی تو وہ پسینہ سے بھیگی ہوئی تھی (انہوں نے خوش ہو کر) کہا اللہ اکبر مجھ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کی موت (کی علامت) پیشانی کا پسینہ ہے اور ہر مؤمن کے گناہ کا بدلہ دنیا میں ہوتا رہتا ہے لیکن جو کچھ گناہ باقی رہتا ہے تو موت کے وقت اس پر سختی ہوتی ہے (تاکہ وہ سختی بقیہ گناہ کا بھی کفارہ ہو جائے)۔ ۸۹ے

مؤمن کو خدا سے شرم کے مارے پسینہ آتا ہے

روایت ہے حضرت سفیان بن عیینہؒ سے کہ لوگ پہلے اس کو پسند کرتے تھے کہ مرنے والے کی پیشانی پر پسینہ آجائے (بعض علما نے کہا ہے کہ مؤمن کو پسینہ جو آتا ہے وہ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے شرماتا ہے کہ اس نے خدا کی نافرمانیاں کیں کیونکہ اس کے بدن کے نیچے کا حصہ تو مردہ ہو چکتا ہے حیات کی حرکت و قوت صرف بالائی جسم میں باقی رہ جاتی ہے اور حیا و شرم آنکھوں میں ہوتی ہے (جو بالائی حصہ میں ہوتی ہے) اور کافر ان تمام باتوں کی طرف سے اندھا ہوتا ہے۔ ۹۰ے

۸۸ے أخرجه ابن ماجه (منه) الدر المنثور ۲: ۲۲۷۔

۸۹ے أخرجه البیهقی فی شعب الایمان (منه)۔

۹۰ے أخرجه ابن أبی شیبة و المروزی (منه)۔

عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش

روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ موت کی بے چینی مجھ پر آسان ہو جائے کیونکہ وہی تو آخری تکلیف ہے جس پر مؤمن کو اجر و ثواب ملتا ہے۔ ۹۱ ـ

موت کی کوئی دوا

روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت کعب بن احبار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ وہ بیماری کون سی ہے جس کی کوئی دوا نہیں انہوں نے کہا "موت" زید بن اسلم کہتے ہیں کہ موت ایک بیماری ہے اور اس کی دوا صرف اللہ کی خوشنودی ہے (یعنی جس وقت یہ منکشف ہو جاتا ہے کہ حق تعالیٰ مجھ سے خوش و راضی ہیں تو ساری تکلیف نزع کی جاتی رہتی ہے۔ ۹۲ ـ

اچانک موت بھی ناقابل افسوس ہے

(حدیث) عن عبداللہ بن عبید بن عمیر قال سألت عائشة رضی اللہ عنها عن موت الفجأة أیکره قالت لأی شیء سألت رسول اللہ ﷺ عن ذلك فقال راحة للمؤمن وأخذ أسف للفاجر. ۹۳ ـ

(ترجمہ) حضرت عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے اچانک موت کے بارہ میں پوچھا کہ آیا اس سے نفرت کرنی چاہئے آپ نے فرمایا کیوں۔ اسے ناپسند کیوں کیا جاوے میں نے رسول اکرم ﷺ سے اس بارہ میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ موت مؤمن کے لئے تو راحت کی چیز ہے البتہ بدکاروں کے لئے نہایت حسرت و افسوس کی چیز ہے۔

(فائدہ۔۱) علما نے فرمایا ہے جو شخص مسواک زیادہ کرے گا اس کی روح آسانی

---

۹۱ ـ أخرجه أبو نعیم والمروزی والبیهقی (منه).

۹۲ ـ أخرجه ابن أبی الدنیا (منه)

۹۳ ـ أخرجه البیهقی فی شعب الایمان (منه) مسند احمد بن حنبل ۶: ۱۳۶ السنن الکبری للبیهقی ـ اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۲۶۲ ـ مجمع الزوائد ۲: ۲۱۸.

سے نکلے گی اور جو شخص مرنے سے پہلے نیک عمل کرے گا اس کی روح بھی آسانی سے نکلے گی۔

مؤمن کی موت کی مختلف حالت میں تطبیق

(فائدہ۔۲) یاد رکھنا چاہئے کہ جتنی روایات شدت موت کے متعلق ہیں اکثر کی سند ضعیف ہے جو ثبوت مطلوب کے لئے کافی نہیں اور بعض جو حسن یا صحیح ہیں ان میں کوئی لفظ کلیت کا نہیں جس سے یہ سمجھا جائے کہ ہر شخص کو ضرور شدت ہوتی ہے جیسے تمام واقعات وحوادث شدیدہ (مثلاً ریل کا لڑ جانا، بجلی کا گر جانا) ہیں کہ کسی پر ان کا وقوع ہوتا ہے اور کسی پر نہیں۔ اور اگر شدت موت کو تسلیم ہی کر لیا جائے تو جسمانی شدت اور روحانی سہولت مراد ہے خصوصاً جب بعض احادیث میں سہولت نزع کی بھی حدیث ہے مثلاً فتُسَلُّ روحُه کماتُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ العجِیْنَ) تو تطبیق کے لئے سوا اس کے دوسری صورت ہو نہیں سکتی۔ اور اس سہولت روحانیہ کا مدار محبت پر ہے مشاہدہ ہے کہ اگر دشمن کسی کو زور سے دبائے تو اذیت ہوتی ہے اور اگر محبوب اس سے زیادہ دبائے تو راحت ہوتی ہے اور یہ تفاوت باعتبار روح کے ہے ورنہ جسم پر تو یکساں اثر ہوتا ہے تو بڑی ضرورت اس کی ہوئی کہ حق تعالیٰ کے ساتھ محبت کا تعلق بڑھایا جائے پھر تو

؎ از محبت تلخہا شریں بود

چنانچہ اولیا کی حالت، حوادث کے وقت شب وروز مشاہدہ میں آئی ہے کہ ان کو ذرا پریشانی نہیں ہوتی صحیح مثال اس کی یہ ہے کہ حاکم مثلاً یہ اطلاع دے ہم سب کو اپنے آغوش میں زور سے دبائیں گے جس سے تمام ہڈی پسلی درد کرنے لگے گی پھر بعض کو جن کا مبغض ومبغوض ہونا ثابت ہو چکا ہو گا جیل خانہ بھیج دیں گے اور بعض کو جن کا محب اور محبوب ہونا ثابت ہو چکے گا اپنے دربار میں مقرب بنائیں گے تو جو شخص محب ہو گا وہ خوش ہو گا کہ مجھ کو بغلگیر کریں گے اور مقرب بنائیں گے گو ہڈی پسلی بھی دکھے گی اسی طرح جو شخص اس دولت کو لینا چاہے گا وہ

محب ہونا عقلاً ثابت کردے گا۔

حضرت مولانا و مرشدنا جناب مولوی محمد اشرف علی صاحب قبلہ دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ میں تو ترقی کر کے کہتا ہوں کہ شدت نزع کی اکثریت بھی واقع نہیں جو موجب پریشانی ہو چنانچہ اس کے خلاف بکثرت مشاہد ہے کہ اکثر بدن کی روح نکل گئی ہے اور مریض اطمینان سے باتیں کر رہا ہے جس میں یہ بھی احتمال نہیں کہ اظہارِ شدت سے عاجز ہے پس لا محالہ یا تو ماہیت نزع پر استلزام شدت کا حکم صحیح نہیں اور میرا ذوق یہی ہے اور یا بر تقدیر تسلیم اس استلزام کے اس خاصیت کو اس عالم مقتضیات سے کہا جائے گا اور برزخ کا اشتراک اس عالم کے ساتھ خواص میں لازم نہیں جیسا آخرت میں مومن کو صراط پر عبور سہل ہوگا اور اس عالم میں اسی مومن کو ایسے ادق اور احد طریق پر عبور معتبر بلکہ متعذر ہے اور برزخ کا تلبس آخرت سے مختصر کا تلبس برزخ سے ظاہر ہے پس آخرت کے بعد خواص کا تحقق میت میں مستبعد نہیں۔

باب
مرتے وقت کیا کہنا اور کیا کہلانا چاہئے

سورۂ یٰسٓ کا میت پر فائدہ

(حديث) عن أبي الدرداء رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال مامن ميت يقرأ عند رأسه يٰس إلا هون الله عليها۔ ۹۴

(ترجمہ) روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس میت کے سرہانے سورہ یٰسٓ پڑھی جاوے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی آسان کرتا ہے۔

۹۴ - أخرجه أحمد وابن أبي الدنيا والديلمي (منه)۔

کلمہ طیبہ کی تلقین

(حدیث) عن أبی سعید رضی اللہ عنہ أن النبی ﷺ قال لقنوا موتاکم لاإلہ إلا اللہ. ۹۵؎

(ترجمہ) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرنے والے کو لاإلہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

کلمہ پڑھتے ہوئے مرنے والا جنت میں جائے گا

(حدیث) عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من کان آخر کلامہ لاإلہ إلا اللہ دخل الجنۃ. ۹۶؎

(ترجمہ) روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا آخری کلام لاإلہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

زندگی کے اول و آخر میں کلمہ سکھاؤ درگذر ہوگا

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ قال افتحوا علی صبیانکم أول کلمۃ بلاإلہ إلا اللہ ولقنوھم عند الموت لاإلہ إلا اللہ فإنہ من کان اول کلامہ لاإلہ إلا اللہ وآخر کلامہ لاإلہ إلا اللہ ثم عاش ألف سنۃ ماسئل عن ذنب واحد. ۹۷؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ جب بولنے لگے تو اس کو لاإلہ إلا اللہ سکھاؤ اور جب کوئی مرنے لگے تو لاإلہ إلا اللہ سکھاؤ کیونکہ جس کا آخر کلام اور اول کلام لا إلہ إلا اللہ ہوگا اگر وہ ہزار برس تک زندہ رہ کر مرے گا تو کسی گناہ کے بارہ میں سوال نہ کیا جائے گا۔

۹۵؎ أخرجہ مسلم (منہ)

۹۶؎ أخرجہ أحمد وأبوداؤد والحاکم (منہ)

۹۷؎ أخرجہ البیھقی فی شعب الإیمان. قال البیھقی خبر غریب لم نکتبہ إلا بھذا لإسناد(منہ)

والدہ کے نافرمان کو کلمہ بھی نصیب نہیں

(حديث) عن عبدالله بن أبي أوفى رضي الله عنه قال جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال يا رسول الله إن ههنا غلاما قد احتضر فيقال له قل لاإله إلا الله فلايستطيع أن يقولها فقال أليس كان يقولها في حياته قالوا بلى قال فما منعه منها عند موته فنهض النبي ﷺ ونهضنامعه حتى أتى الغلام فقال يا غلام قل لاإله إلا الله قال لاأستطيع أن أقولها قال ولم قال لعقوق والد تي قال أحية هي قال نعم قال أرسلوا إليها فجاء ته فقال لها رسول الله ﷺ ابنك هو قالت نعم قال أرأيت لوأن نارا أججت فقيل لك إن لم تشفعي فيه دفناه في هذه النار فقالت إذا كنت أشفع له قال فأشهدى الله وأشهد ينا بأنك قد رضيت عنه فقالت قدرضيت عن ابني فقال يا غلام قل لاإله إلا الله فقال لا اله الاالله فقال رسول الله ﷺ ألحمد لله الذى أنقذه بي من النار ۹۸ ؎

(ترجمہ) روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کیا یارسول اللہ فلاں مقام میں ایک لڑکا موت کی حالت میں گرفتار ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ لااله الاالله پڑھ وہ پڑھ نہیں سکتا آپ نے پوچھا اچھی حالت میں پڑھ سکتا تھا یا نہیں کہا پڑھتا تھا آپ نے فرمایا تو اب کیوں نہیں پڑھ سکتا پھر آپ کھڑے ہوئے اور لڑکے کے پاس گئے آپ نے فرمایا اے لڑکے پڑھ لااله الا الله اس نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا ہوں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا میں نے اپنی ماں کی بہت نافرمانی کی ہے آپ نے پوچھا وہ زندہ ہے اس نے کہا ہاں زندہ ہے آپ نے اس کی ماں کو بلایا اور پوچھا یہ تیرا لڑکا ہے؟ اس نے کہا ہاں آپ نے کہا یہ بتا کہ اگر بہت سی آگ جلائی جائے اور تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو اس کی سفارش نہ کرے گی تو اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا تو تو کیا کرے گی اس نے کہا

---

۹۸ ؎ أخرجه الطبراني والبيهقي في شعب الإيمان وفي دلائل النبوة (منه).

سفارش کروں گی آپ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ کو اور ہمیں گواہ کر کے کہہ کہ میں اس لڑکے سے راضی ہوں .... اس نے کہا میں اس سے راضی ہوئی اور اس کی خطا معاف کی آپ نے لڑکے سے کہا پڑھ لاإله إلا اللّٰه اس نے فوراً کہا لاإله إلا اللّٰه پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے میری وجہ سے اس کو دوزخ سے نجات دی۔

کلمہ طیبہ کی برکات

(حدیث) عن طلحة وعمر رضی اللّٰه عنهما قالا سمعنا رسول اللّٰه ﷺ يقول إني لأعلم كلمة لايقولها رجل يحضره الموت إلا وجد روحه لها راحة حين تخرج من جسده وكانت له نورا يوم القيامة وفي لفظ إلا نفس اللّٰه عنه وأشرق له لونه ورأى ما يسره لاإله إلاالله. ۹۹ـ

(ترجمہ) روایت ہے طلحہ اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ہم نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر مرنے والا اس کو کہے تو اس کی روح بدن سے نکلتے وقت آرام پائے گی اور قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا اور مرتے وقت موت کی سختی دور کرے گا اور اس کو وہ چیز دکھائے گا جس سے خوش ہو جائے گا وہ کلمہ لاإله إلا اللّٰه ہے۔

کلمہ اخلاص سے مغفرت

(حدیث) عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه أن رسول اللّٰه ﷺ يقول حضر ملك الموت عليه السلام رجلايموت فشق اعضاء ه فلم يجده عمل خيرا ثم شق قلبه فلم يجدفيه خيرا ففك لحييه فوجد طرف لسانه لاصقابحنكه يقول لاإله إلا اللّٰه فغفر له بكلمة الإخلاص. ۱۰۰ـ

۹۹ـ أخرجه أبويعلى والحاكم بسند صحيح (منه)

۱۰۰ـ أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب المحتضرين والطبراني والبيهقي في شعب الايمان (منه) تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ۹: ۱۲۵ – المغني عن حمل الاسفار للعراقي ٤: ٤٥٠ – كنز العمال ۱۷۷۰ – اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۲۷۵.

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے ملک الموت ایک مرد کے پاس آئے اور اس کے بدن کو پھاڑ دیکھا کہ اس نے کوئی نیک عمل نہیں کیا ہے پھر اس کے دل کو پھاڑا اس میں بھی نیک عمل نہ پایا پھر اس کا منہ پھاڑ دیکھا کہ زبان ہلتی ہے اور لا الٰہ إلا اللہ کہتی ہے پھر اس میت کو اللہ نے بخشدیا اس کلمہ کے اخلاص کی برکت سے۔

ابو بکرؓ و عمرؓ کو گالیاں دینے والے کو کلمہ نصیب نہ ہوا

روایت ہے عبدالرحمٰن محاربی سے کہ ایک مرد کی وفات کا وقت آگیا لوگوں نے اس سے لاإله إلا الله پڑھنے کو کہا اس نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ میں اس قوم کے ساتھ رہا کرتا تھا جو مجھ کو حکم کرتی تھی کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دو۔ ۱۰۱

دوزخ کی آگ سے بچانے والا کلمہ

(حدیث) عن ابی هريرة وعن أبی سعید الخدری مرفوعامن قال عند موته لاإله إلا الله والله اكبر ولاحول ولاقوة الابالله العلى العظيم لاتطعمه النار ابدا. ۱۰۲

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص موت کے وقت کہے لاإله إلا الله والله اكبر ولاحول ولاقوة إلا بالله العلى العظيم تو اس کو دوزخ کی آگ کبھی نہ کھائے گی۔

شہید کا ثواب

(حدیث) عن سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال هل ادلكم على اسم الله الاعظم دعاء یونس علیه السلام لاإله الاانت سبحانك انى كنت من الظلمين فأيمامسلم دعا بها فى مرض موته اربعين مرة فمات

۱۰۱۔ أخرجه ابن عساكر (منه)

۱۰۲۔ أخرجه الطبرانی فی الاوسط (منه) المعجم الصغير للطبرانی ۱: ۸۶۔ تلخيص الحبير لابن حجر ۲: ۱۳۔ اتحاف السادة المتقين ۱: ۲۷۶.

فی مرضہ ذلک اعطی اجر شہید وان بریٔ بریٔ مغفور لہ ۔ ۱۰۳؎

(ترجمہ) روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ آپ نے فرمایا میں کیوں نہ بتاؤں تم لوگوں کو اسم اعظم حضرت یونس علیہ السلام کی دعا یعنی لاإلہ إلا انت سبحانک انی کنت من الظلمین جو مسلمان اپنے مرض موت میں چالیس بار اس کو پڑھے اور مرجائے تو شہید کا ثواب اس کو دیا جائے اور اگر اچھا ہو گیا تو بھی گناہوں سے پاک وصاف ہو گیا۔

یہ پڑھنے والا جنت میں داخل ہوگا

(حدیث) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سمعت عن رسول اللہ ﷺ کلمات من قالھن عند وفاتہ دخل الجنۃ لاإلہ إلا اللہ الحلیم الکریم ثلاث مرات الحمد للہ رب العلمین ثلاث مرات تبارک الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وھو علی کل شیٔ قدیر ۔ ۱۰۴؎

(ترجمہ) روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنے رسول اللہ ﷺ سے چند کلمات جو شخص مرتے وقت ان کو پڑھے گا جنت میں داخل ہوگا وہ کلمے یہ ہیں لاالہ الااللہ الحلیم الکریم تین بار اول الحمد للہ رب العلمین تین بار اور تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیء قدیر ۔

میت کی آنکھیں بند کردو

(حدیث) عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا حضرتم المیت فاغمضوا البصر فان البصر یتبع الروح وقولوا خیرا فان الملائکۃ تؤمن علی دعاء اھل البیت ۔ ۱۰۵؎

۱۰۳؎ أخرجہ الحاکم (منہ) ۱ : ۵۰۶ –اتحاف السادۃ المتقین ۱ : ۲۷۶ کنز العمال ۱۹۴۷ –الدر المنثور ۴ : ۳۳۴،

۱۰۴؎ أخرجہ ابن عساکر (منہ).

۱۰۵؎ اخرجہ الحاکم (منہ) اتحاف السادۃ المتقین ۱۰ : ۲۷۹– کنز العمال ۴۲۷۰٤.

(ترجمہ) روایت ہے شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم لوگ میت کے پاس جاؤ تو اس کی آنکھ بند کر دو اس واسطے کہ آنکھ موت کو جاتے ہوئے دیکھتی ہے اور اچھی بات کہو یعنی مردہ کے حق میں دعا کرو کیونکہ گھر والوں کی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

آنکھ بند کرتے وقت کی دعا

روایت ہے کہ بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنکھ بند کرتے وقت دعا پڑھے بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ۔ ۱۰۶؎

باب
ملک الموت اور انکے ساتھ والے فرشتوں کے بیان میں

ملک الموت کے ساتھی

فرمایا اللہ تعالیٰ نے حتی اذا جاء احد کم الموت توفته رسلنا وهم لایفرطون۔ (ترجمہ) یہاں تک کہ تم میں کسی کی موت آجاتی ہے تو لے لیتے ہیں اس کو ہمارے فرشتے اور یہ زیادتی نہیں کرتے۔

ملک الموت اور ان کے ساتھ والے فرشتوں کے بیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس سے ملک الموت کے مددگار فرشتے مراد ہیں۔ ۱۰۷؎

کونسے فرشتے روح قبض کرتے ہیں

ابوالشیخ نے کتاب العظمة میں روایت کیا ہے کہ وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ جو فرشتے انسان کے پاس آتے ہیں اور اس کی عمر لکھتے ہیں وہی اس کی روح قبض کرتے ہیں اور

۱۰۶؎ أخرجه المروزی (منه)

۱۰۷؎ رواه ابن ابی شیبه فی المصنف و ابن ابی حاتم (منه)

قبض کرنے کے بعد ملک الموت کو دیتے ہیں اور ملک الموت ان کے سردار ہیں۔

ملک الموت کو موت کیلئے کیوں مقرر کیا گیا

روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو جو فرشتے عرش اُٹھائے ہوئے ہیں ان میں سے ایک کو زمین کی طرف بھیجا کہ کچھ مٹی لائے جب مٹی لینے کا ارادہ کیا تو زمین نے کہا تجھ کو قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے تجھ کو بھیجا ہے کہ مجھ سے مٹی نہ لے کہ کل کے روز اس کو آگ میں جلنا ہوگا فرشتے نے یہ سن کر مٹی نہ لی جب پرور دگار کے پاس گیا تو پرور دگار نے پوچھا تم کو کس نے میرا حکم بجالانے سے باز رکھا فرشتے نے عرض کیا خداوندا اس زمین نے تیری قسم دی اس لئے میں مٹی نہیں لایا پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرشتہ زمین کی طرف بھیجا اس کو بھی زمین نے اسی طرح قسم دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کل فرشتوں کو ایک ایک کر کے بھیجا اور مٹی لانے سے سب عاجز رہے تب اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو بھیجا ملک الموت نے مٹی لینے کا ارادہ کیا تو زمین نے اسی طرح قسم دی ملک الموت نے کہا جس نے مجھ کو بھیجا ہے اس کا حکم بجالانا ضرور ہے پھر زمین کے ہر حصہ بھلے اور بُرے سے تھوڑی تھوڑی مٹی لے کر پرور دگار کے پاس حاضر ہوئے اور جنت کے پانی سے خمیر کر کے آدم کا بدن تیار کیا۔ ۱۰۸؎

زہری نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور کہا کہ اول فرشتہ اسرافیل تھے اور دوسرے فرشتے میکائیل۔ ۱۰۹؎

ابن مسعود اور بہت سے صحابہ نے کہا کہ اول فرشتہ جبرئیل میکائیل تھے۔ ۱۱۰؎

دنیا کا انتظام کرنے والے فرشتے

روایت ہے ابن سابط سے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کا انتظام چار فرشتوں جبرائیل و

۱۰۸؎ اخرجه ابن ابی حاتم . (منه)

۱۰۹؎ أخرجه أبو حذيفه اسحق بن بشر في كتاب المبتدأ . (منه)

۱۱۰؎ أخرجه ابن عساكر . (منه)

میکائیل واسرافیل وملک الموت کے حوالہ کیا ہے جبرئیل ہوا پر اور فرشتوں کی جماعت پر مقرر ہیں اور میکائیل پانی برسانے اور گھاس جمانے پر اور ملک الموت ارواح کے قبض کرنے پر مقرر ہیں اور اسرافیل علیہ السلام خدا کا حکم ان کے پاس پہنچاتے ہیں اور یہ لوگ موافق حکم کے دنیا کا انتظام کرتے ہیں۔

سدرۃ المنتہی

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الدرر الحسان میں روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے ایک درخت پیدا کیا ہے اس کے پتے تمام خلائق کی گنتی کے برابر ہیں اس کا نام شجرۃ المنتہی ہے جب کسی بندہ کی عمر ختم ہو جاتی ہے اور چالیس دن باقی رہ جاتے ہیں تو حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سامنے اس کا ایک پتا گرتا ہے اس پر نام اس بندہ کا لکھا ہوتا ہے اس وقت سے تمام فرشتے اس کو مردہ کہتے ہیں اور وہ دنیا میں چالیس دن تک زندہ رہتا ہے پس اگر وہ نیک بخت ہے تو ملک الموت اس کے نام کے گرد نورانی لکیر دیکھتا ہے جب چالیس ۴۰ دن پورے ہو جاتے ہیں تو ملک الموت اس کے پاس آتا ہے اور اس کے سامنے بیٹھتا ہے اس وقت مریض اپنی بیماری کی تکلیف میں رہتا ہے جب ملک الموت کو دیکھتا ہے تو گھبرا کر پوچھتا ہے تم کون شخص ہو اور تمہارا کیا ارادہ ہے وہ کہتا ہے میں ملک الموت ہوں تیری روح قبض کرنے کا مجھ کو حکم ہوا ہے یہ سن کر منہ پھیر لیتا ہے اور آنکھیں پتھرا جاتی ہیں ملک الموت کہتا ہے تو مجھ کو نہیں پہچانتا میں وہ ہوں کہ تیری اولاد اور تیرے ماں باپ کی روح قبض کی ہے آج تیری روح قبض کروں گا اور تو دیکھ لے گا اپنی اولاد اقارب کو میں وہ موت ہوں کہ اگلے لوگوں کو فنا کر چکا ہوں وہ لوگ تجھ سے زیادہ مال اور اولاد اور قوت رکھتے تھے تو نے دنیا کو کیسا پایا اور اس کا حال کیسا دیکھا۔ بندہ کہتا ہے میں نے دنیا کو بے وفا اور مکار پایا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنیا اس کے پاس آوے گی اور کہے گی اے نافرمان تو نے اپنے رب کی کس قدر نافرمانی کی اور کس قدر تو نے گناہ کیا تو نے نصیحت کی بہت باتیں سنیں لیکن تو نے جانا کہ تم دنیا

میں ہمیشہ رہیں گے۔یاد رکھو کہ میں تجھ سے اور تیرے اعمال سے بیزار ہوں پھر اس کا مال اس کے سامنے آئے گا اور کہے گا اے نافرمان تو نے ناحق طریقہ سے مجھ کو حاصل کیا اگر تو غریب اور مسکین پر خرچ کرتا تو آج تیرے کام آتا۔

موت کے وقت چار فرشتے آتے ہیں

روایت ہے کہ جب آدمی کی زبان بند ہو جاتی ہے تو چار فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور سلام کرتے ہیں پہلا فرشتہ آتا ہے تو بعد سلام کے کہتا ہے اے بندے اللہ کے میں تیری روزی پر موکل تھا میں نے تمام زمین پر پورب سے پچھم تک تلاش کیا مگر تیری روزی کا ایک لقمہ بھی کہیں نہ پایا۔ پھر دوسرا فرشتہ آتا ہے اور سلام کے بعد کہتا ہے اے بندے اللہ کے میں تیرے پانی پر موکل تھا میں نے تمام زمین پر پورب سے پچھم تک تلاش کیا مگر تیرے پینے کو ایک قطرہ پانی کہیں نہ پایا پھر تیسرا فرشتہ آتا ہے اور سلام کے بعد کہتا ہے اے بندے اللہ کے میں تیری سانس پر موکل تھا میں نے تمام زمین پر پورب سے پچھم تک تلاش کیا مگر تیرے واسطے ایک سانس بھی کہیں نہ پایا۔ پھر چوتھا فرشتہ آتا ہے اور سلام کے بعد کہتا ہے اے بندے اللہ کے میں تیری عمر پر موکل تھا میں نے تمام زمین پورب سے پچھم تک تلاش کیا مگر تیری عمر کا ایک حصہ بھی نہیں پایا۔ اس کے بعد نامہ اعمال لکھنے والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور سلام کے بعد کہتے ہیں اے بندے اللہ کے ہم تیرے اعمال لکھنے پر موکل تھے اور نامہ اعمال اس کو دکھائیں گے اور کہیں گے دیکھ یہ تیرا نامہ اعمال ہے اس وقت میت کی آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور داہنے بائیں دیکھتا ہے اور نامہ اعمال پڑھنے سے ڈرتا ہے اس کے بعد ملک الموت اس کی روح قبض کرتے ہیں۔

ملک الموت کے معاون فرشتے

روایت ہے ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ ملک الموت تنہا سب کی روح قبض کرتے ہیں یا ان کے ساتھ اور فرشتے بھی کام میں

شریک ہیں فرمایا قبض روح کا کام انہیں کے حوالے ہے لیکن اس کام پر ان کے ساتھ بہت سے فرشتے مدد کے واسطے دیئے گئے ہیں اور ملک الموت سب کے سردار ہیں ان کا ہر قدم دنیا کے پورب اور پچھم کے برابر ہے پھر ربیع بن انس رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا مومنین کی ارواح کہاں رہتی ہیں فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ ۱۱۱۔

میت کیلئے مغفرت کی دعا کرنے والے فرشتے

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ بہت سے فرشتے ملک الموت کے ساتھ ہوتے ہیں جو میت کی روح قبض کرنے کے وقت آتے ہیں ان میں سے بعض فرشتے روح کو لے جاتے ہیں اور بعض فرشتے میت پر دعا کرنے والوں کے ساتھ آمین کہتے ہیں اور بعض میت کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں جب تک اس پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ ۱۱۲۔

اہل میت اور ملک الموت

(حدیث) عن الحارث بن الخزرج عن ابیه قال سمعت رسول اللهﷺ یقول ونظر الی ملك الموت عند راس رجل من الانصار فقال یاملك الموت ارفق بصاحبی فانه مؤمن فقال ملك الموت طب نفسا وقرعینا واعلم انی بكل مؤمن رفیق واعلم یامحمد انی لاقبض روح ابن آدم فاذاصرخ صارخ قمت فی الدار ومعی روحه فقلت ماهذا الصارخ والله ماظلمناه ولاسبقنا اجله ولا استعجلنا قدره ومالنا فی قبضه من ذنب فان ترضوالما صنع الله تؤجروا وان تسخطواو تأثموا وتؤزروا وان لناعندكم عودة بعد عودة فالحذر الحذر ومامن اهل بیت شعر ولامدر برولافاجر سهل ولاجبل الا انا تصفحهم فی كل یوم ولیلة حتی لأنا اعرف بصغیرهم وكبیر هم منهم بانفسهم والله لواردت ان اقبض روح بعوضة ماقدرت علی ذلك حتی یكون الله هویاذن بقبضها. ۱۱۳۔

۱۱۱۔ أخرجه ابو الشیخ ابن حبان فی كتاب العظمة (منه)

۱۱۲۔ أخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

۱۱۳۔ أخرجه الطبرانی فی الكبیر وابو نعیم وابن منده كلاهما فی الصحابة من

(ترجمہ) روایت ہے خزرج رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ میں نے ایک انصاری کے سر کے پاس ملک الموت کو دیکھا میں نے ان سے کہا اے ملک الموت میرے ساتھی پر آسانی کرنا وہ مومن ہے ملک الموت نے کہا آپ اطمینان رکھیں اور خوش ہوں میں ہر مومن کے ساتھ آسانی کرتا ہوں۔ میں جب ابن آدم کی روح قبض کرتا ہوں اور اس کے گھر والے روتے ہیں تو میں روح کو لے کر گھر میں کہتا ہوں تم لوگ کیوں روتے ہو قسم ہے پروردگار کی ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا اور وقت سے پہلے اس کی جان کو قبض نہیں کیا روح قبض کرنے میں ہم نے گناہ نہیں گیا اگر تم لوگ اللہ کے حکم پر صبر کرو گے تو ثواب پاؤ گے اور اگر بے صبری کرو گے تو گنہگار ہو گے ہم تمہارے یہاں پھر آویں گے اور پھر آویں گے چپ رہو چپ رہو اور گھر والوں کو نیک کار ہو یا بد کار زمین میں رہتا ہو یا پہاڑ پر ہر رات اور ہر دن میں تلاش کرتا ہوں اور میں ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ لوگ اپنے کو ایسا نہ پہچانتے ہوں گے قسم خدا کی اگر میں ایک مچھر کی روح قبض کرنا چاہتا ہوں تو مجھ کو اس کی طاقت نہیں جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو۔

نمازی کی موت آسان

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ملک الموت سب لوگوں میں نمازی تلاش کرتے ہیں اور جب موت کے وقت روح قبض کرنے آتے ہیں تو اگر میت نمازی ہے تو شیطان کو جو اس کے پاس ہے دفع کرتے ہیں اور ایسی مشکل کے وقت میں اس کو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھاتے ہیں اس کے بعد روح قبض کرتے ہیں۔

روزانہ تین بار ملک الموت ہر گھر پر نگاہ کرتے ہیں

روایت ہے حسن سے کہ زمین پر جس قدر مکان ہیں ہر ایک مکان والے کو روزانہ

طریق جعفر بن محمد عن ابیہ (منہ). المعجم الکبیر للطبرانی ٤:٢٦١- مجمع الزوائد ٢:٣٢- کنز العمال ٤٢٨١٠-تفسیر ابن کثیر ٦:٣٢٣- الدرالمنثور ٥:١٧٣- البدایة والنهایة لابن کثیر ١:٤٧- تاریخ جرجان للسهمی:٧١.

تین بار ملک الموت تلاش کرتے ہیں جس کو دیکھتے ہیں کہ اس کی روزی ختم ہو گئی ہے اور عمر کی مدت پوری ہو چکی ہے اس کی روح قبض کرتے ہیں پھر جب گھر والے روتے چلاتے ہیں تو ملک الموت دروازہ پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تمہارے ساتھ کوئی گناہ نہیں کیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابعدار ہیں قسم خدا کی ہم نے اس کی روزی کو نہیں چھین لیا اس کی عمر نہیں گھٹائی ہم پھر تمہارے پاس آویں گے اور پھر آویں گے یہاں تک کہ تم میں کسی کو جیتا نہ چھوڑیں گے۔ حسن کہتے ہیں خدا کی قسم اگر گھر والے ان کو دیکھتے اور ان کا کلام سنتے تو اپنے مردہ کو بھول جاتے اور اپنی حالت پر روتے۔ ۱۱۴ـ

مؤمن سختی پر نرمی

روایت ہے میمون سے کہ مطلّب بن عبداللہ بن حنطب جب بیمار ہوئے تو ہم لوگ ان کو دیکھنے گئے اس وقت ان پر موت کی سختی تھی بے ہوش ہو گئے تھے ہم لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اے اللہ اس پر موت کی سختی آسان کر یہ شخص ایسا تھا اور ایسا تھا اس کی چند نیکیاں بیان کیں اس کو ہوش ہو گیا اور پوچھا کس نے یہ کلمہ کہا لوگوں نے کہا اس شخص نے اس نے کہا ملک الموت کہتے ہیں کہ ہر مؤمن سختی پر نرمی اور آسانی کرتا ہوں یہ کہہ کر انتقال کیا۔ ۱۱۵ـ

مؤمن اور کافر کیلئے ملک الموت کی شکلیں

روایت ہے عبید بن عمیر سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک روز اپنے مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک مرد خوبصورت گھر کے اندر موجود ہے آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندے بغیر میرے حکم کے تجھے کس نے میرے گھر میں آنے کی اجازت دی اس نے کہا اس گھر کے مالک نے آپ نے فرمایا بے شک گھر کا مالک اجازت دینے کے لائق ہے تو کون ہے کہا میں ملک الموت ہوں آپ نے فرمایا ملک الموت کی جو صفت میں جانتا ہوں اس کو تم میں نہیں دیکھتا ہوں کہا آپ اپنا

۱۱۴ـ أخرجه ابن أبی الدنیا و أبو الشیخ (منه).

۱۱۵ـ أخرجه الزبیر بن بکار و ابن عساکر من طرق (منه)

منہ دوسری طرف پھیر لیں آپ نے منہ پھیر کر دیکھا تو سر میں سامنے آنکھ ہے اور سر کے پیچھے بھی آنکھ ہے اور بدن کا تمام بال مثل نیزہ کی نوک کے کھڑا ہے پس آپ نے اس صورت سے پناہ مانگی اور فرمایا پہلی صورت میں ہو جاؤ وہ پہلی صورت میں آگئے اور کہا اے ابراہیم جب اللہ تعالیٰ مجھ کو اس بندہ کی طرف بھیجتا ہے جو اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے تو پہلی صورت میں جاتا ہوں۔ ۱۱۶؎

ملک الموت کی حضرت ابراہیم سے ملاقات کی حکایت

روایت ہے ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل اور دوست بنایا تو ملک الموت نے پروردگار سے عرض کیا کہ مجھ کو اجازت ملے تو یہ خوشخبری ابراہیم کو جا کر سناؤں پروردگار نے اجازت دی ملک الموت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور خوشخبری سنائی آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر فرمایا اے ملک الموت مجھے دکھادو کہ کفار کی ارواح کو تم کس طرح قبض کرتے ہو ملک الموت نے کہا آپ دیکھنے کی طاقت نہیں رکھیں گے آپ نے فرمایا ہاں مگر کچھ تو دکھاؤ کہا آپ اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیں آپ نے منہ پھیر لیا پھر دیکھا کہ ایک سیاہ مرد ہے اس کا سر آسمان سے ملا ہے اس کے منہ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے اور بدن پر جس قدر بال ہیں سب آدمی کی صورت میں ہیں اور سب کے منہ اور کان سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے یہ دیکھ کر حضرت بے ہوش ہو گئے اور ملک الموت نے اپنی پہلی صورت بدل لی جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا اے ملک الموت اگر کافر موت کی سختی نہ اٹھاتا اور صرف تمہاری صورت دیکھ لیتا تو اسی قدر اس کو کافی ہوتا پھر آپ نے فرمایا اے ملک الموت مجھے دکھادو کہ مومنوں کی ارواح کس طرح قبض کرتے ہو کہا آپ اپنا منہ پھیر لیں جب آپ نے چہرہ پھیر لیا دیکھا کہ ایک جوان نہایت خوبصورت چہرہ والا ہے اس سے اچھی خوشبو آتی ہے سفید لباس ہے آپ نے فرمایا اے ملک الموت اگر مومن مرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرامت کے بدلے تمہاری صورت دیکھتا تو اسی قدر اس کو کافی ہوتا۔ ۱۱۷؎

۱۱۶؎ أخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

۱۱۷؎ أخرجه ابن أبی الدنیا (منه)

ملک الموت اطراف عالم میں پھیلی ہوئی روحیں کیسے نکالتا ہے

روایت ہے اشعث بن سلیم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا (جس کا نام عزرائیل ہے اور اس کی دو آنکھیں چہرے میں ہیں اور دو گدی میں) تم کس طرح قبض کرتے ہو ارواح کو جب کہ ایک روح دنیا کے پورب زمین میں ہو اور ایک دنیا کی پچھم زمین میں اور جب کہ کسی شہر میں وبا ہوا ہو اور جب کہ لڑائی میں دونوں طرف کے لشکر میں قتل و خونریزی شروع ہو ملک الموت نے کہا اللہ کے حکم سے ارواح کو میں پکارتا ہوں تو وہ میری دو انگلیوں کے درمیان میں آجاتی ہیں اور زمین سمیٹ کر میرے سامنے ایک طشت کے برابر کر دی جاتی ہے تو میں جہاں سے چاہتا ہوں ارواح کو قبض کرتا ہوں۔ ۱۱۸؎

ملک الموت کی مختلف اموات پر قدرت

روایت ہے حکم سے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کہ تم ہر جاندار کی روح قبض کرتے ہو اس وقت تم میرے پاس ہو اور جاندار تمام زمین میں مختلف جگہ اور متفرق مقام میں ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو میرا تابعدار کر دیا ہے جیسے طشت کسی کے سامنے رکھ دیا جائے اور طشت کے اندر کی چیز جس طرف سے چاہے لے لے اسی طرح دنیا میرے سامنے ہے۔ ۱۱۹؎

ملک الموت کے سامنے عمروں کا تختہ ہے

روایت ہے شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ملک الموت بیٹھے رہتے ہیں اور دنیا ان کے سامنے ہے اور جس تختہ پر آدمی کی عمر لکھی جاتی ہے وہ ان کے آگے ہے اور بہت سے فرشتے ان کے پاس کھڑے ہیں اور ملک الموت ہر وقت اس تختہ کو دیکھتے رہتے ہیں جس بندے کی عمر ختم ہو جاتی ہے تو فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ

۱۱۸؎ أخرجه ابن أبي الدنيا ابو الشيخ (منه)

۱۱۹؎ أخرجه ابن ابي الدنيا من طريق الحسن (منه)

اس کی روح قبض کرلو۔ ۱۲۰؎

ملک الموت کی قدرت

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ملک الموت تمام دنیا پر ایسی قدرت رکھتے ہیں جیسے ہر شخص اپنے ہاتھ پر اور ان کے پاس ایک جماعت رحمت کے فرشتوں کی رہتی ہے اور ایک جماعت عذاب کے فرشتوں کی پس جب نیک کار کی روح قبض کرتے ہیں تو رحمت کے فرشتوں کے حوالہ کرتے ہیں۔ ایسی ہی روایت ہے ابو المثنیٰ سے بھی جسے ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ نے روایت کیا ہے۔ ۱۲۱؎

حضرت سلیمان کی مجلس کے ایک شخص کی موت کی حکایت

روایت ہے خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ملک الموت ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام کی مجلس میں آئے اور ایک شخص کی طرف تعجب سے کچھ دیر تک دیکھتے رہے جب ملک الموت چلے گئے تو اس نے حضرت سلیمان سے پوچھا یہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا ملک الموت اس نے کہا وہ میری طرف اس طرح دیکھتے تھے کہ گویا میری روح قبض کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا مجھے ہندستان میں پہنچا دیجئے آپ نے ہوا کو حکم دیا کہ اس کو اٹھا کر ہندوستان میں رکھ دے ہوا نے اس کو ہندوستان میں پہنچا دیا پھر ملک الموت حضرت سلیمان کے پاس آئے آپ نے پوچھا تم کیوں اس شخص کو غور سے دیکھتے تھے کہا مجھے تعجب اس بات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم میرے پاس پہنچا ہے کہ اس کی روح ہندوستان میں قبض کرو اور یہ آپ کے پاس بیٹھا ہے۔ ۱۲۲؎

موت کا وقت پہلے سے ملک الموت بھی نہیں جانتا

روایت ہے خیثمہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملک

۱۲۰؎ أخرجه ابن ابی الدنیا و ابو الشیخ و ابو نعیم (منه)

۱۲۱؎ أخرجه جویبر فی تفسیره عن الکلبی عن مجاهد (منه)

الموت سے فرمایا جب میری موت کا وقت قریب ہو تو پہلے سے مجھ کو خبر دینا ملک الموت نے کہا آپ سے زیادہ میں نہیں جانتا جس طرح آپ کو موت کے وقت کی خبر نہیں مجھ کو بھی خبر نہیں جب عرش کے نیچے سے مجھ کو کاغذ ملتا ہے اس وقت جس کا نام اس میں لکھا رہتا ہے اس کی روح قبض کرتا ہوں۔ ایسی ہی روایت ہے عمر سے امام احمد کی کتاب الزھد میں اور ابن ابی الدنیا نے بھی نقل کی ہے۔ ۱۲۳ـ

اور ابن جریج سے روایت ہے کہ پروردگار کی طرف سے حکم ہوتا ہے کہ فلاں کی روح فلاں وقت قبض کرلو۔

حضرت ادریس علیہ السلام کی وفات

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک فرشتہ نے پروردگار سے حکم چاہا کہ میں ادریس پیغمبر کی ملاقات کروں جب اس کو اجازت ملی تو حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آئے اور سلام کیا آپ نے پوچھا تم کو ملک الموت سے ملاقات ہوتی ہے کہا وہ میرے دوست ہیں آپ نے فرمایا تم ان کے ذریعہ سے مجھ کو کچھ نفع پہنچا سکتے ہو کہا کہ موت کے وقت کی کمی بیشی میں کچھ نفع نہیں پہنچا سکتا لیکن ان سے گفتگو کروں گا کہ آپ کو موت کے وقت آسانی کریں پھر فرشتہ نے کہا آپ میرے بازو پر سوار ہوں آپ سوار ہو گئے فرشتہ اڑا اور ساتویں آسمان کے اوپر لے کر ملک الموت سے ملاقات کی اور کہا آپ سے مجھ کو کچھ کہنا ہے ملک الموت نے کہا میں جانتا ہوں کہ ادریس علیہ السلام کے بارے میں کہو گے ان کا نام زندوں کے دفتر سے مٹا دیا گیا ہے اور اب ان کی عمر پلک مارنے کے آدھا حصہ باقی ہے اسی وقت فرشتہ کے بازو میں حضرت ادریس علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ ۱۲۴ـ

۱۲۲ـ أخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف قال حدثنا نمیر عن الاعمش (منه)

۱۲۳ـ أخرجه ابن عساکر (منه)

لوگ پہلے کس طرح مرتے تھے؟

روایت ہے ابو الشعثاء جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے کہ پہلے زمانہ میں ملک الموت ناگاہ آکر روح قبض کرتے تھے آدمیوں کو کسی قسم کی بیماری نہ ہوتی تھی لوگوں نے ملک الموت کو گالیاں دینی شروع کیں اور لعنت کرنے لگے ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی تب اللہ تعالیٰ نے بیماری کو پیدا کیا اور سب لوگ بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے لگے اور ملک الموت کو بھول گئے اور کہنے لگے کہ فلاں بیماری میں انتقال کیا۔ ۱۲۵؎

حضرت موسیٰ کی وفات کی حکایات

(حدیث) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال كان ملك الموت ياتی الناس عيانا فاتی موسیٰ فلطمه ففقأ عينه فاتی ربه فقال يا رب عبدك موسی فقأ عينی ولولا كرامته عليك لشققت عليه قال له اذهب الی عبدی فقل له فليضع يده علی جلد ثور فله بكل شعرة وارت يده سنة فاتاه فقال مابعدهذا قال الموت قال فالآن قال فشمه فقبض روحه وردالله اليه عينه فكان ياتی بعد الناس خفية. ۱۲۶؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ ملک الموت پہلے آدمی کی صورت میں لوگوں کے پاس آتے اور روح قبض کرتے تھے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ بہت غصہ والے پیغمبر تھے ملک الموت کو گھونسا مارا ایک آنکھ ان کی جاتی رہی ملک الموت نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ اللہ تیرے بندہ موسیٰ نے میری آنکھ اندھی کر دی اگر تو نے ان کو اپنی بزرگی عطا نہ فرمائی ہوتی تو میں بھی ان پر تکلیف ڈالتا حکم ہوا کہ میرے بندہ

۱۲۴؎ أخرجه ابن ابی الدنيا (منه)

۱۲۵؎ أخرجه المروزی وابن ابی الدنيا وأبو الشيخ (منه)

۱۲۶؎ أخرجه احمد والبزار والحاكم وصححه (منه). مسند احمد بن حنبل ۲: ۵۳۳ – مجمع الزوائد ۸: ۲۰۴ – البداية والنهاية ۱: ۳۱۹.

موسیٰ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر وہ ابھی زندہ رہنا چاہتے ہوں تو ایک گائے کے پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیں جس قدر بال ان کے ہاتھ کے نیچے ہوں گے اتنے برس دنیا میں زندہ رکھوں گا ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اللہ تعالیٰ کا حکم سنایا آپ نے فرمایا اس کے بعد کیا ہوگا کہا پھر موت ہے آپ نے فرمایا تو ابھی قبض کرو ملک الموت نے آپ کو سونگھا اور روح کو قبض کیا اللہ تعالیٰ نے آنکھ درست کر دی اس واقعہ کے بعد سے ملک الموت چھپ کر آنے لگے۔

حضرت داودؑ کی وفات کی حکایت

(حدیث) عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ ان رسول اللّٰہ قال کان داود علیہ السلام فیہ غیرۃ شدیدۃ فکان اذا خرج اغلقت الابواب فلم یدخل علی اھلہ احدحتی یرجع فخرج ذات یوم ورجع واذا فی الدار رجل قائم فقال لہ من انت قال انا الذی لا اھاب الملوک ولایمنع عنی الحجاب قال داود انت واللّٰہ اذا ملک الموت مرحبا بامر اللّٰہ فزمل داود مکانہ فقبضت نفسہ. ۱۲۷؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حضرت داودؑ نہایت شرم و حیا والے تھے جب باہر جاتے تو دروازہ بند کر دیتے تھے ایک دن گھر سے دروازہ بند کر کے نکلے جب واپس آئے اور دروازہ کھولا تو دیکھا کہ گھر کے اندر ایک شخص کھڑا ہے آپ نے پوچھا تو کون ہے کہا میں وہ شخص ہوں کہ بادشاہوں سے نہیں ڈرتا اور دربان مجھ کو اندر جانے سے نہیں روک سکتے آپ نے فرمایا قسم خدا کی تم ملک الموت ہو مبارک ہو تم اللہ تعالیٰ کا حکم لائے ہو یہ کہہ کر اسی جگہ چادر اوڑھ کر لیٹ گئے اور ملک الموت نے آپ کی روح قبض کی۔

۱۲۷؎ أخرجہ احمد (منہ)- مجمع الزوائد ۸:۲۰۶- کنز العمال ۳۲۳۲ -اتحاف السادۃ المتقین ۱۰:۲۶٤- البدایۃ والنہایۃ ۲:۱۷- تفسیر ابن کثیر ٦:۱۹- الحبائک فی الملائک ۳۹-

آنحضرت ﷺ کی وفات

(حدیث) عن الحسین رضی اللہ عنہ ان جبریل ھبط علی النبی ﷺ یوم موتہ فقال کیف تجدک قال اجدنی یا جبریل مغموما واجدنی مکروبافاستاذن ملک الموت علی الباب فقال جبریل یا محمد ھذا ملک الموت یستاذن علیک ماستأذن علی آدمی قبلک ولایستاذن علی آدمی بعدک قال ائذن لہ فأذن لہ فاقبل حتی وقف بین یدیہ فقال ان اللہ ارسلنی الیک وامرنی ان اطیعک ان امرتنی ان اقبض نفسک قبضتھا وان کرھت ترکتھا قال وتفعل یاملک الموت قال نعم بذلک امرت فقال لہ جبریل ان اللہ قداشتاق الی لقائک فقال رسول اللہ امض لما امرت بہ۔ ۱۲۸ے

(ترجمہ) روایت ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مرض الموت میں جبرئیل علیہ السلام حال دریافت کرنے کے لئے نازل ہوئے اور پوچھا آپ کا مزاج کیسا ہے فرمایا اے جبرئیل مرض کی تکلیف زیادہ ہے اس درمیان میں ملک الموت نے دروازے پر آواز دی اور اندر آنے کی اجازت طلب کی جبرئیل نے کہا اے محمد یہ ملک الموت ہیں آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کرتے ہیں اس سے پہلے کسی سے اجازت نہ چاہی اور آپ کے بعد بھی کسی سے اجازت نہ چاہیں گے آپ نے فرمایا اندر آنے کی اجازت دو جبرائیل نے اجازت دی ملک الموت سامنے آکر کھڑے ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ آپ کی تابعداری کروں پس اگر آپ اجازت دیں کہ میں آپ کی روح قبض کروں تو قبض کروں گا اور اگر اجازت نہ

۱۲۸ے أخرجه الطبرانی (منه) فی المعجم الکبیر ۳: ۱۳۹ – اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۲۹۵،۲۹۶ –کنز العمال ۱۸۸۲۵– بدائع المنن للساعاتی ۱۸۲۰– الطبقات الکبری لا بن سعد ۲: ۲: ۴۸ – دلائل النبوة للبیهقی ۷: ۲۱۱،۲۶۷.

دیں تو قبض نہ کروں تو آپ نے فرمایا اے ملک الموت کیا تم ایسا کرو گے کہا ہاں یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا ہے پھر جبرئیل نے آپ سے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے ملک الموت اللہ کے حکم کی تعمیل کرو ملک الموت نے آپ کی روح قبض کی۔

ہر گھر میں ملک الموت پانچ بار دیکھتا ہے

روایت ہے عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے کہ کوئی ایسا گھر نہیں ہے کہ ملک الموت ہر روز پانچ بار لوگوں کو تلاش نہ کرتے ہوں کہ ان میں کوئی ایسا ہے جس کی روح قبض کروں کعب سے بھی ابن ابی حاتم نے روایت کی ہے کہ ہر گھر کے دروازہ پر ملک الموت کھڑے ہو کر سات بار نظر کرتے ہیں کہ کوئی ایسا ہے جس کی روح قبض کروں۔ ۱۲۹۔

ملک الموت لوگوں کو ہر گھڑی دیکھتے ہیں

ثابت بنانی روایت کرتے ہیں کہ رات و دن چوبیس گھنٹہ کا ہوتا ہے کہ کوئی گھڑی ایسی نہیں گذرتی کہ ملک الموت لوگوں پر گزر نہ کرتے ہوں پھر اگر قبض روح کا حکم ہوا ہے تو قبض کرتے ہیں نہیں تو چلے جاتے ہیں۔ ۱۳۰۔

ملک الموت ہر چہرہ کو ستر بار دیکھتے ہیں

ابن نجار نے [illegible] جعفر [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] روایت کی ہے کہ ملک الموت روزانہ ہر آدمی کے چہرہ کو ستر بار دیکھتے ہیں اور جس کی روح قبض کرنے کے واسطے آتے ہیں اور وہ ہنستا ہے تو کہتے ہیں بائے تعجب میں اس کی روح قبض کروں گا اور یہ ہنستا ہے۔ ۱۳۱۔

۱۲۹۔ أخرجه احمد في الزهد و سعيد بن منصور (منه)

۱۳۰۔ أخرجه أبو نعيم (منه)

۱۳۱۔ أخرجه ابو الفضل الطوسي في كتاب عيون الأخبار بسنده من طريق ابراهيم (منه)

ملک الموت کن کی ارواح قبض کرتا ہے

(حدیث) عن ابی امامة رضی اللّٰہ عنہ سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول ان اللّٰہ و کل ملک الموت بقبض الارواح الاشھداء البحرفان اللّٰہ یتولی قبض ارواحھم۔ ۱۳۲۔

(ترجمہ) روایت ہے ابی امامۃ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو تمام ارواح کے قبض کرنے پر مقرر کیا ہے سوائے شہداء بحر کے کہ اللہ تعالیٰ خود ان کی ارواح قبض کرتا ہے۔ شہداء بحر وہ لوگ ہیں جو حج کرنے کے واسطے سمندر کی راہ سے روانہ ہوئے اور راستہ میں ان کا انتقال ہوا۔

کافر اور مومن کی قبر کی حالتیں

(حدیث) عن البراء عازب رضی اللّٰہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللّٰہ ﷺ فی جنازة رجل من الانصار فا نتھینا الی القبر ولمنا یلحد فجلس رسول اللّٰہ ﷺ وجلسنا حولہ وکان علی رؤسنا الطیر وفی یدہ عودینکت بہ فی الارض فرفع راسہ فقال استعیذوا باللّٰہ من عذاب القبر مرتین اوثلاثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطا ع من الدنیا واقبال من الآخرة نزل الیہ ملائکة من السماء بیض الوجوہ کان وجوھھم الشمس معھم اکفان من الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتی یجلسوا منہ مدالبصر ثم یجئ ملک الموت حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتھا النفس المطمئنة اخرجی الی مغفرة من اللّٰہ ورضوان قال فتخرج تسیل کماتسیل القطرة من فی السقاء وان کنتم ترون غیر ذلک فیا خذھافاذا اخذھا لم یدعوھا فی یدہ طرفة عین حتی یاخذ وھا فیجعلوھا فی ذلک الکفن وفی ذلک الحنوط فیخرج منھا کا طیب نفحة مسک وجدت علی وجہ الارض فیصعدون بھا فلا یمرون علی

۱۳۲۔ اخرجہ ابن ماجہ (منہ)

ملأمن الملائكة الاقالواما هذا الروح الطيب فيقولون فلان بن فلان باحسن اسمائه التي كانوا يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوابها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التي تليها حتى ينتهى بها الى السماء السابعة فيقول الله تعالى اكتبوا كتاب عبدى في عليين واعيد ولا الى الارض فانى منها خلقتهم وفيها أعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى فتعاد روحه في جسده فيا تيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربى الله فيقولان له مادينك فيقول دينى الاسلام فيقولان له ماهذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هو رسول الله فيقولان له وما علمك فيقول قرات كتاب الله فآمنت به وصدقت فينا دى مناد من السماء ان صدق عبدى فافرشواله من الجنة والبسوه من الجنة وافتحواله بابا الى الجنة فيا تيه من روحها وطيبها ويفسح له في قبره مدبصره وياتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب طيب الرائحة فيقول ابشر بالذى يسرك هذا يومك الذى كنت توعد به فيقول له من انت فوجهك الوجه الذى يجى بالخير فيقول انا عملك الصالح فيقول رب أقم الساعة رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتى ارجع الى اهلى ومالى قال وان العبد الكافر اذا كان فى انقطاع من الدنياو اقبال من الآخرة نزل اليه من السماء ملائكة سودالوجوه معهم المسوح فيجلسون منه مدالبصر ثم يجيء ملك الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الخبيثة اخرجى الى سخط من الله وغضب فتتفرق في جسده فينتزعها كما ينتزع السفود من الصوف المبلول فيا خذها فاذا اخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى يجعلوهافي تلك المسوح ويخرج منها كانتن ريح جيفة وجدت على وجه الارض فيصعدون بهافلايمرون بها على ملأمن الملائكة الاقالواماهذالروح الخبيثة فيقولون فلان بن فلان با قبح اسمائه التى

كان يسمى بهافى الدنيا حتى ينتهى بها الى السماء الدنيا فيستفتح فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله ﷺ ﴿لا تفتح لهم ابواب السماء﴾ فيقول الله عزوجل اكتبوا كتابه فى سجين فى الارض السفلى فتطرح روحه طرحاثم قرأرسول الله ﷺ ﴿ومن يشرك بالله فكأ نما خرمن السماء فتخطفه الطيراو تهوى به الريح فى مكان سحيق﴾ فيعادروحه فى جسده وياتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له مادينك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ماهذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه لاادرى- فينا دى مناد من السماء ان كذب عبدى فافرشوا له من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى النار فياتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه و ياتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بالذى يسوئك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه الذى يجيء بالشر فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة. ۱۳۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری مرد کے جنازہ کے لئے روانہ ہوئے اور قبرستان میں پہنچے اور اب تک لاش قبر میں نہیں اتاری گئی تھی پس رسول اللہ ﷺ بیٹھے

۱۳۳ـ أخرجه احمد وابن ابى شيبه فى المصنف والطيا لسى وعبدالله فى مسنديهما وهناد بن السرى فى الزهد وابو داود فى سننه والحاكم فى المستدرك وابن جرير وابن ابى حاتم والبيهقى فى كتاب عذاب القبر وغيرهم من طرق صحيحة-(منه) سنن ابى داود ٤٧٥٣ - سنن الترمذى ٣٦٠٤ مشكوة المصابيح ١٦٣٠- الشريعة للآجرى ٣٦٣- مجمع الزوائد ٣: ٤٩، ٥٦- اتحاف السادة المتقين ١٠: ٤٠٠-حلية الاولياء ٨: ١١٨-كنز العمال ٤٢٥١١، ٤٢٥١٢، ٤٢٩٣٦-تفسير ابن كثير ٣: ٤٠٨- الدر المنثور ٣: ٨٣، ٤: ٨٧- موارد الظمآن للهيثمى ٧٨٧ الكامل فى الضعفاء لابن عدى ٣: ١٠٤٤- السنة لابن ابى عاصم -٢: ٤٢٤.

ہم لوگ بھی آپ کے گرد سر جھکائے بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اس سے زمین کریدتے تھے پھر آپ نے سر اٹھایا اور دوبار یا تین بار فرمایا کہ اللہ کے ساتھ پناہ مانگو عذاب قبر سے پھر فرمایا جب مؤمن دنیا سے گزرتا ہے اور آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو آسمان سے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں ان کے چہرے آفتاب کے مثل سفید اور نورانی ہوتے ہیں اپنے ساتھ جنت سے کفن اور خوشبو لاتے ہیں اور اس کے سامنے جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں اے پاک نفس بدن سے باہر آ اور اپنے پروردگار کی طرف روانہ ہو پس روح ایسی آسانی سے نکل آتی ہے جیسے مشک سے پانی کا قطرہ ٹپکتا ہے (چاہے تم کو اس کے خلاف کچھ اور نظر آتا ہو یعنی ظاہراً اس کو تکلیف و کرب میں دیکھتے ہو) اور ملک الموت روح کو لیتے ہیں اور فوراً فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور جنت کا کفن پہناتے ہیں اور جنت کی خوشبو لگاتے ہیں اب اس سے مشک سے زیادہ خوشبو نکلتی ہے اور اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں جب کسی فرشتہ کی جماعت سے ملاقات ہوتی ہے تو کہتے ہیں یہ کس کی مبارک روح ہے یہ لوگ کہتے ہیں فلاں بن فلاں کی روح ہے اور دنیا میں اس کا جو نام تھا عمدگی کے ساتھ وہ نام لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں جب دروازہ کھلتا ہے تو اس آسمان کے سب فرشتے اس کے ساتھ جاتے ہیں یہاں تک کہ دوسرے آسمان تک پہنچتے ہیں اور اس کا بھی دروازہ کھلواتے ہیں اس آسمان کے بھی سب فرشتے اس کے ساتھ جاتے ہیں جب اسی طرح ساتوں آسمان طے کرتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال علیین میں لکھو اس کو زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے اس کو مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں ملاؤں گا اور اسی سے دوبارہ اٹھاؤں گا۔ پس اس کی روح جسم میں ڈالی جاتی ہے اور دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں یہ کون

شخص ہیں جو تمہارے پاس بھیجے گئے تھے وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول ہیں پھر دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں تو نے ان کو کس طرح پہچانا وہ کہتا ہے میں نے قرآن پڑھا اور ان پر ایمان لایا اور ان کی سچائی کو معلوم کیا تب آسمان سے ایک منادی پکارے گا کہ سچ کہا میرے بندہ نے اس کے واسطے جنت کا فرش بچھاؤ اور جنت کا لباس اس کو پہنچاؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف دروازہ کھول دو تاکہ جنت کی ہوا اور خوشبو آئے اور اس کی قبر جہاں تک نگاہ جائے گی کشادہ کردے گی پھر اس کے پاس ایک مرد آئے گا نورانی چہرہ عمدہ لباس خوشبو والا اور کہے گا تجھ کو مبارک ہو یہ آرام اور اسی دن کا وعدہ دنیا میں تجھ سے کیا گیا تھا وہ پوچھے گا تم کون ہو تمہارے چہرہ سے نیکی برستی ہے وہ کہے گا میں تیرا نیک عمل ہوں جو تو نے دنیا میں اللہ کے واسطے کیا تھا مردہ کہے گا اے رب قیامت قائم کر قیامت قائم کر تاکہ میں اپنے گھر کے لوگوں سے جلد ملاقات کروں اور اپنی خیریت بیان کروں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کافر دنیا سے گزرتا ہے اور آخرت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو آسمان سے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں سیاہ چہرے والے کمل لئے ہوئے اور میت کے سامنے جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے بیٹھتے ہیں پھر ملک الموت آکر اس کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں اے خبیث روح بدن سے باہر نکل اور اللہ کے غضب اور غصہ کی طرف چل اس کی روح بدن کے اندر گھستی ہے ملک الموت سختی سے کھینچتے ہیں جیسے لوہے کی کانٹے دار سیخ کو ریشم میں ڈال کر کھینچیں جب روح نکل آتی ہے تو فوراً ٹاٹ میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے سڑے ہوئے مردار سے بھی زیادہ خراب بدبو نکلتی ہے پھر اس کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں جب فرشتوں کی جماعت پر گزرتے ہیں تو پوچھتے ہیں کہ یہ کس کی خبیث روح ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کی روح ہے اور دنیا میں جو نام اس کا تھا اس سے بدتر نام اس کا بتاتے ہیں یہاں تک کہ پہلے آسمان تک پہنچتے ہیں اور دروازہ کھلواتے ہیں۔ اس کے واسطے دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿لا تفتح لهم ابواب السماء﴾ یعنی ان

کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اس کا نامہ اعمال سجین میں لکھو جو سب سے نیچے زمین کے اندر ہے پھر اس کی روح سجین کی طرف ڈال دی جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۞ ومن یشرك باللّٰه فکانما خرمن السماء فتخطفه الطیر او تهوی به الریح فی مکان سحیق۞ یعنی جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا اور چڑیوں نے اس کو نوچنا شروع کیا یا اس کو ہوا نے گہری خندق میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جائے گی اور دو فرشتے اس کے پاس آکر اس کو بٹھائیں گے اور پوچھیں گے تیرا رب کون ہے وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر پوچھیں گے تیرا دین کیا ہے وہ کہیں گے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر پوچھیں گے یہ کون شخص ہیں جو پیغمبر بنا کر تمہارے پاس بھیجے گئے تھے وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا اس وقت آسمان سے منادی پکارے گا کہ جھوٹا ہے میرا بندہ اس کے واسطے آگ کا فرش بچھاؤ اور آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو پس دوزخ کی گرمی اور تیزی اس کو پہنچے گی اور اس کی قبر تنگ ہوگی اس طرح پر کہ اس کی پسلیاں چور چور ہو جائیں گی اور اس کے پاس ایک شخص بدصورت بدتر لباس بدبودار آئے گا اور کہے گا یہ عذاب تجھ کو مبارک ہو اسی دن کا وعدہ دنیا میں تجھ سے کیا گیا تھا یہ پوچھے گا تو کون شخص ہے تیرے چہرہ سے برائی نکلتی ہے وہ کہے گا میں تیرا خبیث عمل ہوں جس کو تو نے دنیا میں کیا تھا اس وقت یہ کہے گا اے رب قیامت نہ آئے اگرچہ حدیث ہے من مات فقد قامت قیامته یعنی مرنے کے بعد ہی مردے کو عذاب وثواب شروع ہو جاتا ہے۔

مؤمن اور کافر کی موت کی حالت

(حدیث) عن تمیم الداری رضی اللّٰه عنه عن النبی ﷺ قال یقول اللّٰه لملك الموت انطلق الی ولی فأتنی به فانی قد جربته بالسراء

والضراء فوجد ته حيث احب فأتني به لا ريحه من هموم الدنيا و
غمومها فينطلق اليه ملك الموت ومعه خمسمائة من الملائكة معهم
اكفان وحنوط من حنوط الجنة ومعهم ضبائر الريحان اصل وفي
راسها عشرون لونا لكل لون منها ريح سوى ريح صاحبه ومعهم
الحرير الابيض فيه المسك والأذفرة فيجلس ملك الموت عندراسه
وتحتوشه الملائكة ويضع كل ملك منهم يده على عضو من اعضائه
ويبسط ذلك الحرير الابيض والمسك الاذفر تحت ذقنه ويفتح له
باب الى الجنة قال فان نفسه لتعلل عندذلك بطرف الجنة مرة
ازواجها و مرة بكسوتها ومرة بثمارها كمايعلل الصبى اهله اذا بكى
وان ازواجه ليبتهشن عند ذلك ابتهاشا قال و تنزو الروح نزوا ويقول
ملك الموت اخرجي ايتها الروح الطيبة الى سدر مخضود وطلح
منضود وظل ممدود وماء مسكوب قال وللملك الموت اشد
تلطفابه من الوالدة بولدها يعرف ان ذلك الروح حبيب الى ربه كريم
على الله فهويلتمس بلطفه بتلك الروح رضاالله عنه فتسل روحه
كما تسل الشعرة من العجين قال وان روحه لتخرج والملائكة حوله
يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بماكنتم تعملون وذلك قوله
تعالى(الذين تتوفاهم الملائكة طيبين الآية) وقال تعالى (فاما ان كان
من المقربين فروح وريحان وجنة نعيم) قال روح يعني راحة من جهد
الموت وريحان يتلقى به عند خروج نفسه وجنة نعيم امامه اوقال
مقابله فاذا قبض ملك الموت روحه يقول الروح للجسد جزاك الله
عني خيرا لقد كنت بى سريعا الى طاعة الله تعالى بطيئا بى عن معصيته
فهنيئالك اليوم فقد نجوت وانجيت ويقول الجسد للروح مثل ذلك
قال و تبكي عليه بقاع الارض التي كان يطيع الله عليها وكل باب من
السماء كان يصعد منه عمله وينزل منه رزقه اربعين ليلة فاذا قبضت

روحه قامت الملائكة الخمسمائة عند جسده لايقلبه بنو آدم لشق الاقلبته الملائكة قبلهم وعلته باكفان قبل اكفانهم وحنوط قبل حنوطهم ويقوم من باب بيته الى باب قبره صفان من الملائكة يستقبلونه بالاستغفار ويصيح عند ذلك ابليس صيحة يتصدع منها بعض عظام جسده ويقول لجنوده الويل لكم كيف خلص هذا العبد منكم فيقولون ان هذا كان معصوما فاذاصعد ملك الموت بروحه الى السماء يستقبله جبريل عليه السلام فى سبعين الفامن الملائكة كلهم ياتيه بالبشارة من ربه فاذا انتهى ملك الموت العرش خرت الروح ساجدة لربها فيقول الله لملك الموت انطلق بروح عبدى فضعه فى سدر مخضود وطلح منضود وظل ممدود وماء مسكوب فاذا وضع فى قبره جاء ت الصلوة فكانت عن يمينه وجاء الصيام فكان عن يساره وجاء القرآن والذكرفكانا عند راسه وجاء مشيه الى الصلوة فكان عند رجليه وجاء الصبر فكان ناحية القبر ويبعث الله عنقا من العذاب فيأتيه عن يمينه فتقول الصلاة وراء ك والله مازال دائبا عمره كله و انما استراح الآن حين وضع فى قبره قال فياتيه عن يساره فيقول الصيام مثل ذلك فيأتيه من قبل رأسه فيقال له مثل ذلك فلايأتيه العذاب من ناحية فيلتمس هل يجداليه مساغاالاوجدولى الله قدأحرزته الطاعة فيخرج عنه العذاب عند مايرى ويقول الصبر لسائر الأعمال امانه لم يمنعني ان أباشره أنا بنفسي الاانى نظرت ماعند كم فلوعجزتم كنت أنا صاحبه فاما اذا أجزأتم عنه فأنا ذخرله عند الصراط وذخرله عندالميزان قال ويبعث الله ملكين أبصار هما كالبرق الخاطف وأصواتهما كالرعدالقاصف وأنيابهما كالصياصى وأنفاسهما كاللهب يطآن فى اشعارهمابين منكبى كل واحد منهمامسيرة كذاوكذا قدنزعت منهما الرأفة والرحمة الابالمؤمنين

يقال لهما منكر ونكير في يد كل واحد منهما مطرقة لواجتمع عليها الثقلان لم يقلوها فيقولان له اجلس فيستوى جالسافى قبره فتسقط أكفانه فى حقويه فيقولان له من ربك وما دينك وما نبيك فيقول ربى الله وحده لاشريك له والاسلام دينى ومحمد نبى وهو خاتم النبيين فيقولان له صدقت فيد فعان القبر فيوسعانه من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن يسار ومن قبل رأسه ومن قبل رجليه ثم يقولان له انظر فوقك فينظر فاذا هو مفتوح الى الجنة فيقولان له هذا منزلك يا ولى الله لما أطعت الله قال رسول الله ﷺ فوالذى نفس محمد بيده انه لتصل الى قلبه فرحة لاترتدأبدا فيقال له انظر تحتك فينظر تحته فاذا هو مفتوح الى النار فيقولان ياولى الله نجوت من هذا فقال رسول الله ﷺ والذى نفسى بيده انه لتصل الى قلبه عندذلك فرحة لا ترتد أبدا ويفتح له سبعة وسبعون بابا الى الجنة ويأتيه ريحها وبردها حتى يبعثه الله من قبره قال ويقول الله تعالى لملك الموت انطلق الى عدوى فأتنى به فانى قد بسطت له فى رزقه وسربلته بنعمتى فأبى الامعصيتى فأتنى به لأنتقم منه اليوم فينطلق اليه ملك الموت فى أكره صورة مارآها أحد من الناس قط له اثنتا عشرة عيناومعه سفودمن نار كثير الشوك ومعه خمسمائة من الملائكة معهم نحاس وجمرمن جمرجهنم ومعهم سياط من نارتأ جج فيضربه ملك الموت بذلك السفودضربة يصيب أصل كل شوكة من ذلك السفودفى أصل كل شعرة وعرق من عروقه قال ثم يلويه ليا شديد افينزع روحه من أظفار قدميه فيلقيها فى عقبه فيسكرعدو الله عند ذلك سكرة وتضرب الملائكة وجهه ودبره بتلك السياط ثم يجبذه جبذة فينزع روحه عقبيه فيلقيها فى عقبه فيسكرعدوالله سكرة وتضرب الملائكةوجهه ودبره بتلك السياط ثم كذلك الى حقويه ثم كذلك الى صدره ثم

كذلك الى حلقه ثم تبسط الملائكة ذلك النحاس وجمر جهنم تحت ذقنه ثم يقول ملك الموت اخرجي أيتها النفس اللعينة الملعونة الى سموم وحميم وظل من يحموم لابارد ولا كريم فاذا قبض ملك الموت روحه قالت الروح للجسد جزاك الله عنى شرافقد كنت سريعابى الى معصية الله تعالىٰ بطيئابى عن طاعة الله تعالىٰ فقد هلكت وأهلكت ويقول الجسد للروح مثل ذلك وتلعنه بقاع الارض التى كان يعصي الله تعالىٰ عليها وتنطق جنودابليس اليه يبشرونه بأنهم قد اوردواعبدمن بنى آدم النار فاذا وضع فى قبره ضيق عليه فيه حتى تختلف أضلاعه فتدخل اليمنى فى اليسرى واليسرى فى اليمنى ويبعث الله اليه حياتا دهمافتأخذ بأرنبته وابهام قدميه فتقوضه حتى تلتقى فى وسطه قال ويبعث الله اليه الملكين فيقولان له من ربك ومادينك وما نبيك فيقول لأدرى فيقال له لادريت ولاتليت فيضربانه ضربة يتطاير الشرر فى قبره ثم يعود فيقولان له انظر فوقك فينظر فاذا باب مفتوح الى الجنة فيقولان له عدو الله لوكنت أطعت الله كان هذا منزلك قال فوالذى نفسي بيده انه لتصل الى قلبه عند ذلك حسرة لاترتد ابداو يفتح له باب الى النار فيقال له عدو الله هذا منزلك لماعصيت الله ويفتح له سبعة وسبعون بابا الى النار يأتيه حرها وسمومها حتى يبعثه الله من قبره يوم القيامة الى النار. ۱۳۴ـ

۱۳۴ـ أخرجه ابو يعلى فى مسنده و ابن ابى الدنيا ـ قوله ضبائر بضاد معجمة وباء موحدة آخره راء قال ابن اثير فى النهاية هى الجماعة فى تفرقة واحد تها ضبارة بكسراوله مثل عمارة و عمائر و كل مجتمع ضبارة ـ وقوله بطرف الجنة بضم المهملة و فتح الراء وفاء جمع طرفة وهى المستحدث من المال كالطريف والطارف و هو خلاف التليد والتالد ـ وقوله ليبتهشن فى النهاية يقال للانسان اذا نظرالى الشيء فأعجبه واشتهاه واسرع نحوه قدبهش اليه و فى الصحاح بهش اليه يبهش بهشا اذا ارتاح له وخف عليه ـ و قوله و تنزوالروح فى الصحاح قلبى ينزو الى كذا اى ينازع و يسرع و يثب اليه و فى

(ترجمہ) روایت ہے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی علیہ ﷺ نے کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالیٰ ملک الموت کو کہ میرا ایک دوست ہے میں نے اس کو آرام اور تکلیف میں مبتلا کر کے اس کا امتحان کر لیا ہے وہ ہر حالت میں مجھ کو دوست رکھتا ہے تو اس کے پاس جاتا کہ دنیا کے رنج و مصیبت سے اس کو آرام دوں ملک الموت پانچ سو فرشتے لے کر اس کے پاس جائیں گے ان کے پاس اس کا کفن اور خوشبودار پھولوں کا گلدستہ ہوگا جس کی ایک جڑ ہوگی اور اس کے سرے پر بیسیوں رنگ کے خوشبودار پھول ہوں گے اور ہر پھول کی خوشبو جدا جدا ہوگی اور ان کے پاس سفید حریر ہوگا اور خالص مشک ہوگا ملک الموت ان کے سرہانے بیٹھیں گے باقی فرشتے چاروں طرف سے اس کو گھیر کر بیٹھیں گے اور اپنے ہاتھ اس کے اعضاء پر رکھیں گے اور حریر اس کے پیر سے گردن تک اڑھائیں گے اور مشک کی خوشبو سے معطر کریں گے پھر جنت کی طرف دروازہ کھولیں گے اور اس کی روح کو جنت کا شوق دلایا جائے گا کہ یہ تمہارا گھر ہے یہ تمہاری حوریں ہیں یہ تمہارا لباس ہے یہ تمہارے کھانے کے پھل ہیں جس طرح لڑکے روتے ہیں تو ان کو بہلایا جاتا ہے اور جنت کی حوریں بھی اس کی طرف جھکیں گی یہ حال دیکھ کر اسکی روح نکلنے کے واسطے بے قرار ہوگی تب ملک الموت کہیں گے اے

☆ النهاية نحوه و قوله دائبا بمهملة آخره موحدة اى حاداتعبا- و قوله عنقا من العذاب اى طائفة منه و قوله كالصياصى بمهملتين هى قرون البقر واحدها صيصة بالتخفيف . والسفود بفتح المهملة و ضم الفاء المشددة آخره مهملة الحديدة التى يشوى بها اللحم والنحاس الدخان الذى لالهب فيه و منه شواظ من نارونحاس والتأجج بجيمين و قوله دهما يحتمل ان يكون بضم اوله اى سودا فيكون الجمع دهماء وان يكون بفتحه اى عدد اكثيرا فيكون مفردا والجمع دهوم و قوله فتقوضه بقاف ثم واوثم ضاد معجمة فى الصحاح قوضت البناء نقضته من غير هدم و تقوضت الحلق والصفوف انقضت وتفرقت و فى النهاية تقويض الخيام قلعها وازالتها قوضت الحمرة جاء ت و ذهبت ولم تقر- (منه) امالى الشجرى ٢: ٢٩٠- تهذيب تاريخ دمشق لابن عساكر ٣: ٣٥٠ : ١٠ : ٤٤٨- تفسير ابن كثير ٤: ٢٦:٨٧٤٢٢- الدر المنثور ٦: ١٦٤-

پاک روح بدن سے باہر آ اور اپنے رب کی طرف سیر کر اور بے خار بیریوں کی
طرف اور تہ بتہ کیلوں کی طرف اور لمبے لمبے سایہ کی طرف اور چلتے ہوئے پانی
کی طرف چل آپ نے فرمایا اس وقت ملک الموت ایسی نرمی اور مہربانی کرتے ہیں
کہ ماں بھی اپنے بچے پر اس قدر مہربان نہیں ہو سکتی کیونکہ روح اللہ کے دوست
کی ہے اللہ اس پر مہربان اور راضی ہے پھر ملک الموت اس کی روح اس طرح
نکالیں گے جیسے آٹے خمیر سے بال نکال لیتے ہیں جب روح نکلے گی سب فرشتے
کہیں گے **سلام علیکم ادخلوا الجنہ بما کنتم تعملون** یعنی تم پر سلام
ہے تم جنت میں داخل ہو اپنے عمل کے سبب سے جب ملک الموت روح قبض
کر لیں گے تو روح بدن سے کہے گی اللہ تعالیٰ تجھ کو نیک بدلا دے کہ اس کی
عبادت کرنے میں تو میرا مددگار تھا اور برائی کی طرف سے مجھ کو روکتا تھا آج کا
دن تجھ کو مبارک ہو تو نے نجات پائی اور مجھ کو بھی نجات دی اسی طرح بدن بھی
روح سے کہے گا آپ نے فرمایا اس وقت اس میت کے انتقال ہونے پر چالیس
۴۰ دن تک زمین کا ہر حصہ روئے گا جس پر اس نے عبادت کی تھی اور آسمان کے
وہ سب دروازے روئیں گے جن سے اس کے نیک عمل اوپر کو جاتے تھے اور
جن سے اس کی روزی نازل ہوتی تھی پھر وہ پانچ سو فرشتے اس کی لاش کے پاس
کھڑے ہوں گے اور جب اس کو اٹھانے اور غسل دینے والے کروٹ کرنا
چاہیں گے تو فرشتے جو شریک ہیں کروٹ کر دیں گے اور جب کفن پہنانا
چاہیں گے تو فرشتے کفن پہنا دیں گے اور خوشبو لگا دیں گے اور اس کے مکان
سے قبر تک دونوں طرف فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے اور استغفار
پڑھتے رہیں گے اس وقت ابلیس ملعون افسوس کر کے اس سختی سے چیختا ہے کہ
اس کی بعض ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور اپنے لشکر سے کہتا ہے اے کم بختو تمہارے
مکر سے یہ بندہ کیونکر بچ گیا اس کے لشکری جواب دیں گے کہ وہ معصوم تھا اور اس
کے تمام گناہ معاف ہو گئے تھے جب ملک الموت اس کی روح لے کر آسمان پر
پہنچیں گے تو جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار فرشتے اپنے ساتھ لے کر استقبال کو

آئیں گے اور سب فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری دیں گے پھر جب ملک الموت عرش تک پہنچیں گے تو روح سجدہ کرے گی اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم دے گا کہ اس روح کو لے جاؤ اور قیامت آنے تک اس کو قبر میں رکھو۔ یہ تو روح کا حال ہوا اور جسم کا حال یہ ہوگا کہ جب قبر میں دفن کر کے واپس آتے ہیں تو نماز اس کے داہنے طرف آتی ہے اور روزہ بائیں طرف اور قرآن اور وظیفہ سر کی طرف اور نماز کے واسطے مسجد کا آنا جانا پیر کی طرف اور صبر قبر کے باہر رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرتا ہے۔ داہنی طرف سے عذاب مردہ کے پاس آتا ہے تو نماز کہتی ہے دور ہو اس طرف سے تیرا راستہ نہیں ہے قسم خدا کی اس نے تمام عمر کوشش کی تھی اب آرام پایا ہے جب سے قبر میں آیا۔ بائیں طرف سے عذاب آتا ہے تو روزہ بھی اسی طرح کہتا ہے۔ سر کی طرف سے آتا ہے تو قرآن اور وظیفہ بھی یہی جواب دیتا ہے۔ پیر کی طرف سے آتا ہے تو بھی ایسا ہی جواب پاتا ہے جب ہر طرف سے عاجز ہوتا ہے اور دیکھتا ہے کہ عبادت نے ہر طرف سے اس کی حفاظت کی ہے واپس چلا جاتا ہے پھر صبر تمام عبادت سے کہتا ہے (جو کہ خاموش تھا) اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں تنہا اس کا ساتھ دیتا اور عذاب کو دفع کرتا اب پُل صراط اور میزان پر اپنا کام کروں گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ دو فرشتے قبر میں بھیجتا ہے ان کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی ہیں ان کی آواز بجلی کی کڑک کے مثل ہے ان کے دانت گائے کی سینگ کی طرح ہیں ان کی سانس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے ان کے تمام بدن پر بہت بال ہیں ان کے دو مونڈھوں کے درمیان بہت زمانہ کا راستہ ہے ان کے دل میں مومنوں کے سوا اور کسی کے لئے رحم نہیں ہے ایک کا منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے دونوں کے ہاتھ میں اتنا بھاری گرز ہے کہ اگر تمام جن وانسان جمع ہو کر اٹھانا چاہیں تو نہ اٹھا سکیں یہ دونوں فرشتے میت سے کہتے ہیں کہ بیٹھ وہ بیٹھتا ہے اور اس کی کفن کمر تک اتر جاتی ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی ﷺ کون ہیں میت کہتی ہے میرا رب اللہ ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک

نہیں اور دین میرا اسلام ہے اور نبی علیہ میرے محمد ﷺ ہیں وہ خاتم الانبیاء ہیں فرشتے کہتے ہیں تو نے سچ کہا پھر قبر کو چاروں طرف سے پھیلاتے ہیں اور کہتے ہیں اوپر دیکھ جب میت اوپر نظر کرتی ہے تو جنت کو دیکھتی ہے فرشتے کہتے ہیں اے اللہ کے دوست یہ تمہارا گھر ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اس وقت میت کے دل میں ایسی خوشی پیدا ہوگی جو کبھی نہ نکلے گی پھر فرشتے کہیں گے نیچے دیکھ جب نیچے نظر کرتی ہے تو دوزخ دیکھتی ہے فرشتے کہتے ہیں اے اللہ کے دوست تو نے اس سے نجات پائی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ اس وقت میت کے دل میں ایسی خوشی پیدا ہوگی جو کبھی نہ نکلے گی پھر اس کے لئے جنت کے ستتر دروازے کھول دیئے جائیں گے جس سے جنت کی خوشبو اور ٹھنڈک قیامت تک آتی رہیں گی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ ملک الموت سے کہ میرے دشمن کی طرف جاتا کہ آج میں اس سے بدلا لوں میں نے دنیا میں اس کی روزی زیادہ کی اور ہر قسم کی نعمتیں اس کو دیں مگر اس نے میری نافرمانی کی ملک الموت اس کے پاس ایسی بد صورت میں جائیں گے کہ کسی نے ایسی صورت کبھی نہ دیکھی ہوگی بارہ آنکھیں ہوں گی ان کے ساتھ لوہے کی سیخ ہوگی جس میں بہت سے سر کانٹے دار ہوں گے پانچ سو فرشتے ان کے ساتھ ہوں گے اور ان کے ساتھ دوزخ کا کوئلہ اور دھواں ہوگا اور کوڑا ہوگا جس سے آگ کا شعلہ نکلتا ہوگا ملک الموت سیخ کو اس بدن میں ڈالیں گے سیخ کا ہر ایک سر اس کے ہر بال کی جڑ میں اندر تک گھس جائے گا اور ہر رگ و ریشہ کو پکڑ لے گا پھر ملک الموت رگ و ریشہ کو اس میں مضبوط کر کے لپیٹیں گے اور کھینچیں گے اس کی روح قدم کے ناخن سے نکال کر ایڑی کی طرف لے جائیں گے اس وقت خدا کا دشمن سخت عذاب میں مبتلا ہوگا اور فرشتے کوڑوں سے اس کے منہ پر اور پیٹھ پر ماریں گے پھر ملک الموت روح کھینچیں گے اور زانوں تک لائیں گے اور فرشتے کوڑوں سے ماریں گے اسی طرح کمر تک اور سینہ تک حلق تک مارتے ہوئے اس

کی روح کھینچیں گے پھر دھواں اور کوئلہ اس کے حلق پر رکھ کر عذاب کریں گے۔ اور ملک الموت کہیں گے اے روح خبیث ملعون بدن سے نکل اور گرمی اور آگ کی طرف روانہ ہو جب روح نکلتی ہے تو بدن سے کہتی ہے تجھ کو خدا برباد کرے تو دنیا میں مجھ کو خدا کی نافرمانی کی طرف لے جاتا تھا اور عبادت سے روکتا تھا تو آپ ہلاک ہوا اور مجھ کو ہلاک کیا بدن بھی اسی طرح کہتا ہے اور لعنت کرتا ہے اور جس جس زمین پر اللہ کی نافرمانی کی وہ زمین اس پر لعنت کرتی ہے۔ اس وقت ابلیس کی فوج ابلیس کے پاس جا کر خوشخبری سناتی ہے کہ ہم لوگوں نے ایک بنی آدم کو دوزخ میں ڈلوایا جب وہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر تنگ ہو کر آپس میں مل جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی ہڈی پسلی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے داہنی طرف کی پسلیاں بائیں طرف اور بائیں طرف کی پسلیاں داہنی طرف مل جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف بہت سے اژدہے بھیجے گا وہ اس کو کاٹتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیجے گا وہ پوچھیں گے تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرے نبی ﷺ کون ہیں یہ کہے گا میں نہیں جانتا وہ کہیں گے تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا پھر ایسی مار ماریں گے کہ قبر آگ کے شعلہ سے بھر جائے گی اور کہیں گے اوپر کی طرف دیکھ نظر کرے گا تو جنت کو دیکھے گا فرشتے کہیں گے اے خدا کے دشمن اگر تو اللہ کا حکم بجالاتا تو یہ تیری جگہ ہوتی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کے دل میں اس قدر افسوس داخل ہو گا جو کبھی نہ نکلے گا اور ایک دروازہ دوزخ کی طرف کھول دیں گے اور اس سے کہیں گے اے خدا کے دشمن جب تو نے اللہ کی نافرمانی کی تو یہ تیری جگہ ہے اور اس کی طرف ستتر دروازے دوزخ کے کھولے جائیں گے اس سے دوزخ کی تیزی اور گرمی قیامت تک آتی رہے گی۔

ہر فرشتہ رحمت کی دعا کرتا ہے

(حدیث) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ ﷺ ان المؤمن اذا کان فی اقبال من الآخرۃ وادبار من الدنیا نزلت ملائکۃ من ملائکۃ اللہ تعالیٰ کان وجوھھم الشمس بکفنہ وحنوطہ من الجنۃ فیقعدون منہ حیث ینظر الیھم فاذاخرجت روحہ صلی علیہ کل ملک بین السماء والارض۔ ۱۳۵؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مؤمن جب آخرت کی طرف متوجہ ہوتا اور دنیا سے اٹھتا ہے تو فرشتوں کی ایک جماعت نازل ہوتی ہے ان کے چہرے آفتاب کے مثل چمکتے ہیں اپنے ساتھ جنت کی کفن اور خوشبو لاتے ہیں اور میت کے سامنے جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے بیٹھتے ہیں جب اس کی روح نکلتی ہے تو جتنے فرشتے آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں سب اس پر نماز پڑھتے ہیں۔

مؤمن کی روح کیسے نکلتی ہے

(حدیث) عن أبی ھریرۃ أن النبی ﷺ قال ان المؤمن اذا قبض أتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون أخرجی راضیۃ مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کأطیب ریح المسک حتی أنہ لینا ولہ بعضھم بعضا فیشمونہ حتی یاتوابہ الی باب السماء فیقولون مأطیب ھذہ الریح التی جاء ت من الارض کلما اتواسماء قالواذلک حتی یأتوابہ أرواح المؤمنین فلھم أفرح بہ من أحذ کم بغائبہ اذا قدم علیہ فیسألونہ مافعل فلان فیقول دعوہ یستریح فانہ کان فی غم الدنیا فاذا قال لھم ما أتا کم فانہ قدمات یقولون ذھب الی أمہ الھاویۃ وأما الکافر فتاتیہ ملائکۃ العذاب بمسح فیقولون اخرجی ساخطۃ مسخوطاعلیک الی عذاب اللہ

۱۳۵؎ أخرجہ ابو القاسم ابن مندہ فی کتاب الاحوال والایمان بالسوال(منہ) مسند احمد بن حنبل ٤:٢٩٥- مصنف عبدالرزاق ٦٧٣٧- اتحاف السادۃ المتقین ١٠:٤٠١- بلفظۃ "انقطاع" مکان "ادبار"۔

وسخطه فتخرج كانتن ريح جيفة فينطلقون به الى باب الارض فيقولون ماأنتن هذه الريح كلما اتوا على أرض قالوا ذلك حتى يأتوبه الى أرواح الكفار ۔ ۱۳۶؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو رحمت کے فرشتے سفید کپڑا ریشمی جنت سے لاتے ہیں اور کہتے ہیں اے روح بدن سے باہر نکل آ تجھ سے اللہ راضی ہے اور تو اللہ سے راضی ہے روح نکلتی ہے اور اس سے مشک سے اچھی خوشبو آتی ہے پھر فرشتے ہاتھوں ہاتھ اس کو لیتے ہیں اور اس کی خوشبو سونگھتے ہیں یہاں تک کہ پہلے آسمان کے دروازہ تک لاتے ہیں وہاں کے فرشتے کہتے ہیں یہ خوشبو جو زمین سے آتی ہے کتنی اچھی ہے اسی طرح ہر آسمان پر جب پہنچتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں اور ساتوں آسمان کے اوپر مومنوں کی ارواح کی جگہ پر اس کو لاتے ہیں تو جس قدر کھوئے ہوئے آدمی مل جانے سے گھر کے لوگ خوش ہوتے ہیں اس سے بھی زیادہ مومنوں کی ارواح اس کو دیکھ کر خوش ہوتی ہیں اور اس سے پوچھتی ہیں کہ فلاں کیا کرتا ہے اور فلاں کیا کرتا ہے پھر آواز آتی ہے کہ ٹھیر جاؤ ذرا آرام لینے دو ابھی اس نے دنیا کی مصیبت اور رنج سے نجات پائی ہے یہ روح جواب دیتی ہے کہ اس کا انتقال ہو چکا کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا یہ کہتے ہیں افسوس کہ وہ اپنے نیچے کے ٹھکانے پر گیا۔ اور جب کافر کی روح قبض کی جاتی ہے تو عذاب کے فرشتے ٹمل لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں نکل اے خبیث روح اللہ کے غضب اور عذاب کی طرف تو اللہ سے ناخوش تھی اللہ تجھ سے ناخوش ہے اور تجھ پر غضبناک ہے پس روح نکلتی ہے اور سڑے مُردار سے بھی زیادہ بدبو اس سے نکلتی ہے پھر اس کو زمین کے دروازہ تک لے جاتے ہیں تو وہاں کے فرشتے کہتے ہیں کس قدر سخت بدبو ہے اسی طرح ساتویں زمین کے جس دروازہ تک پہنچتے ہیں

۱۳۶؎ اخرجه احمد و ابن حبان والنسائي والحاكم والبيهقي واللفظ لهٗ (منه) تفسير ابن كثير ۴ :۴۱۸ – اتحاف السادة المتقين ۱۰ :۴۰۱ .

وہاں کے فرشتے اسی طرح کہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو وہاں لے جاتے ہیں جہاں کافروں کی ارواح رہتی ہیں۔

شہید، مؤمن اور کافر کی اموات

روایت ہے عبداللہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب مؤمن اللہ کی راہ میں شہید ہوتا ہے تو اس کے خون کے اول قطرہ سے جو زمین پر گرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور جنت سے کپڑا بھیجتا ہے اسی میں اس کی روح قبض کی جاتی ہے اور جنت سے ایک جسم (مثالی) بھیجتا ہے اس میں اس کی روح آجاتی ہے اور فرشتوں کے ساتھ آسمان پر جاتا ہے اور فرشتوں میں ایسا مل جاتا ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ اصل میں یہ فرشتہ ہے اور اللہ کے پاس جاکر پہلے سجدہ کرتا ہے اس کے بعد سب فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور اس کی مغفرت ہوتی ہے اور پاک وصاف کیا جاتا ہے پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو شہیدوں کے پاس لے جاؤ سبز باغ میں جہاں حریر کے گنبد بنے ہیں گائے اور مچھلیاں ہیں یہ دونوں ہر روز شہیدوں کو ایسی غذا کھلاتے ہیں کہ اس کے پہلے انھوں نے نہ کبھی کھائی تھی یہ مچھلیاں تمام دن جنت کی نہروں میں سیر کرتی ہیں اور جنت کی خوشبو کی چیزیں کھاتی ہیں شام کو گائے اپنی سینگ سے ان کو ذبح کرتی ہے اور پک کر تیار ہوتی ہے جب شہدا اس کو کھاتے ہیں تو ان کے گوشت میں جنت کی کل خوشبو پاتے ہیں اور گائے تمام رات جنت میں چرتی ہے اور جنت کے ہر قسم کے میوے کھاتی ہے صبح مچھلیاں اپنے دُم سے اس کو ذبح کرتی ہیں اور پک کر تیار ہوتی ہے جب اس کا گوشت کھاتے ہیں تو اس میں جنت کے کل پھلوں کا مزہ پاتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح کو قبض کرتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے بھیجتا ہے ان کے پاس جنت کا کپڑا اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے یہ کہتے ہیں اے پاک روح بدن سے باہر آ اور اپنے پروردگار کی طرف جو تجھ سے راضی ہے روانہ ہو، اس وقت روح جسم سے نکلتی ہے اس سے مشک خالص سے بھی زیادہ خوشبو آتی ہے اور آسمان کے کنارے

فرشتے صف باندھ کر کھڑے رہتے ہیں اور کہتے ہیں سبحان اللہ آج زمین سے پاک روح آتی ہے ہر آسمان کا دروازہ اس کے لئے کھولا جاتا ہے اور ہر آسمان کے فرشتے اس کے لئے اللہ سے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور سفارش کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو رب کے پاس لاتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے رب یہ تیرا فلاں بندہ ہے تو جانتا ہے کہ ہم نے اس کی روح قبض کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو سجدہ کرنے کے لئے کہو روح سجدہ میں جاتی ہے اور میکائیل کو حکم ہوتا ہے کہ اس روح کو مومنوں کی ارواح کے ساتھ رکھو قیامت کے دن اس کا حال تم سے پوچھوں گا پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو قبر میں لے جاؤ اور قبر ستر گز طول میں ستر گز عرض میں کشادہ کی جاتی ہے اور اس میں حریر کا فرش بچھاتے ہیں اور خوشبو سے معطر کرتے ہیں پھر اگر اس نے قرآن شریف کی تلاوت کی ہے تو اس کا نور قبر کو منور کرتا ہے اور اگر قرآن تلاوت نہیں کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں آفتاب کی روشنی کے مثل نور دیتا ہے اور جنت کی طرف دروازہ کھولا جاتا ہے یہ صبح و شام اپنے رہنے کی جگہ جنت میں دیکھتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کافر کی روح قبض کرتا ہے تو اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے ان کے ساتھ کمل رہتا ہے جو دنیا کی کل بدبودار چیزوں سے زیادہ بدبو کرتا ہے اور سب چیزوں سے زیادہ سخت اور کانٹے دار ہوتا ہے فرشتے کہتے ہیں اے خبیث روح بدن سے نکل اور دوزخ کے عذاب کی طرف اور اللہ کے غضب کی طرف چل روح نکلتی ہے اور اس سے بہت بدتر بدبو پیدا ہوتی ہے اور آسمان کے کنارے فرشتے کھڑے رہتے ہیں اور کہتے ہیں سبحان اللہ زمین سے مردار اور خبیث روح آتی ہے اس کے واسطے آسمان کا دروازہ نہ کھولا جائے پھر قبر میں ڈال دی جاتی ہے اور قبر تنگ ہوتی ہے اور اس میں اژدہے بھر دیئے جاتے ہیں کل اژدھے مثل اونٹ کی گردن کے ہوتے ہیں اور اس کا گوشت اور ہڈیاں کھاتے ہیں پھر فرشتے آتے ہیں اور وہ بہرے ہیں یعنی اس کی فریاد نہیں سنتے کہ رحم کریں اور اندھے ہیں یعنی اس کو دیکھ کر ترس نہیں کھاتے ان کے پاس بھاری گرز ہوتے ہیں اس سے مارتے ہیں

اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیئے ہیں۔ ۱۳۷ؔ

سو آدمیوں کے قاتل کی بخشش

(حدیث) عن معاویة بن ابی سفیان قال سمعت رسول الله ﷺ یقول ان رجلا کان یعمل السیئات وقتل سبعا وتسعین نفسا کلها تقتل ظلما بغیر حق فخرج فأتی دیرا فقال یاراهب ان رجلا قتل سبعا وتسعین نفسا کلها تقتل ظلما بغیر حق فهل له من توبة فقال لافضربه فقتله ثم أتی آخر فقال له مثل ماقال لصاحبه فقال له لیست لك توبة فقتله ایضا ثم أتی آخر فقال له مثل ماقال لصاحبه فقال له لیست لك توبه فقتله ایضا ثم أتی راهباآخر فقال له ان الآخر لم یدع من الشرشیئا الا عمله قد قتل مائة نفس کلها تقتل ظلما بغیر حق فهل له من تو بة فقال له والله لئن قلت لك ان الله لایتوب علی من تاب الیه لقد کذبت ههناد یر فیه قوم متعبدون فأتهم فاعبدالله معهم فخرج تائبا حتی اذا کان ببعض الطریق بعث الله الیه ملکا فقبض نفسه فحضرته ملائکة العذاب وملائکة الرحمة فاختصموافیه فبعث الله الیهم ملکا فقال لهم الی أی القریتین کان أقرب فهو منهم فقاسوا مابینهما فوجدوه أقرب الی قریه التوابین بقدر انملة فغفرله۔

۱۳۸ؔ

(ترجمہ) روایت ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ پہلے زمانہ میں ایک شخص بہت بدکار تھا رات کو گناہ

۱۳۷ؔ أخرجه هناد بن السری فی کتاب الزهد وعبد بن حمید فی تفسیره والطبرانی فی الکبیر بسنده رجاله ثقات۔

۱۳۸ؔ أخرجه ابو نعیم –واصل الحدیث فی الصحیحین من روایة ابی سعید الخدری رضی الله عنه باختصار وفیه فاوحی الله تعالیٰ الی هذه ان تقربی والی هذه ان تباعدی و ورد ایضا من حدیث ابی عمروو المقدام بن معدیکرب وابی هریره رضی الله عنه (منه)–حلیة الاولیاء لابی نعیم ۵: ۱۶۳۔

کے کام میں رہتا تھا اس نے ستانوے آدمی کو بے گناہ قتل کیا اور ایک روز اپنے گھر سے نکلا اور ایک عبادت خانہ میں جاکر عابد سے کہا کہ اگر کوئی شخص ستانوے آدمی کو بے گناہ قتل کرے تو اس کے توبہ کی کوئی صورت ہے یا نہیں اس نے جواب دیا نہیں تو اس نے اس عابد کو بھی قتل کیا پھر دوسرے عابد کے پاس گیا اس سے بھی یہی سوال کیا اور یہی جواب پایا اس نے اس عابد کو بھی قتل کیا پھر تیسرے عابد کے پاس گیا اس سے بھی یہی سوال کیا اور یہی جواب پایا اس نے اس کو بھی قتل کیا پھر چوتھے عابد کے پاس گیا اس سے بھی یہی سوال کیا کہ ایک شخص نے ہر قسم کا گناہ کیا اور ایک سو آدمی کو بے گناہ قتل کیا اس کی توبہ کی کوئی صورت ہے یا نہیں عابد نے جواب دیا قسم خدا کی اگر میں یہ کہوں کہ اللہ توبہ نہیں قبول کرے گا تو میں جھوٹا ہوں سامنے عبادت خانہ ہے وہاں اللہ کے بندے عبادت کرتے ہیں تو بھی وہاں جاکر ان کے ساتھ اللہ کی عبادت میں مشغول ہو وہ شخص شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہوا عبادت خانہ کی طرف روانہ ہوا جب آدھے راستہ کے قریب پہنچا ملک الموت آئے اور اس کی روح کو قبض کیا اب عذاب کے فرشتے اور رحمت کے فرشتے آئے اور آپس میں جھگڑنے لگے عذاب کے فرشتوں نے اس کو عذاب کرنا چاہا اور رحمت کے فرشتوں نے آرام دینا چاہا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کے واسطے ایک فرشتہ ان کے پاس بھیجا کہ اختلاف نہ کرو بلکہ جہاں سے یہ شخص آیا ہے اور جہاں جاتا ہے ان دونوں بستی کو ناپ لو جو بستی اس کے قریب پڑے اسی میں اس کو شمار کرو۔ فرشتوں نے دونوں کی طرف زمین ناپی تو عابدوں کی بستی کے قریب بقدر ایک انگلی کے پایا اللہ تعالیٰ نے اس کے سب گناہ بخش دیئے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں طرف کی زمین کو حکم دیا تو جہاں سے وہ آتا تھا وہ زمین زیادہ ہو گئی اور عابدوں کی طرف کی زمین گھٹ گئی۔

مؤمن موت کے وقت خوشی دیکھتا ہے

روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ مومن کی روح قبض نہیں کی جاتی جب

تک خوش کرنے والی چیزوں کو نہ دیکھ لے جب قبض کر کے لے جاتے ہیں تو میت پکار کر کہتی ہے کہ مجھ کو ارحم الراحمین کی طرف جلد لے چلو تو اس کے گھر میں جتنے جانور چھوٹے بڑے ہیں اس کی آواز سنتے ہیں سوائے انسان اور جن کے پھر جب قبرستان میں لے جانے کے واسطے چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو میت کہتی ہے کیوں آہستہ آہستہ لے جاتے ہو جب لحد میں رکھ کر قبر برابر کرتے ہیں تو مردہ اٹھ بیٹھتا ہے اور جنت میں اپنے رہنے کی جگہ دیکھتا ہے اور جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا ان سب کو دیکھتا ہے اور اس کی قبر اچھی چیزوں سے اور خوشبو اور مشک سے بھر دی جاتی ہے یہ دیکھ کر کہتا ہے اے رب مجھ کو آگے لے چل یعنی جنت میں داخل کر غیب سے آواز آتی ہے کہ ذرا ٹھہر جا اب تک تیرے بھائی اور بہنیں نہیں آئی ہیں آرام سے سو جا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی آدمی آسودہ حال والا ایسی چھوٹی نیند اور میٹھی نیند نہیں سو سکتا یہاں تک کہ جب نیند سے سر اٹھائے گا تو قیامت کا دن ہوگا اور اپنے اعمال کا ثواب دیکھے گا۔ ۱۳۹۔

مرنے کے بعد کلام کیا

روایت ہے ربعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہم چار بھائی تھے ایک بھائی جس کا نام ربیع تھا ہم سب سے زیادہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا تھا لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا میں دوڑا ہوا آیا دیکھا کہ اس کی لاش چادر سے چھپائی ہے میں اپنے بھائی کے سرہانے بیٹھ گیا اور سبحان اللہ اور انا للہ پڑھنے لگا ناگاہ ربیع نے چادر سے منہ کھول کر کہا السلام علیکم ہم نے کہا وعلیکم السلام اور پوچھا کہ تم نے مرنے کے بعد سلام کیا کہا ہاں میں اللہ تعالیٰ کے پاس گیا اور اس کو راضی اور خوش پایا اور مجھ پر بہت رحمت اور مہربانی کی اور مجھ کو سبز لباس جنت کے ریشمی کپڑوں کا پہنایا تم لوگ ہوشیار ہو جاؤ کہ ابو القاسم ﷺ مجھ پر نماز جنازہ پڑھنے کے منتظر ہیں تم لوگ جلد میری تجہیز و تکفین کرو اور دیر مت کرو اتنا کہہ کر وہ چپ

۱۳۹۔ أخرجه ابن ابی شیبة فی المصنف. (منه)

ہو گیا پھر ربعی نے روایت کیا کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ میری امت کا ایک شخص مرنے کے بعد کلام کرے گا۔ ۱۴۰؎

میت سے سورۂ سجدہ کا نور

روایت ہے ابان بن ابی عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہم لوگ مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس وفات کے وقت حاضر ہوئے جب روح قبض ہو گئی اور چادر اڑھا دی گئی تو ہم نے دیکھا کہ ان کے سرہانے سے ایک نور بلند ہوا اور مکان کی چھت سے آسمان تک گیا پھر دیکھا کہ ان کے پیر کی طرف سے ایک نور پہلے نور کے مثل بلند ہوا پھر دیکھا کہ ان کے سینہ سے ایک نور اسی طرح سے بلند ہوا کچھ دیر تک ہم لوگ چپ رہے پھر میت نے چادر سر سے اٹھائی اور کہا تم لوگوں نے کچھ دیکھا ہم لوگوں نے کہا دیکھا اور جو کچھ دیکھا تھا اس سے بیان کیا اس نے جواب دیا یہ سورہ سجدہ کا نور ہے جس کو ہمیشہ رات کو پڑھا کرتا تھا جو نور سر کی طرف سے بلند ہوا ہے اول کی دس آیت کا نور ہے اور جو نور پیر کی طرف سے بلند ہوا وہ آخیر کی دس آیت کا نور ہے اور جو نور سینہ سے بلند ہوا وہ اس سورہ کی آیت سجدہ کا نور ہے اس نور نے آسمان تک جا کر اللہ تعالیٰ سے میری سفارش کی۔ اور سورۃ تبارک الذی جس کو میں ہر رات پڑھا کرتا تھا وہ میری حفاظت کرتی ہے یہ کہہ کر وہ سرد ہو گئے۔ ۱۴۱؎

الم تنزیل کا نور اور سورۂ ملک

روایت ہے مورق عجلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہم لوگ ایک مرد کے پاس گئے وہ موت کی بے ہوشی میں تھے ہم نے دیکھا کہ ایک نور ان کے سر سے بلند ہوا اور چھت سے اوپر نکل گیا پھر ان کی ناف سے ایک نور نکلا اور پہلے نور کے مثل بلند

۱۴۰؎ قال ابو نعیم حدیث مشهور و أخرجه البیهقی فی الدلائل وقال صحیح لاشك فی صحته .(منه)

۱۴۱؎ أخرجه جویبر فی تفسیره.(منه)

ہوا اسی طرح ان کے پیر سے نور نکلا اس کے بعد وہ ہوش میں آئے ہم نے پوچھا کہ تم سے جو نور نکلا ہے اس کو تم جانتے ہو کہا ہاں جو نور سر سے نکلا ہے وہ الم تنزیل کا ہے اور جو نور میری ناف سے نکلا ہے وہ سجدہ کی آیت کا نور ہے اور جو نور میرے پیر سے نکلا ہے وہ آخیر سورہ سجدہ کا نور ہے ان تینوں نوروں نے اللہ تعالیٰ کے پاس میری شفاعت کی ہے اور تبارک الذی میری حفاظت کرتی ہے ان دونوں سورتوں کو میں ہر رات پڑھا کرتا تھا۔ ۱۴۲ ؎

میں نے موت آسان دیکھی ہے

روایت ہے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت جس کا نام رویہ تھا اس نے انتقال کیا جب اس کے غسل اور کفن سے فارغ ہوئے تو وہ ہلنے لگی ہم نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے کہا تم لوگوں کو مبارک ہو جس سے تم لوگ ڈرتے تھے اس کو میں نے یہاں آسان دیکھا اور البتہ یہ بات دیکھی کہ جنت میں وہ آدمی داخل نہ ہوگا جس نے اپنے قرابت داروں سے محبت اور میل جول چھوڑ دیا اور جو ہمیشہ شراب پیتا رہا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا۔ ۱۴۳ ؎

رافضی کی بدحالی

روایت ہے بشیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں شہر مدائن میں ایک میت کے پاس گیا دیکھا کہ اس کے شکم پر ایک اینٹ رکھی ہے اور بہت سے آدمی اس کے قریب بیٹھے ہیں میں بیٹھ گیا کچھ دیر کے بعد وہ گھبرا کر چارپائی سے کود پڑا سب لوگ وہاں سے بھاگے میں نے قریب جا کر پوچھا تیرا کیا حال ہے اور تو نے کیا دیکھا اس نے بیان کیا کہ میں کوفہ میں چند بدھوں کے پاس جایا کرتا تھا ان لوگوں نے مجھ کو اپنے مذہب میں کھینچ لیا تھا اور مجھ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر تبرا میں اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا بشیر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا استغفار پڑھ اور اب ایسا کلام نہ کر اس نے جواب دیا کہ اب مجھ کو نفع نہیں ہو سکتا مجھ کو فرشتے

---

۱۴۲ ؎ أخرجه ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت (منه)

۱۴۳ ؎ أخرجه ابن أبی الدنیا (منه)

دوزخ میں ڈالنے کے واسطے لے جا چکے اور میں نے دوزخ کو دیکھ لیا فرشتوں نے کہا کچھ دیر کے لئے تجھ کو فرصت دی جاتی ہے کہ اپنے ساتھیوں سے اس حال کو بیان کر اور تیرا وہی ٹھکانا ہے یہ کہہ کر گر ا اور مر گیا۔ ۱۲۴۔

میری تو ابھی زندگی باقی ہے

روایت ہے ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب ماجشون کا انتقال ہوا تو ان کے لڑکے نے بیان کیا کہ ہم نے غسل کے لئے ان کو تخت پر رکھا جب غسل دینے والا آیا تو اس نے دیکھا کہ دونوں قدم کے نیچے آگ حرکت کرتی ہے تو اسی حالت میں چھوڑ دیا چو تھے روز اٹھ کر بیٹھ گئے اور کہا ستو لاؤ ستو پانی میں گھول کر دیا گیا وہ پی گئے پھر ہم لوگوں نے کہا اپنا حال بیان کرو اور جو کچھ دیکھا ہے ہم سے کہو اس نے کہا کہ میری روح کو فرشتے قبض کر کے لے چلے اور جب آسمان طے کر کے ساتویں آسمان پر پہنچے تو ایک شخص نے فرشتوں سے پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون شخص ہے کہا ماجشون ہے انہوں نے کہا ابھی اس کے لانے کا وقت نہیں آیا ابھی تو اس کی عمر اتنے برس اتنے مہینہ باقی ہے پھر مجھ کو وہاں سے نیچے اتار دیا۔ ۱۲۵۔ (یہ روایت ضعیف ہے)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی حکایت

روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمٰن سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مرض الموت کی حالت میں بے ہوش ہوئے سب نے جانا کہ انتقال ہو گیا اور چادر اڑھا کر چلے گئے جب ہوش ہوا تو کہا میرے پاس دو فرشتے خوفناک سخت دل والے آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ چل اللہ کے پاس تیرا فیصلہ ہو گا اور مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے پھر دو فرشتے ان سے ملے یہ دونوں نہایت رحم دل اور مہربان تھے پوچھا اس کو کہاں لے جاتے ہو چھوڑ دو یہ ماں کے پیٹ سے نیک

۱۲۴۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

۱۲۵۔ أخرجه ابن عساكر (منه)

بخت پیدا ہوا اس کے بعد دو مہینہ زندہ رہ کر انتقال کیا۔ ۱۴۶

ایک نیکی کام آگئی

روایت ہے ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میرا ایک بھتیجا بدکار تھا وہ بیمار ہوا اور عرصہ تک مریض رہا مگر میں اس کے دیکھنے کو نہ گیا ایک روز بازار گیا دل میں خیال ہوا کہ وہ میرا بھتیجا ہے اس کا کام اللہ کے اختیار میں ہے میں اس کے پاس گیا اور تمام رات اس کے نزدیک رہا ناگاہ دیکھا کہ دو سیاہ فرشتے کلہاڑی لئے ہوئے چھت سے اترے ایک نے دوسرے سے کہا اس کے پاس جا کر دیکھو کچھ نیک عمل ہے یا نہیں وہ میرے بھتیجے کے قریب آیا اور اس کے سر کو سونگھا سر میں قرآن شریف کو نہ پایا اور اس کے پیٹ کو سونگھا ایک دن بھی اس کو روزہ دار نہ پایا اور اس کے پاؤں کو سونگھا اس کو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے نہ پایا نہ نماز کے واسطے مسجد کی طرف جاتے پایا اس کے بعد اس کا دوسرا ساتھی آیا اور اس کے سر کو سونگھا اور پیٹ کو سونگھا اور دونوں پاؤں کو سونگھا اور اپنے ساتھی سے کہنے لگا ہائے تعجب یہ محمد ﷺ کی امت میں سے ہے اور اس میں ایک صفت بھی اس صفتوں میں نہیں ہے پھر اس کو دوبارہ دیکھا اور اس کا منہ کھول کر زبان کو دبایا اور اپنے ساتھی سے کہا سبحان اللہ اس نے ایک بار شہر انطاکیہ میں صدق دل سے اللہ اکبر کہا تھا اس کی خوشبو نکلتی ہے بعد اس کے دونوں فرشتے باہر دروازہ پر کھڑے ہو گئے اور ملک الموت آئے اور اس کی روح کو قبض کیا اور جاتے وقت ان دونوں فرشتوں سے کہا تم چلے جاؤ اس کے ساتھ جانے کا تم کو راستہ نہیں ہے جب صبح ہوئی تو ابو قلابہ نے اس واقعہ کو لوگوں سے بیان کیا لوگوں نے کہا اس نے مقام ساکنہ میں اللہ اکبر کہا ہے ابو قلابہ نے کہا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں نے فرشتے کے منہ سے سنا ہے کہتے تھے کہ انطاکیہ میں اللہ اکبر کہا ہے پھر سب لوگ نماز جنازہ کے

۱۴۶۔ أخرجه ابن ابی الدنیا والحاكم فی مستدركه والبیهقی فی دلائل النبوة وابن عساكر من طرق (منه)

لئے روانہ ہو گئے۔ ۱۴۷؎

معرفت انسانی کب ختم ہوتی ہے

(حدیث) عن ابی موسی رضی اللّٰہ عنہ قال سألت رسول اللّٰہ ﷺ متی تنقطع معرفة العبد من الناس قال اذا عاین قال القرطبی یرید اذا عاین ملک الموت والملائکة۔ ۱۴۸؎

(ترجمہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا آدمی کا لوگوں کو پہچاننا کب ختم ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب دیکھتا ہے۔ قرطبی کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ جب ملک الموت اور فرشتوں کو دیکھتا ہے۔

مبارک ہو ایسی عمدہ خوشبو پائی ہے

روایت ہے فضالہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا اس وقت یہ موت کی حالت میں تھے ناگاہ کہنے لگے مبارک ہو میرے رب کے فرشتوں کو لاحول ولاقوة الا باللّٰہ میں نے اس وقت ایسی اچھی خوشبو پائی کہ آج تک ایسی خوشبو کبھی نہیں پائی تھی اس کے بعد آسمان کی طرف دیکھا اور انتقال کیا۔ ۱۴۹؎

حضرت جبریل نے پانی پلایا

روایت ہے حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میرا بھائی علی بیمار ہوا میں رات کو اس کے پاس رہا اس نے مجھ سے کہا پانی پلاؤ میں نماز میں مشغول تھا جب فارغ ہوا تو اس کے پاس پانی لے گیا اور کہا پی لو اس نے جواب دیا کہ میں نے ابھی پانی پیا ہے میں نے کہا اس گھر میں میرے اور تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے کس نے

۱۴۷؎ أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول من طريق النضر بن معبد (منه)

۱۴۸؎ أخرجه ابن ماجه (منه) -۱٤٥٣- تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ٨:٤٠٨،٤٠٩،

۱۴۹؎ أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب المحتضرين (منه)

پانی پلایا۔ ما جبرئیل علیہ السلام نے ابھی پانی لا کر مجھ کو پلایا ہے اور کہا کہ تو اور تیرا بھائی اور تیری ماں ان لوگوں میں سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین سے پھر انتقال کیا۔ ۱۵۰

مرتے وقت نیکی اور بدی پیش ہوتی ہے

روایت ہے محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب آدمی مرنے کے قریب ہوتا ہے تو اس کے نیک اعمال اور برے اعمال کی صورت اس کے آگے پیش کی جاتی ہے تو نیکیوں کو برابر دیکھتا ہے اور برائیوں کو دیکھ کر اپنا سر جھکا لیتا ہے۔ حسن نے کہا جو فرشتے اعمال لکھتے تھے وہ مرتے وقت اس کے سامنے نیک اور بد اعمال پیش کرتے ہیں نیک اعمال دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور برے اعمال کو دیکھ کر منہ بگاڑتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ینبؤا الانسان یومئذ بماقدم واخر) یعنی انسان کو اس دن بتایا جائے گا جو کچھ اس نے پہلے کیا ہے اور جو کچھ پیچھے کیا ہے۔ حنظلہ بن اسود کہتے ہیں کہ جب میرے مالک انتقال کرنے لگے تو اس وقت کبھی اپنا منہ ڈھانک لیتے تھے اور کبھی کھول دیتے تھے اور بار بار اسی طرح کرتے رہے میں نے مجاہد سے اس کا تذکرہ کیا انھوں نے فرمایا مجھ کو روایت ملی ہے کہ مومن کی روح قبض نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے سامنے اس کے اعمال نہ لائے جائیں یہ اسی کا رنج اور خوشی ہے۔ ۱۵۱

حضور ﷺ کی دعا کی برکت

(حدیث) عن سلمان أن رسول الله ﷺ دخل علی رجل من الانصار وهو فی الموت فقال ماتجد فقال أجدنی بخیر وقد حضرنی اثنان أحدهما أسود والآخر أبیض فقال رسول الله ﷺ ایهما أقرب منك قال الاسود قال ان الخیر قلیل والشر کثیر قال فمتعنی منك یا

۱۵۰ـ أخرجه الحافظ أبو محمد الخلال فی کتاب کرامات الأولیاء وأبو القاسم ابن منده فی کتاب الاحوال والإیمان بالسوال وأبوالحسین بن العریف فی فوائده.(منه)

۱۵۱ـ أخرجه ابن ابی الدنیا.(منه)

رسول اللّٰہ بدعوۃ فقال اللّٰھم اغفر الکثیر وأنم القلیل ثم قال ماتری قال أری خیرا بابی انت وأمی أری الخیر ینمو وأری الشر یضمحل وقد استأخر عنی الاسود قال أی عملک أملک بک قال کنت اسقی الماء ثم قال رسول اللّٰہ ﷺ انی اعلم مایلقی مامنہ عرق الاوھو یالم بالموت علی حدتہ. ۱۵۲؎

(ترجمہ) روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرد انصاری کے یہاں گئے وہ موت کی حالت میں تھا آپ نے پوچھا کیا حال ہے اس نے کہا میں اچھی حالت میں ہوں مگر میرے پاس دو شخص آئے ہیں ایک سیاہ رنگ کا اور ایک سفید رنگ کا آپ نے فرمایا تمہارے قریب ان دونوں میں سے کون ہے اس نے کہا سیاہ رنگ والا آپ نے فرمایا تمہاری نیکی کم ہے اور بدی زیادہ ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ دعا سے میری مدد کیجئے آپ نے دعا کی یا اللہ زیادہ کو بخش دے اور کم کو زیادہ کر دے پھر آپ نے فرمایا اب کیسا دیکھتے ہو اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ اب دیکھتا ہوں کہ نیکی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور بدی کم ہوتی جاتی ہے اور سیاہ آدمی دور ہو گیا ہے آپ نے پوچھا تجھے اس حال تک کس عمل نے پہنچایا ہے؟ عرض کیا میں صرف پانی پلایا کرتا تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ یہ پسینہ میں ہے اور موت کی تکلیف الگ سے سہہ رہا ہے۔

کراما کاتبین کی دعا

روایت ہے وہیب بن الورد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ مؤمن کی روح قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ ان دو فرشتوں کو نہ دیکھ لے جو دنیا میں اس کا عمل لکھتے تھے پس اگر اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی ہے تو یہ دونوں کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے تم کو نیک بدلہ دے تم ہمارے اچھے دوست تھے تم نے ہم کو اچھی مجلس میں بٹھایا اور اچھا عمل ہمارے سامنے کیا اور اچھا کلام ہم کو سنایا اللہ تعالیٰ ہماری طرف

۱۵۲؎ أخرجہ البزار والطبرانی فی الکبیر (منہ)-مجمع الزوائد ۲:۳۲۲،۳۲۶.

سے تم کو اچھا بدلہ دے۔ اور اگر اس نے ایسا عمل کیا ہے جس سے اللہ راضی نہیں ہے تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے تم کو اچھا بدلہ نہ دے تو نے ہم کو بری مجلس میں بٹھایا اور برے عمل ہمارے سامنے کئے اور برے کلام ہم کو سنائے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے تجھے اچھا بدلہ نہ دے اور اب کبھی لوٹ کر نہیں آنے والا ہے اس سبب سے میت اس کی طرف افسوس کے ساتھ ٹکٹکی باندھ کر دیکھتی ہے سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس قسم کی روایت ہے۔ ۱۵۳۔

مؤمن موت کو پسند کرتا ہے

(حدیث) عن عبادة بن الصامت أن النبی ﷺ قال من أحب لقاء اللّٰه أحب اللّٰه لقاء ه ومن کره لقاء اللّٰه کره اللّٰه لقاء ه فقالت عائشة أنا لنکره الموت فقال لیس ذاك ولکن المومن اذا حضره الموت بشر برضوان اللّٰه وکرامته فلیس شیء أحب الیه مما أمامه واحب لقاء اللّٰه واحب اللّٰه لقاء ه وان الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللّٰه وعقوبته فلیس شیء اکره الیه مما امامه وکره لقاء اللّٰه وکره اللّٰه لقاء ه. ۱۵۴۔

(ترجمہ) روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے

۱۵۳۔ أخرجه ابن ابی الدنیا۔

۱۵۴۔ أخرجه الشیخان (بخاری ۸: ۱۳۳۰۱)۔ مسلم کتاب الذکر والدعا ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸۔ ترمذی ۱۰٦٦، ۱۰٦۷، ۱۰٦۸، ۲۳۰۹۔ نسائی ٤: ۹ ۱۰۰۔ سنن ابن ماجه ٤۲٦٤ مسند احمد بن حنبل ۲: ۳۱۳، ۳٤٦، ٤۲۰، ۳: ۱۰۷، ٤: ۲۵۹، ۵: ۳۱٦، ۳۲۱، ٦: ٤٤، ۵: ۲۰۷، ۲۱۸، ۲۳٦۔ سنن الدارمی ۱: ۳٤۵، ۲: ۳۱۲۔ مصنف عبدالرزاق ٦۷٤۸۔ کنز العمال ٤۲۱۲۱، ٤۲۱۹٦، ٤۲۱۹۷، ٤۲۱۹۸۔ اتحاف السادة المتقین ۱: ۳۳۰، ۹: ٦۱۵، ۱۰: ۲۲۲، ۲٦٦۔ فتح الباری ۱۱: ۳۵۷ مکرر۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹: ۳۹۱۔ مجمع الزوائد ۲: ۳۲۰، ۳۲۱۔ الترغیب والترهیب للمنذری ٤: ۳۳۳، ۳۳۵۔ شرح السنة للبغوی ۵: ۲٦۳۔ مشکوة المصابیح ۱٦۰۱، ۱٦۰۲۔ الدرالمنثور ۵: ۳٦٤، ٦: ۱٦۷۔ المطالب العالیه لابن حجر ۳۱۹۷۔ المغنی عن حمل الاسفار ٤: ۳۲۱،

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے یہ سن کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم لوگ موت کو ناپسند کرتے ہیں (یعنی جب موت کو ناپسند کرتے ہیں اور موت اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا ذریعہ ہے تو لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات بھی ناپسند کرتے ہیں تو وہاں ہماری کیا حالت ہوگی) آپ نے فرمایا اے عائشہ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ مومن کے پاس جب ملک الموت آتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اس کی خوشنودی کی خبر سناتے ہیں اور اس کی رحمت و مغفرت کا وعدہ سناتے ہیں اس وقت آخرت کے سوا کوئی شے اس کو پسند نہیں ہوتی اور صرف اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور کافر کے پاس جب ملک الموت آتے ہیں تو اللہ کے عذاب کی خبر سناتے ہیں۔ اس وقت آخرت کے سوا کوئی شے اس کو ناپسند نہیں معلوم ہوتی اور اللہ کی ملاقات ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

اسی کے مثل روایت کیا ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے بھی جسے امام احمدؒ نے ھمام عن عطاء بن السائب کے طریق سے نقل کیا ہے۔

موت کے وقت مؤمن اور کافر کی تمنائیں

(حدیث) عن ابن جریج قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لعائشة اذا عاین المؤمن الملائکة قال انرجعك الی الدنیا فیقول الی دار الهموم والاحزان قدما الی اللّٰہ وأما الکافر فیقولون له نرجعك الی الدنیا فیقول رب أرجعون لعلی أعمل صالحاً فیما ترکت . ۱۵۵۔

۴۴۹ – تفسیر ابن کثیر ۸: ۲۷ – تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ۶، ۲۷۲، ۱۲: ۳۱۱. کشف الخفاء للعجلونی ۲: ۵۵ – الاسماء والصفات للبیهقی ۵۰۰ – مسند الحمیدی ۲۲۵.

۱۵۵– أخرجه ابن جریر وابن المنذر فی تفسیر هما (منه) اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۴۰۴.

(ترجمہ) روایت ہے ابن جریج رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ مومن موت کے وقت فرشتوں کو دیکھتا ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کیا تم کو ہم دنیا میں بھیج دیں جواب دیتا ہے کہ مجھ کو تکلیف اور مصیبت کے گھر میں بھیجنے کے لئے کہتے ہو مجھ کو اللہ کے گھر کی طرف لے چلو اور جب کافر سے کہتے ہیں کہ تم کو ہم دنیا میں بھیج دیں تو وہ کہتا ہے ہاں دنیا میں بھیج دو کہ کچھ نیک کام کروں کیونکہ میں نے اب تک نیک کام نہیں کیا ہے۔

بعض مؤمن دنیا میں واپسی کی تمنا کریں گے

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جس کے پاس مال حج کے لائق ہے اور حج نہیں کیا یا زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ نہیں دی وہ موت کے وقت فرشتوں سے کہے گا کہ مجھ کو دنیا میں بھیج دو ایک آدمی نے کہا اے ابن عباس اللہ سے ڈرو دنیا میں واپسی کا سوال تو کافر کریں گے! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں قرآن پاک سے اس کی دلیل پیش کرتا ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (یا ایھا الذین آمنوا لاتلھکم اموالکم و لا اولاد کم عن ذکر اللّٰہ۔ إلی آخر السورۃ)۔ تلاوت کیا۔ ۱۵۶ؔ

مؤمن کو ملک الموت سلام کہتا ہے

(حدیث) عن أنس بن مالك قال قال رسول اللّٰه ﷺ اذا جاء ملك الموت الى ولى اللّٰه سلم عليه وسلامه عليه أن يقول السلام عليك يا ولى اللّٰه قم فاخرج من دارك التى خربتها الى دارك التى عمرتها واذا لم يكن ولى اللّٰه قال له قم فاخرج من دارك التى عمرتها الى دارك التى خربتها۔ ۱۵۷ؔ

۱۵۶ؔ أخرجه الترمذى وابن جرير .(منه)

۱۵۷ؔ أخرجه القاضى ابو الحسين بن العريف فى فوائده وابو الربيع المسعودى فى فوائده (منه).

(ترجمہ) روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کسی ولی کے پاس ملک الموت آتے ہیں اور اس سے سلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں السلام علیکم یا ولی اللہ دنیا کے گھر کو آپ نے خراب کیا ہے اب اس کو چھوڑیئے اور آخرت کے گھر کو آپ نے آباد کیا ہے وہاں چلئے اور اگر میت ولی نہیں ہے تو کہتے ہیں دنیا کے گھر کو تو نے آباد کیا ہے۔ یہاں سے چلئے اس آخرت کے گھر کو جس کو تو نے ویران کیا ہے۔

اللہ بھی سلام بھجواتا ہے

(حدیث) عن ابن مسعود قال اذاأراد اللّٰه قبض روح المؤمن أوحى الى ملك الموت أقرئه مني السلام فاذا جاء ملك الموت لقبض روحه قال له ربك يقرئك السلام. ۱۵۸ـ

(ترجمہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح کو قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت سے کہتا ہے تم اس کے پاس جاکر میرا سلام کہو جب ملک الموت اس کے پاس آکر کہتے ہیں کہ تیرے رب نے تجھ کو سلام کہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے اشتیاق میں نکل آتی ہے۔

خاص بندے کیلئے خاص طریقہ موت

روایت ہے ابو سعید حسن بن علی واعظ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر اپنی قدرت سے نور کے حرفوں میں لکھتا ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور حکم کرتا ہے کہ فلاں شخص میرا خاص بندہ ہے وفات کے وقت اس کو اپنی ہتھیلی دکھاؤ جب اس کی روح دیکھتی ہے تو پلک مارنے سے بھی جلد اڑ کر اس کی طرف چلی جاتی ہے۔ ۱۵۹ـ

۱۵۸ـ أخرجه ابو القاسم ابن منده في كتاب الاحوال (منه).

۱۵۹ـ أخرجه الحافظ السلفي في المشيخة البغدادية. (منه)

گناہگاروں سے بدلہ لے لو پھر جنت کی خوشخبری سناؤ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب اس امت کے گنہگار بندوں کی روح قبض کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو فرماتا ہے کہ اس نے دنیا میں جو کچھ کام کیا ہے پہلے اس کا بدلہ لے لو پھر اس کو جنت کی خوشخبری سناؤ۔

میت کی آنکھیں روح کو جاتا ہوا دیکھتی ہیں

(حدیث) عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ألم تروا الانسان اذامات شخص بصره قالو ابلى قال فذلك حين يتبع بصره نفسه. ۱۶۰؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی آنکھ کھلی رہ جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جب ملک الموت اس کی روح کو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں تو وہ روح کی طرف دیکھتی ہے۔

زبان کب بند ہوتی ہے

روایت ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب ملک الموت گردن کی رگ پکڑتے ہیں تو اس کی زبان بند ہو جاتی ہے اور کسی کو نہیں پہچانتا اور دنیا کو اور جو کچھ دنیا میں ہے سب کو بھول جاتا ہے اگر اس پر موت کی سختی نہ ہوتی تو تلوار لے کر سب کو قتل کرتا۔ ۱۶۱؎

جمعہ کے دن ہزار مرتبہ درود پڑھنے کا فائدہ

(حدیث) عن أنس قال قال رسول الله ﷺ من صلى يوم الجمعة الف مرة على لم يمت حتى يرى مقعده من الجنة. ۱۶۲؎

۱۶۰؎ أخرجه مسلم كتاب الجنائز ۹(منه) السنن الكبرى للبيهقي ۳: ۳۷۵- كنز العمال ۴۲۱۷۱ -تفسير القرطبي ۱۵: ۲۶۱.

۱۶۱؎ أخرجه الدينوري في المجالسة.(منه)

۱۶۲؎ أخرجه الاصبهاني في الترغيب (منه).

(ترجمہ) روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر درود ایک ہزار بار پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے اپنے رہنے کی جگہ جنت میں دیکھ لے گا۔
اس مضمون کی روایتیں حدیثوں میں بہت ہیں ہم نے بقدر ضرورت یہاں پر لکھا تاکہ کتاب زیادہ بڑی نہ ہو جائے۔
فائدہ: ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے ساتھ ملک الموت رعایت کریمانہ اور محبتانہ برتاؤ کرتے ہیں اور اچھی صورتوں میں ان کے پاس تشریف لاتے ہیں جس سے بجائے اس کے کہ خوف لاحق ہو شوق لقاء اللہ کا پیدا ہوتا ہے یہ برتاؤ ان کا ہر مسلمان کے ساتھ ہوتا ہے ہاں کفار کے ساتھ البتہ اس کا برعکس برتاؤ ہوتا ہے۔

باب
مردہ کی روح سے کل روحیں ملاقات کرنے آتی ہیں اور حالات پوچھتے ہیں

میت سے مردے حالات پوچھتے ہیں

(حدیث) عن ابی أیوب الانصاری أن رسول اللّٰہ ﷺ قال ان نفس المؤمن اذا قبضت تلقاها أهل الرحمة من عباد اللّٰه كمايلقون البشير من أهل الدنيا فيقولون انظروا صاحبكم يستريح فانه كان في كرب شديد ثم يسألونه مافعل فلان وفلانة هل تزوجت فاذا سألوه عن الرجل الذى قدمات قبله يقول انه قد مات ذاك قبلى فيقولون انالله وانا اليه راجعون ذهب به الى أمه الهاوية فبئست الام وبئست المربية وقال ان أعمالكم ترد على أقاربكم وعشائركم من أهل الآخرة فان كان خيرافرحوا واستبشروا وقالو اللهم هذا فضلك ورحمتك فاتمم نعمتك

عليه وامته عليها ويعرض عليهم عمل المسی فيقولون اللهم الهمه عملاصالحاترضی به وتقربه اليك. ۱۲۳۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مؤمن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ کے نیک بندوں کی ارواح اس کی ملاقات کو آتی ہیں جس طرح دنیا میں خوشخبری لانے والے کی ملاقات کو لوگ آتے ہیں پھر آپس میں کہتی ہیں ذرا اس کو فرصت دو کہ آرام کرلے یہ سخت مصیبت میں تھا پھر پوچھتی ہیں کہ فلاں شخص کیا ہوا اور فلانی نے نکاح کیا یا نہیں جب اس آدمی کا حال پوچھتی ہیں جو مر گیا ہے تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھ سے پہلے مر چکا ہے ارواح کہتی ہیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اس کو نیچے کے ٹھکانے میں جگہ ملی وہ بہت بُری جگہ ہے پھر آپ نے فرمایا تمہارے سب اعمال تمہارے عزیز و اقارب کو جو مر چکے ہیں دکھائے جاتے ہیں پھر اگر نیک اعمال ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ یہ تیرا فضل اور تیری رحمت ہے اس پر اپنی نعمت زیادہ کر اور اسی پر اس کا خاتمہ کر اور ان کے بُرے اعمال بھی دکھائے جاتے ہیں تو کہتے ہیں اے اللہ اس کو نیک عمل کی توفیق دے جس سے تو خوش رہے۔

مردوں کو میت کے ذریعہ سے سلام بھجوانا

(حدیث) عن أبي لبيبة قال لمامات بشر بن البراء بن معرور وجدت عليه أمه وجدا شديدافقالت يا رسول اللّٰه لايزال الهالك يهلك من بني سلمة فهل تتعارف الموتى فارسل الى بشر بالسلام قال نعم والذى نفسي بيده انهم ليتعار فون كما يتعارف الطير في رؤوس الاشجار وكان لايهلك هالك من بني سلمة الا جاء ته أم بشر فقالت يا فلان عليك السلام فيقول وعليك فتقول اقرأ على بشر السلام. ۱۲۴۔

۱۲۳۔ أخرجه ابن ابی الدنيا والطبرانی فی الاوسط (منه) المعجم الكبير للطبرانی ٤:١٥٣ - كنز العمال ٤٢٧٣٨ .

۱۲۴۔ أخرجه ابن ابی الدنيا.(منه)

(ترجمہ) روایت ہے لبیبہ رحمہ اللہ سے کہ بشر کا انتقال ہوا ان کی ماں کو بہت غم اور صدمہ ہوا اکثر رویا کرتی تھیں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے خاندان کے آدمی اکثر انتقال کیا کرتے ہیں تو کیا ان کی ارواح ایک دوسرے کو جانتی پہچانتی ہیں اگر پہچانتی ہوں تو میں بشر کو سلام کہلا بھیجوں آپ نے فرمایا ہاں پہچانتی ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپس میں اس طرح جان پہچان رکھتی ہیں جیسے چڑیاں درختوں پر آپس میں جان پہچان رکھتی ہیں پس جب بشر کے خاندان میں کوئی بیمار مرنے کے قریب ہوتا تھا تو بشر کی ماں اس کے پاس جا کر کہتی تھیں کہ میرے لڑکے بشر کو میرا سلام کہنا۔

حضور ﷺ کو میرا سلام

روایت ہے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جابر بن عبداللہ کے پاس میں گیا اور وہ انتقال کر رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میرا سلام کہنا۔ ۱۶۵؎

میرے باپ کو سلام کہنا

روایت میں ہے کہ جب ابو قتادہ کا انتقال ہوا تو پندرہ دن کے بعد ان کی لڑکی ام البنین عبداللہ بن انیس کے پاس آئی یہ بیمار تھے ام البنین نے کہا اے چچا میرے باپ کو سلام کہنا۔ ۱۶۶؎

مردے میت سے حالات پوچھتے ہیں

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه رفعه ان المؤمن ينزل به الموت ويعاين مايعا ين يو دخرجت نفسه والله يحب لقاء د وان المؤمن تصعد روحه الى السماء فتأتيه أرواح المؤمنين فيستخبر ونه عن معارفه من أهل الدنيا فاذا قال تركت فلانافي الدنيا أعجبهم ذلك واذا قال ان

۱۶۵؎ أخرجه ابن ابى الدنيا. (منه)

۱۶۶؎ أخرجه البخارى فى تاريخه. (منه)

فلانا قدمات قالو اماجیء به وذکر الثعلبی من حدیث ابی هریرة مثل ذلك وفی آخره حتی انهم لیسألونه عن هرة البیت ۔ ۱۶۷۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مومن کو موت آتی ہے اور جنت کی چیزیں دیکھتا ہے تو اس کی روح چاہتی ہے کہ جلد بدن سے باہر نکل جائے اور اللہ بھی اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اور مومن کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو مومنوں کی ارواح اس کی ملاقات کو آتی ہیں اور دنیا کے ملاقاتیوں کا حال پوچھتی ہیں جب یہ کہتا ہے کہ فلاں کو میں نے دنیا میں چھوڑا ہے تو خوش ہوتی ہیں اور جب کہتا ہے کہ فلاں مر گیا ہے وہ کہتے ہیں افسوس کہ ہمارے پاس وہ نہیں آیا یہاں تک کہ اگر گھر میں بلی تھی تو اس کا بھی حال پوچھتی ہیں۔

امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے قراری

روایت ہے امام عبد الرحمٰن بن مہدی سے کہ جب سفیان ابن عیینہ کو مرض میں سختی پہنچی تو گھبرائے اور بے صبری ظاہر کی مرحوم بن عبد العزیز ان کے پاس آئے اور کہا کہ اب بے صبری کیوں ہے تم اس پروردگار کے پاس جاؤ گے جس کی عبادت ساٹھ برس تک تم نے کی ہے اور ہر روز روزہ رکھا اور نماز پڑھی ہے اور حج کیا ہے اگر کسی پر تمہارا احسان ہو اور تم اس سے ملاقات کرو تو کیا تم کو یہ خیال نہ ہو گا کہ وہ میرے احسان کا بدلہ دے گا اس کہنے سے ان کو اطمینان ہوا اور بے صبری جاتی رہی۔ ۱۶۸۔

اچھی اور بری دوستی کا انجام

روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ دو دوست مومن تھے اور دو دوست کافر تھے

۱۶۷۔ أخرجه البزار بسند صحیح (منه)۔مجمع الزوائد ۳: ۵۲ تفسیر ابن کثیر ٤: ٤٢٠ ۔اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۳۹۵۔الحاوی للفتاوی للسیوطی ۲: ۳۰۹

۱۶۸۔ أخرجه ابن عساکر .(منه)

جب ایک مؤمن کا انتقال ہوا اور جنت کی خوشخبری اس کو دی گئی تو اس نے اپنے دوست کو یاد کیا اور کہا اے اللہ میرا فلاں دوست مجھ کو تیری عبادت اور تیرے رسول اللہ ﷺ کی تابعداری کا حکم کرتا تھا اور نیکی کی طرف مجھے رغبت دلاتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم سے ملیں گے اے اللہ تو اس کو ہدایت دے اور نیک راستہ پر چلا اور اس کو بھی وہ دکھا جو مجھ کو دکھایا اور تو اس سے راضی رہ جیسا مجھ سے راضی ہوا پھر جب دوسرے دوست کا انتقال ہوتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ جمع ہوتی ہیں اور ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ تم ہمارے اچھے دوست اور اچھے بھائی تھے اور جب ایک کافر مرا اور اس کو دوزخ دکھائی گئی تو اپنے دوست کو یاد کیا اور کہا اے اللہ میرا دوست تیری نافرمانی اور تیرے رسول کی نافرمانی اور برے کام کا حکم کرتا تھا اور نیکی سے منع کرتا تھا اور کہتا تھا کہ ہم بھی تم سے ملیں گے اے اللہ تو اس کو گمراہ کر اور اس کو بھی وہ دکھا جو مجھ کو دکھایا اور اپنا غضب اس پر نازل کر جیسا مجھ پر نازل کیا پھر جب دوسرا کافر مرتا ہے تو دونوں کی روحیں ایک جگہ جمع ہوتی ہیں اور ہر ایک دوسرے کو کہتا ہے تو میرا برا دوست اور بدتر تھا۔ ۱۶۹ ؎

باب

میت اپنے غسل دینے والے اور کفن پہنانے والے کو پہچانتی ہے اور جنازہ لے جاتے وقت اس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے اسکو سنتی ہے اور فرشتے اسکے ساتھ چلتے ہیں

میت کی پہچان

(حدیث) عن ابی سعید الخدری ان النبی ﷺ قال ان المیت یعرف من یغسله ویحمله ویکفنه ومن یدلیه فی حفرته۔ ۱۷۰ ؎

---

۱۶۹ ؎ أخرجه البیهقی فی شعب الایمان .(منه)

۱۷۰ ؎ أخرجه احمد والطبرانی فی الاوسط وابن ابی الدنیا والمروزی وابن

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے میت پہچانتی ہے غسل دینے والے کو کفن پہنانے والے کو اور لحد میں اُتارنے والے کو۔
ایسی ہی روایت ہے مجاہد اور عمرو بن دینار سے جسے ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

میت کا مشاہدہ

روایت ہے بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب میت مرتی ہے تو اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں رہتی ہے اور غسل اور کفن دیتے وقت جو کچھ کرتے ہیں وہ سب دیکھتی ہے اگر اس کو بات کرنے کی طاقت ہوتی تو لوگوں کو رونے اور چلانے سے منع کرتی۔ ۱۷۱ـ

جسم میں روح کب لوٹتی ہے

روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ روح فرشتہ کے ہاتھ میں رہتی ہے جب جنازہ لے جاتے ہیں تو وہ فرشتہ بھی ساتھ چلتا ہے جب کوئی میت کی بھلائی بیان کرتا ہے تو فرشتہ میت سے کہتا ہے سنو جو کچھ تمہارے بارہ میں کہتے ہیں جب لحد میں رکھ کر مٹی ڈالتے ہیں تو فرشتہ روح کو قبر میں ڈالتا ہے۔ ۱۷۲ـ

مردے سنتے ہیں (حدیث کلیب بدر)

(حدیث) عن أنس أن النبي ﷺ وقف على قتلى بدر فقال يافلان بن فلان هل وجدتم ماوعد ربكم حقا فاني وجدت ماوعدني ربي حقا قال عمر يا رسول الله كيف تكلم اجسادا لا أرواح فيها فقال ماأنتم بأسمع لما أقول منهم غير انهم لايستطيعون أن يردوا على شيئا. ۱۷۳ـ
(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ جنگ بدر میں جب کفار قتل

مندہ (منہ) مسند احمد بن حنبل ۳:۳ - اتحاف السادة المتقين ۱۰:۳۹۳ - الحاوی للفتاوی للسیوطی ۲:۳۰۵.
۱۷۱ - أخرجه ابن ابی الدنیا (منه)
۱۷۲ - أخرجه ابن ابی الدنیا (منه)
۱۷۳ - أخرجه الشيخان (منه) مجمع الزوائد ۶:۹۱ - الكامل في الضعفاء لابن عدی ۷:۲۵۰۳

کر کے کنویں میں ڈالے گئے تو نبی علیہ نے کنویں پر کھڑے ہو کر پکارا کہ اے فلاں بن فلاں پروردگار نے جو وعدہ تم سے کیا تھا اس کو تم نے سچ دیکھا یا نہیں ہم نے تو جو وعدہ پروردگار نے ہم سے کیا تھا اس کو سچ دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یارسول اللہ جس کے بدن میں روح نہیں ہے اس سے آپ کیوں کلام کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو بات میں کہتا ہوں اس کو تم سے زیادہ وہ سنتے ہیں البتہ ان کو جواب دینے کی قدرت نہیں ہے۔

سماع اموات

(حدیث) من مرسل عبید بن مرزوق قال کانت امرأة بالمدینة تقم المسجد فماتت فلم یعلم بها النبی ﷺ فمر علی قبرها فقال ماهذا القبر قالوا أم محجن قال النبی ﷺ کانت تقم المسجد قالوا نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال أی العمل وجدت أفضل قالوا یا رسول اللّٰه أتسمع قال ماأنتم بأسمع منها فذکر أنها أجابته قم المسجد۔ ۱۷۴ـ

(ترجمہ) روایت ہے عبید بن مرزوق رضی اللہ عنہ سے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی وہ مسجد نبوی میں جھاڑو دیا کرتی تھی جب وہ مر گئی لوگوں نے اس کو دفن کر دیا اور نبی علیہ کو اس کی خبر نہ ہوئی ایک روز آپ اس کی قبر کی طرف سے گزرے پوچھا یہ کس کی قبر ہے صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ اُمِ محجن کی قبر ہے آپ نے پوچھا جو مسجد کو جھاڑو دیا کرتی تھی لوگوں نے کہا ہاں آپ نے صف کو درست کیا اور سب لوگوں نے اس پر نماز پڑھی پھر آپ نے عورت سے پوچھا تو نے کون سا عمل اچھا پایا لوگوں نے کہا یارسول اللہ علیہ کیا آپ کا کلام وہ سنے گی آپ نے فرمایا تم سے زیادہ وہ سنتی ہے پھر عورت نے جواب دیا کہ مسجد کا جھاڑو دینا سب عمل سے ہم نے افضل پایا۔

میت کا کلام اور سماع

(حدیث) عن أبی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰه ﷺ و اذا

۱۷۴ـ اخرجه ابو الشیخ (منه).

وضعت الجنازة واحتملها الرجال على أعناقهم فان كانت صالحة قالت قد موني و ان كانت غير صالحة قالت يا ويلها أين تذهبون بها يسمع صوتها كل شيء الاالانسان فلو سمعه الانسان لصعق. ۱۷۵۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ کو اپنے گردن پر لے جاتے ہیں تو مردہ اگر نیک ہے تو کہتا ہے مجھ کو جلدی لے چلو اور اگر نیک کار نہیں ہے تو کہتا ہے ہائے خرابی مجھ کو کہاں لے جاتے ہو اس کی آواز کل چیزیں سنتی ہیں سوائے انسان کے اگر انسان اس کی آواز سنتا تو چیخ مارتا۔

اچھی یا بُری میت

(حدیث) عن أبی ہریرة قال قال رسول اللہ ﷺ أسرعوا بالجنازة فان تك صالحة فخير تقدمونها اليه وان تكن سوى ذلك فشر تضعونه عن رقابكم. ۱۷۶۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنازہ کو تیزی سے چلو اگر وہ نیک ہے تو نیکی کی طرف جلد پہنچادو اور اگر نیک نہیں ہے تو اپنی گردن کا بوجھ جلد ہلکا کرو۔

نیک میت جلد جانے سے خوش ہوتی ہے

روایت ہے کہ ابو بکر مزنی کہتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ مؤمن جلد لے جانے

۱۷۵۔ أخرجه الشيخان (منه) بخاری ۳ ۱۲٤،۱۰۸ - مسند احمد ابن حنبل ۳:۵۸ - السنن الكبرى للبيهقي ۲۱،٤٥ شرح السنة للبغوی ۵:۳۲۵- مشكوة المصابيح ۱٦٤٧- كنز العمال ٤۲۳۷٤-

۱۷۶۔ أخرجه الشيخان (منه) بخاری ۲:۱۰۸ مسلم كتاب الجنائز ۵۰ ابوداود ۳۱۸۱ سنن النسائی ٤:٤۲ مسند احمد بن حنبل ۲:۲٤۰ السنن الكبرى للبيهقي ٤:۲۱ شرح السنة للبغوی ۵:۳۲٤ مشكوة ۱٦٤٦- نصب الراية ۲:۲۸۹- الترغيب والترهيب للمنذری ٤:۳٤۵-كنز العمال ٤۲۳۳۲-اتحاف السادة المتقين ٦:۳۰۲ تلخيص الحبير ۲:۱۱۳۔

سے خوش ہوتا ہے۔ ۱۷۷؎

روایت ہے ایوب رضی اللہ عنہ سے کہ میت کو جلد قبر میں پہنچانا میت کی کرامت ہے۔ ۱۷۸؎

میت کی طرف سے جنازہ والوں کو نصیحت

(حدیث) عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال قال رسول الله مامن ميت يوضع على سريره فيخطى به ثلاث خطوات الاتكلم بكلام يسمعه من شاء الله الا الثقلين الانس والجن يقول يااخوتاه وياحملة نعشاه لاتغرنكم الدنيا كماغرتني ولايلعبن بكم الزمان كمالعب بي خلفت ماتركت لورثتي والديان يوم القيامة يخاصمني ويحاسبني وأنتم تشيعوني وتدعوني. ۱۷۹؎

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب میت کو چارپائی پر رکھ کر تین قدم تک لے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے اے میرے بھائیو اے میرے لے جانے والو تم خبردار رہنا دنیا تم کو دھوکا نہ دے جیسا مجھ کو دھوکا دیا اور زمانہ تم کو کھیل کود میں مشغول نہ کرے جیسا مجھ کو مشغول کردیا میں نے جو کچھ جمع کیا اس کو ورثاؤں کے واسطے چھوڑا اور اللہ قیامت کے دن مجھ سے ذرہ ذرہ کا حساب لے گا تم لوگ بھی میرے بعد آؤ گے۔ ۱۸۰؎

جنازہ کے ساتھ چلنے کا ثواب

(حدیث) عن ابن مسعود عن النبی ﷺ قال ان داود قال إلهي ماجزاء من شيع ميتاالى قبره ابتغاء مرضاتك قال جزاؤه ان تشيعه

۱۷۷؎ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

۱۷۸؎ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

۱۷۹؎ أخرجه ابن ابي الدنيا في القبور (منه) كنز العمال ٤٢٣٥٧ – تاريخ جرجان للسهمي ١٧٨.

۱۸۰؎ أخرجه ابن ابي الدنيا. (منه)

ملائکتی فتصلی علی روحه فی الارواح. ۱۸۱؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ داؤد پیغمبر نے پروردگار سے سوال کیا الٰہی جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے اس کو کیا ثواب ملے گا حکم ہوا اے داؤد یہ ثواب ملے گا کہ وہ مرے گا تو میرے ملائکہ اس کے جنازہ کے پیچھے پیچھے چلیں گے اور میں اس کی روح پر رحمت نازل کروں گا۔

اور ایسی ہی روایت ابو خلد سے بھی ہے جسے ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں نقل کیا۔

موت کے بعد فرشتوں کا اور بندوں کا سوال

(حدیث) عن أبی هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذمات المیت تقول الملائکة ماقدم وتقول الناس ماخلف. ۱۸۲؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آدمی مرتا ہے فرشتے (جنازہ کے آگے آگے چلتے ہیں اور آپس میں) کہتے ہیں کہ اس نے آخرت کے واسطے کیا عمل کیا ہے اور آدمی یہ کہتے ہیں کہ اس نے کیا میراث چھوڑی ہے۔

باب
مؤمن کی موت سے آسمان اور زمین بھی روتے ہیں

مؤمن کی موت پر آسمان کے دروازے بھی روتے ہیں

(حدیث) عن أنس أن النبی ﷺ قال مامن انسان الاله بابان فی السماء باب یصعد عمله فیه وباب ینزل منه رزقه فاذا مات العبد

۱۸۱؎ أخرجه ابن عساکر (منه) حلیة الاولیاء لابی نعیم ۵:۱۶۶ — الدر المنثور ۱:۲۱۱ کنز العمال ۱۲۳۹۳.

۱۸۲؎ أخرجه البیهقی فی شعب الایمان والدیلمی (منه) کنز العمال ۴۲۷۳۵.

المؤمن بکیا علیہ۔ ۱۸۳۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر انسان کے واسطے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازہ سے اس کے نیک اعمال جاتے ہیں اور دوسرے دروازہ سے اس کی روزی نازل ہوتی ہے پس جب بندہ مومن مرتا ہے تو یہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔

مؤمن کی موت پر آسمان اور زمین بھی روتے ہیں

(حدیث) عن شریح بن عبید الحضرمی قال قال رسول اللہ ﷺ مامات مؤمن فی غربة غابت عنه فیها بوا کیه الابکت علیه السماء والارض ثم قرأ ﴿فما بکت علیهم السماء والارض﴾ ثم قال انهمالا یبکیان علی کافر۔ ۱۸۴۔

(ترجمہ) روایت ہے شریح حضرمی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مؤمن سفر میں مرتا ہے اور اس پر کوئی رونے والا نہیں رہتا تو اس پر آسمان وزمین روتے ہیں اور آپ نے یہ آیت پڑھی فما بکت علیهم السماء والارض پھر آپ نے فرمایا کافر کے مرنے پر یہ نہیں روتے۔

روایت ہے مجاہد سے کہ مؤمن کے مرنے پر زمین وآسمان چالیس روز تک روتے ہیں۔ ۱۸۵۔

مقام ہائے سجدہ قیامت کے دن ساجد کیلئے گواہی دیں گے

روایت ہے عطاء خراسانی سے کہ مؤمن نے جس جس زمین پر سجدہ کیا ہے وہ کل زمین قیامت کے دن اس کے واسطے گواہی دے گی اور اس کے مرنے پر روتی ہے۔ ۱۸۶۔

۱۸۳۔ أخرجه الترمذی وابو نعیم وابو یعلی وابن ابی الدنیا وابن ابی حاتم (منه) حلیة الاولیاء ۳: ۵۳۔

۱۸۴۔ أخرجه ابن جریر و ابن ابی الدنیا والبیهقی فی الشعب (منه) تفسیر طبری ۲۵:۴۵۔

۱۸۵۔ أخرجه سعید بن منصور و ابو نعیم (منه)

۱۸۶۔ أخرجه ابو نعیم۔ (منه)

چالیس دن تک مؤمن میت پر زمین روتی ہے

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ چالیس دن تک زمین مؤمن پر روتی ہے۔ ۱۸۷۔

آسمان وزمین کیوں روتے ہیں

روایت ہے ابو عبید سے کہ جب مؤمن مرتا ہے توزمین پکار کر کہتی ہے اللہ کے فلاں بندہ مؤمن کا انتقال ہو گیا پھر آسمان و زمین اس پر روتے ہیں اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے تم دونوں کس واسطے میرے بندہ پر روتے ہو وہ کہتے ہیں جس جگہ اس بندہ کا گزر ہوتا تھا اللہ کو یاد کرتا تھا۔ ۱۸۸۔

آسمان وزمین کے رونے کی دوسری وجہ

روایت ہے محمد بن قیس سے کہ یہ دونوں جب مؤمن بندہ پر روتے ہیں تو آسمان کہتا ہے کہ اس بندہ سے میری طرف ہمیشہ نیک عمل آتا تھااور زمین کہتی ہے کہ یہ ہمیشہ مجھ پر نیک عمل کرتا تھا۔ ۱۸۹۔

آسمان کی سرخی اور فرشتوں کارونا

عطااور سفیان ثوری اور حسن رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آسمان کے کنارے جو سرخی ہے یہ اسی رونے کا اثر ہے اور حسن سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح جب سفر میں قبض کرتا ہے تو اس کی مسافرت پر رحم فرما کر جو غائب نہیں کرتا اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اس پر کوئی رونے والا نہیں تمہیں اس پر روؤ۔ ۱۹۰۔

۱۸۷۔ أخرجه ابن ابي الدنيا والحاكم. (منه)

۱۸۸۔ أخرجه ابن ابي الدنيا. (منه)

۱۸۹۔ أخرجه سعيد بن منصور وابن أبي الدنيا. (منه)

۱۹۰۔ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

باب
جس زمین سے آدمی پیدا کیا گیا وہیں دفن کیا جاتا ہے

پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خمیر تھا

(حدیث) عن أبی سعید أن النبی ﷺ مر فی المدینة فرأی جماعة یحفرون قبرا فسأل عنه فقالوا حبشی قدم فمات فقال النبی ﷺ لااله الاالله سیق من أرضه الی التربة التی خلق منها۔ ۱۹۱؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ مدینہ میں کسی طرف جارہے تھے ایک جماعت کو دیکھا کہ قبر کھود رہی ہیں آپ نے پوچھا کس کے لئے قبر کھودتے ہو لوگوں نے کہا حبش کے ملک کا ایک شخص یہاں آکر انتقال کر گیا ہے آپ نے فرمایا لااله الا الله وہ مٹی کھینچ کر لائی ہے جس سے یہ پیدا کیا گیا۔

اس روایت کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو الدرداء نے بھی بیان کیا ہے۔

وہیں دفن ہوتا ہے جہاں کی اس کی ناف میں مٹی رہتی ہے

ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو کوئی پیدا ہوتا ہے اس کی ناف میں اس جگہ کی مٹی رہتی ہے جہاں وہ دفن کیا جاتا ہے۔ ۱۹۲؎

انسان کے متعلق زندگی اور موت وغیرہ کے فیصلے

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جو فرشتہ شکم میں بچہ کے واسطے مقرر ہے وہ شکم سے نطفہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے کہ اس سے بچہ پیدا ہو گا یا نہیں اگر حکم ہوا کہ پیدا ہو گا تو پھر پوچھتا ہے اے رب اس کی روزی کس قدر

۱۹۱؎ أخرجه البزار والحاکم والبیهقی فی الشعب (منه) مجمع الزوائد ۴۲:۳ ـ المستدرک للحاکم ۳۶۷:۱ ـ کنز العمال ۴۲۷۶۸۔

۱۹۲؎ أخرجه الدینوری فی المجالسة. (منه)

ہوگی۔ یہ کس زمین پر جائے گا۔ کتنی عمر ہوگی کیسا عمل ہوگا۔ اللہ کا حکم ہوتا ہے کہ لوح محفوظ میں دیکھو فرشتہ لوح محفوظ کو دیکھتا ہے اس میں اس کی روزی اور زمین پر چلنا اور مدت عمر اور عمل لکھا ہوا پاتا ہے پھر جس زمین میں دفن ہوتا ہے وہاں کی مٹی لے کر نطفہ میں ملاتا ہے اور بچہ کی صورت بناتا ہے یہی مطلب اس آیت کا ہے منها خلقنا كم وفيها نعيدكم یعنی اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لے جائیں گے۔ ۱۹۳۔

یہ کس زمین میں مرے گا

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جب حکم ہوتا ہے کہ اس سے بچہ پیدا ہوگا تو فرشتہ سوال کرتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی۔ نیک بخت یا بد بخت کتنی عمر ہوگی۔ کہاں کہاں جائے گا۔ کتنی روزی ہوگی۔ کس زمین میں مرے گا پھر حکم ہوتا ہے جا کر لوح محفوظ دیکھو وہاں اس نطفہ کا کل حال معلوم ہوگا فرشتہ لوح محفوظ دیکھ کر نطفہ سے پوچھتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے اللہ پھر پوچھتا تیری روزی دینے والا کون ہے وہ جواب دیتا ہے اللہ اسی طرح سات باتوں کا سوال کرتا ہے اور ہر ایک کے جواب میں وہ کہتا اللہ پس اس سے بچہ پیدا کیا جاتا ہے پھر وہ اپنے لوگوں میں رہتا ہے اور اپنی روزی کھاتا پیتا ہے اور زمین پر چلتا ہے اور موت کا وقت آنے پر مر جاتا ہے تو اسی زمین میں دفن کیا جاتا ہے۔ ۱۹۴۔

میت کو صالحین کے ساتھ دفن کرو

(حدیث) عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ ادفنوا موتا كم وسط قوم صالحين فان الميت يتاذى بجار السوء كمايتاذى الحي بجار السوء. ۱۹۵۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

۱۹۳۔ أخرجه الحكيم في نوادر الاصول.(منه)

۱۹۴۔ أخرجه الحكيم.(منه)

۱۹۵۔ أخرجه ابو نعيم وابن منده (منه) حلية الاولياء ٦:٣٥٤- كشف الخفاء للعجلوني ١:٧٤-كنز العمال ٤٢٣٧١- المجروحين لابن حبان ١:٢٩١، ٣:٣٣٣.

اپنے مردوں کو نیک لوگوں کی قبروں کے درمیان میں دفن کرو اس واسطے کہ مردوں کو بھی بُرے ہمسایہ سے تکلیف پہنچتی ہے جیسے زندوں کو بُرے ہمسایہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔

جہاں موت آئی ہوتی ہے وہاں کی حاجت منسلک کردی جاتی ہے

(حدیث) عن مطر بن عكامس قال قال رسول الله ﷺ اذا قضى الله لعبدأن يموت بأرض جعل له اليها حاجة. ۱۹۶۔

(ترجمہ) روایت ہے مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ کسی زمین میں کسی بندہ کی موت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو اس زمین میں جانے کی اس کو ضرورت پڑ جاتی ہے۔

میت کو بُرے پڑوسیوں میں دفن نہ کرو

(حدیث) عن ابن عباس عن النبی ﷺ قال اذامات لأحد كم الميت فأحسنوا كفنه وعجلوابانجاز وصيته وأعمقوا وله في قبره وجنبوه الجار السوء قيل يا رسول الله وهل ينفع الجار الصالح فى الآخرة قال هل ينفع في الدنيا قال نعم قال كذ لك ينفع في الآخرة. ۱۹۷۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارا کوئی مر جائے تو اس کو اچھا کفن دو اور جلد لے جاؤ اور قبر گہری تیار کرو اور بُرے ہمسایہ سے اس کو دور رکھو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آخرت میں بھی نیک ہمسایہ سے نفع ہوتا ہے آپ نے پوچھا کیا دنیا میں نفع ہوتا ہے سب نے عرض کیا ہاں ہوتا ہے آپ نے فرمایا اسی طرح آخرت میں بھی ہوتا ہے۔

۱۹۶۔ أخرجه الترمذي (منه) سنن الترمذي ۲۱٤٦، ۲۱٤٧۔ مشكاة المصابيح ۱۱۰۔ كشف الخفاء للعجلوني ۱: ۹۷۔ الفوائد المجموعة للشوكاني ۲٦۷۔ كنز العمال ٤۲۷۲٤.

۱۹۷۔ أخرجه الماليني (منه)۔ اللآلي المصنوعة ۲: ٤۳۲.

نیک صالح کے دفن ہونے سے میت کی مغفرت ہوگئی

روایت ہے عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے مدینہ میں انتقال کیا اور وہیں دفن کیا گیا کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ عذاب میں مبتلا ہے پھر ساتویں یا آٹھویں روز دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اس نے اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ میرے بعد ایک نیک مرد یہاں دفن کیا گیا اس نے اللہ تعالیٰ سے چالیس آدمی کی اپنے ہمسایوں سے سفارش کی میں بھی اس چالیس میں تھا اللہ تعالیٰ نے اس کی سفارش قبول فرمائی۔ ۱۹۸ ۔

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جنازہ کے ساتھ جانے والوں پر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جب یہ لوگ میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں تو وہ فرشتہ قبر سے ایک مٹھی مٹی لیکر ان کی طرف پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوگ اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اللہ تمہاری میت کو تمہارے دل سے بھلادے اب یہ لوگ اپنی میت کو بھول جاتے ہیں اور اپنے دنیاوی کام میں لگ جاتے ہیں گویا کہ میت ان لوگوں میں سے نہ تھی اور نہ یہ لوگ میت کے تھے۔ اسکو مسند الفردوس دیلمی نے اور طوسی نے ھدبہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے قبرستان میں ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جب میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں تو قبر کی ایک مٹھی مٹی لیکر فرشتہ ان کی طرف پھینکتا ہے اور کہتا ہے تم لوگ اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنی میت کو بھول جاؤ۔ اس کو علامہ سیوطی نے امالی ابن بطہ میں عطاء کے طریق سے روایت کیا ہے۔

---

۱۹۸ ۔ أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب القبور. (منه)

۱۹۹ ۔ أخرجه البزار (منه)

باب
دفن کے وقت کیا کہنا چاہئے اور مردہ کو تلقین کا بیان

میت کو قبر میں رکھنے کی دعا

(حدیث) عن علی بن أبی طالب کرم اللہ وجهه قال اذا بلغت الجنازه القبر فجلس الناس فلاتجلس ولكن قم علي شفير القبر فاذادلی فی قبره فقل بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ ﷺ اللّهم عبدك نزل بك وأنت خير منزول به خلف الدنيا خلف ظهره فاجعل ماقدم عليه خيرا مما خلف فانك قلت ﴿وما عنداللہ خيرللأبرار﴾۔ ۱۹۹ ۔

(ترجمہ) روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ جب جنازہ قبر تک پہنچ جائے اور سب لوگ بیٹھ جائیں تو تم نہ بیٹھو بلکہ قبر کے پاس کھڑے رہو جب مردہ کو قبر میں داخل کریں تو کہو بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ اے اللہ تیرا بندہ تیرے پاس جاتا ہے تو اس کی خاطر داری کرنے والا ہے اس نے دنیا کو پیچھے چھوڑا تو اس کی آخرت کو دنیا سے اچھی کردے تو نے فرمایا ہے کہ جو کچھ میرے نزدیک ہے وہ نیکیوں کے واسطے بہتر ہے۔

دفن کے بعد قبر پر کیا پڑھا جائے

(حدیث) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال سمعت رسول اللہ ﷺ يقول اذا مات أحد كم فلا تحبسوه وأسرعوا به الى قبره وليقرأ عندرأسه فاتحة الكتاب ولفظ البيهقى فاتحة البقرة وعند رجليه بخاتمة سورة البقره۔ ۲۰۰ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جب تمہارا کوئی مر جائے تو دیر نہ کرو اور جلد اس کو قبر کی

---

۲۰۰ ۔ أخرجه الطبرانی والبیهقی فی الشعب (منه) مشكوة المصابيح ۱۷۱۷ ۔الدرالمنثور للسيوطی ۱:۲۸ ۔اتحاف السادة المتقين ۱۰:۳۷۰ ۔مجمع الزوائد للهيثمی ۳:۴۴ كنز العمال ۴۲۳۹۰ ۔المعجم الكبير لنطبرانی ۱۲:۴۴۴۔

طرف سے جاؤ اور اس کی قبر پر سرہانے کی طرف سورۃ بقرہ کے شروع کی آیتیں اور پیر کی طرف آخیر کی آیتیں پڑھو۔

دفن سے پہلے اور بعد کا عمل

عبدالرحمن بن علاء نے مرتے وقت اپنے لڑکے سے وصیت کی کہ جب مجھ کو لحد میں رکھنا تو کہنا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر مٹی ڈال کر قبر برابر کرنا اور سرہانے کی طرف سورۃ بقرہ کے اول کی آیتیں اور آخیر کی آیتیں پڑھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ۲۰۱؎

فائدہ: قبر برابر کر کے سرہانے کی طرف آلم سے مفلحون تک پڑھے پھر پیر کی طرف جائے اور آمن الرسول سے آخر سورہ تک پڑھے یہ آیتیں مردہ کی سفارش کرتی ہیں اور عذاب قبر سے حفاظت کرتی ہیں۔

روایت ہے خثیمہ سے کہ وہ مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو کہیں بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ. اے اللہ اس کو عذاب قبر اور عذاب جہنم سے نجات دے اور شیطان کی برائی سے اس کو محفوظ رکھ اور اس کی قبر کشادہ کر اور منور کر اور پیغمبر کے ساتھ اس کو ملا دے۔

قبر پر مردہ کو دفن کر کے یہ تلقین کریں

(حدیث) عن ابی أمامة عن رسول اللہ ﷺ قال اذامات أحد من اخوانکم فسویتم علیہ التراب فلیقم أحد کم علی رأس القبر ثم لیقل یا فلان ابن فلانۃ فانہ یسمع ولایجیب ثم یقول یافلان ابن فلانۃ فانہ یستوی قاعداثم یقول یا فلان ابن فلانۃ فانہ یقول أرشد نارحمك اللہ ولکن لاتشعرون فلیقل اذکرماخرجت علیہ من الدنیا شھادۃ أن لاالہ الا اللہ وأن محمداعبدہ ورسولہ وأنك رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد نبیا و بالقرآن اماما فان منکرا ونکیرا یاخذ کل واحد منھما بید صا حبہ ویقول انطلق بنامانقعد عند من لقن حجتہ فیکون

۲۰۱؎ أخرجہ الطبرانی (منہ)

الله حجيجه دونهما قال رجل يارسول الله! فان لم يعرف أمه؟ قال: ينسبه الى حواء يا فلان ابن حواء. ۲۰۲؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مر جائے تو قبر کو برابر کرنے کے بعد اس کے سرہانے کھڑے ہو کر کہو اے فلاں ابن فلاں تو مردہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہو اے فلاں ابن فلاں تو مردہ بیٹھے گا پھر کہو اے فلاں بن فلاں تو مردہ پوچھے گا کیا کہتے ہو اس وقت کہو یاد رکھنا اس بات کو جس پر دنیا میں تھے یعنی گواہی لا الہ الا اللہ کی اور اللہ کو رب ماننا اور اسلام کو دین ماننا اور محمد ﷺ کو نبی ماننا اور قرآن کو امام ماننا۔ اس وقت منکر و نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں یہاں سے چلو اس کے پاس بیٹھ کر کیا کریں گے اس کو تو آخرت کی دلیل سکھا دی گی اور اللہ تعالیٰ اس کی دلیل لے لیتا ہے (پہلے فلاں کی جگہ میت کا نام اور دوسرے فلاں کی جگہ ماں کا نام لے) ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو آپ نے فرمایا اس کی جگہ پر حوا کا نام لے اور فلاں ابن حوا کہے۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی وصیت

روایت ہے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں اور مجھ کو دفن کر لو تو میرے سرہانے ایک شخص کھڑا ہو کر کہے کہ اے صدا ابن عجلان تم دنیا میں جس حالت پر تھے اس کو یاد رکھو یعنی گواہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کی۔ صدا ابو امامہ کا نام ہے۔ ۲۰۳؎

دفن کے بعد یہ دعا کر کے میت کو مدد پہنچائیں

روایت ہے راشد اور ضمرہ اور حکیم رضی اللہ عنہ سے کہ جب میت کی قبر برابر کر

۲۰۲؎ أخرجه الطبراني في الكبير وابن منده (منه). الدر المنثور للسيوطي ٤:٨٣ تهذيب تاريخ دمشق لابن عساكر ٦:٤٢٤ - المعجم الكبير للطبراني ٨:٢٩٨ - كشف الخفاء للعجلوني ١:٣٧٦ - تلخيص الحبير لابن حجر ٢:١٣٥ - مجمع الزوائد ٢:٣٢٤، ٣:٤٥ كنز العمال ٤٢٤٠٦، ٤٢٩٣٤.

۲۰۳؎ أخرجه ابن منده.

کے واپس ہونے لگیں تو مستحب ہے کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر میت سے تین بار یہ کہے اے فلاں تو کہہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ اے فلاں تو کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد رسول اللہ ﷺ۔ ۲۰۴۔
فائدہ۔ آجری نے کہا مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور قبر کے پاس قبلہ کی طرف اور پیٹھ مردے کی طرف کر کے دعا کریں کہ اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے تو خوب جانتا ہے اور ہم لوگ جانتے ہیں کہ اس نے نیک عمل کیا ہے اب تو نے سوال کرنے کے واسطے اس کو بٹھایا ہے تو آخرت کی گواہی پر اس کو ثابت قدم رکھ جیسا دنیا میں ثابت قدم رکھا تھا اے اللہ اس پر رحم کر اور اس کو اپنے نبی محمد ﷺ کے ساتھ کر دے اور ہم کو گمراہ نہ کر اور اس کے ثواب سے ہم کو محروم نہ کر۔ ترمذی نے کہا ہے قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنے سے میت کو مدد پہنچتی ہے۔

باب
قبر کے دبانے کا بیان

قبر کی مشقت

(حدیث) عن حذیفة قال: کنا مع النبی ﷺ فی جنازة فلما انتهینا الی القبر قعد علی شقه فجعل یردد بصره فیه ثم قال یضغط فیه المؤمن ضغطة تزول منها حمائله ویملأ علی الکافر نارا۔ ۲۰۵۔
(ترجمہ) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک جنازہ کے لئے ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب قبر کے قریب پہنچے تو آپ قبر کے

۲۰۴۔ اخرجه سعید بن منصور
۲۰۵۔ اخرجه احمد والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول والبیهقی فی کتاب عذاب القبر (منه) الموضوعات لابن الجوزی ۳: ۲۳۱۔ فی النهایة قال الازهری الحمائل هنا عروق الانثیین قال ویحتمل ان یراد موضع حمائل السیف ای عواتقه وصدره واضلاعه۔

کنارے بیٹھ کر اندر کی طرف دیکھنے لگے اور فرمایا کہ مؤمن کو اس کے اندر ایسا ضغطہ ہوتا ہے کہ اس کی گردن اور سینہ اور پسلی کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں اور کافر کے واسطے اس میں آگ بھر دی جاتی ہے۔

قبر کا ضغطہ (تنگی)

(حدیث) **عن عائشة عن النبی ﷺ قال ان للقبر ضغطة لو كان أحد منها ناجيا لنجا منها سعد بن معاذ.** ۲۰۶

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قبر میں ضغطہ ضرور ہوتا ہے اگر اس سے کسی کو نجات ملتی تو سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کو نجات ملتی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر قبر کی تنگی

(حدیث) **عن جابر بن عبدالله قال: لما دفن سعد بن معاذ سبّح النبی ﷺ وسبّح الناس معه طويلاثم كبّروكبّر الناس ثم قالوايارسول الله ﷺ لم سبّحت؟ قال لقد تضايق على هذا الرجل الصالح قبره حتى فرج الله عنه.** ۲۰۷

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ دفن کیے گئے تو نبی ﷺ نے تسبیح پڑھی اور سب لوگوں نے آپ کے ساتھ دیر تک تسبیح پڑھی پھر آپ نے تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کیوں تسبیح پڑھی فرمایا قبر اس نیک آدمی

۲۰۶۔ أخرجه احمد وابن جرير في تهذيب الآثار والبيهقي (منه) مسند احمد ابن حنبل ٦: ٥٥، ٩٨- مجمع الزوائد ٣: ٤٦ مشكل الآثار للطحاوى ١: ١٠٧ اتحاف السادة المتقين ١٠: ٤٢٢ المغنى عن حمل الاسفار ٤: ٤٨٧-كنز العمال ٤٢٥١٩-البداية والنهاية ٤: ١٢٨.

۲۰۷۔ أخرجه احمدو الحكيم الترمذى والطبرانى والبيهقى (منه) مسند احمد بن حنبل ٣: ٣٧٧. المعجم الكبير للطبرانى ٦: ١٥ اتحاف السادة المتقين ١٠: ٤٢٢-مجمع الزوائد ٣: ٤٦.

پر تنگ ہو کر مل گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے (میری دعا سے) کشادہ کیا۔

حضرت زینب پر قبر کی تنگی

(حدیث) عن أنس قال توفيت زينب بنت رسول الله ﷺ فخرجنامعه فرأيناه مهتما، شديد الحزن. فقعد على القبر هنيهة، وجعل ينظرالى السماء، ثم نزل فيه، فرأيته يزداد حزنا، ثم خرج، فرأيته سرى عنه، وتبسم فسألناه فقال: كنت أذكر ضيق القبر وغمه، وضعف زينب. فكان ذلك يشق عليّ. فدعوت الله أن يخفف عنها، ففعل ولكن ضغطها ضغطة سمعها من بين الخافقين الاالانس والجن. ۲۰۱۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی زینب کا انتقال ہوا تو ہم لوگ آپ کے ساتھ جنازہ لے کر نکلے آپ کو پریشانی ہوئی اور بہت غمگین ہوئے آپ کچھ دیر قبر کے پاس بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھتے رہے پھر قبر میں داخل ہوئے اور زیادہ غمگین ہوئے کچھ دیر بعد آپ خوش ہوئے اور مسکرائے ہم لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی آپ نے فرمایا مجھ کو قبر کا تنگ ہونا یاد آیا اور زینب کے ضعف کا خیال ہوا اس سبب سے مجھ کو بڑا غم ہوا پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ نے آسانی کی لیکن اس پر بھی قبر کے مل جانے کی ایسی آواز ہوئی کہ پورب سے پچھم تک کے کل جانداروں نے سوائے جن وانسان کے اس کی آواز سنی۔

اوراسی طرح سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے آپ کی صاحبزادی کے بارے میں جسے سعید بن منصوراورابن ابی الدنیانے زاذان سے نقل کیا ہے۔

بچوں پر قبر کی تنگی

(حدیث)عن أنس أن النبي ﷺ صلى على صبي أو صبية فقال: لوأن

۲۰۱۔ أخرجه الطبراني (عنه) مجمع الزوائد ۳:۴۷- المعجم الكبير للطبراني ۱:۲۳۰- اتحاف السادة المتقين ۱۰:۴۲۳ - كنز العمال ۴۲۵۳۶، ۴۲۹۴۰

أحدانجا من ضمة القبر لنجا هذا الصبي۔ ۲۰۹۔

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی علیہ ﷺ نے ایک لڑکا یا لڑکی پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا اگر کوئی ضغط قبر سے نجات پاتا تو یہ بچہ نجات پاتا۔

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کوئی شخص ضغط قبر سے محفوظ نہ رہا اور نہ سعد بن معاذ جن کا ایک رومال دنیا و مافیہا سے بہت بہتر ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر قبر کی سختی کیوں ہوئی

(حديث) عن الحسن أن النبي ﷺ قال حين دفن سعد بن معاذ انه ضمّ في القبر ضمّة حتى مثل الشعرة فد عوت الله أن يرفعه عنه وذلك بأنه كان لايستبرء من البول. ۲۱۰۔

(ترجمہ) حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب سعد بن معاذ دفن کئے گئے تو قبر نے ان کو ایسا دبایا کہ وہ ایک بال کے مثل ہو گئے یہ اس وجہ سے کہ پیشاب کے بعد وہ اچھی طرح صفائی نہ کرتے تھے۔

روایت ہے ابراہیم غنوی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ایک چھوٹے لڑکے کا جنازہ اس طرف سے گزرا اور اس کو دیکھ کر آپ رونے لگیں میں نے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں فرمایا اس بچہ پر مجھ کو رحم آتا ہے کہ ضغط قبر میں مبتلا کیا جائے گا۔ ۲۱۱۔

فاطمہ بنت اسد کے سوا قبر کی سختی سے کوئی نہیں بچا

(حديث) عن أنس أن رسول الله ﷺ قال: ماعفي أحد من ضغطة القبر الافاطمة بنت أسد فقيل يا رسول الله! ولا القاسم ابنك؟ قال:

۲۰۹۔ أخرجه هناد بن السرى في الزهد والطبراني في الاوسط.

۲۱۰۔ أخرجه هناد بن السرى في الزهد (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۴۲۲ ـ الموضوعات لابن الجوزى ۳: ۲۳۴.

۲۱۱۔ أخرجه علي بن معبد في كتاب الطاعة والعصيان.

ولابراهيم، وكان أصغر هما وقال ابن سعد أخبرنا كثير بن هشام . ۲۱۲ـ

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ضغطہ قبر کسی سے معاف نہیں کیا گیا سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد کے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے صاحبزادہ قاسم سے بھی معاف نہیں کیا گیا آپ نے فرمایا بلکہ ابراہیم سے بھی نہیں معاف کیا گیا ابراہیم آپ کے صاحبزادے حضرت قاسم سے بھی چھوٹے تھے۔

مؤمن پر قبر کی سختی کیسی ہوتی ہے

(حدیث) عن سعيد بن المسيب أن عائشة رضي الله عنها قالت: يا رسول الله! انك منذيوم حد ثتني بصوت منكرو نكير وضغطة القبر ليس ينفعني شيء، قال يا عائشة! ان أصوات منكر ونكير في أسماع المؤمنين كالأثمدفي العين. وان ضغطة القبر على المؤمن كالأم الشفيقة يشكواليها ابنها الصداع فتغمزرأسه غمزا رفيقا، ولكن ياعائشة! ويل للشاكين في الله كيف يضغطون في قبور هم كضغطة الصخرة على البيضة. ۲۱۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے سعید بن میسب سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب سے آپ نے منکر اور نکیر کی آواز اور ضغطہ قبر سے مجھ کو ڈرایا ہے کوئی شے مجھ کو اچھی نہیں معلوم ہوتی آپ نے فرمایا اے عائشہ منکر اور نکیر کی آواز مؤمن کے کان میں آسان معلوم ہوگی جیسے آنکھ میں سرمہ لگانا اور ضغطہ قبر مؤمن کے واسطے ایسا ہوگا جیسے مہربان ماں بچہ کا سر نرمی سے دباتی ہے جس وقت بچہ کہتا ہے کہ میرے سر میں درد ہے لیکن اے عائشہ خرابی اس کی ہے

۲۱۲ـ أخرجه عمر بن ابي شيبة في كتاب المدينة (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۴۲۳.

۲۱۳ ـ أخرجه البيهقي وابن منده وابن النجار والديلمي (منه)ـ اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۴۲۳.

جو اللہ کے بارے میں شک کرتا تھا وہ اس طرح قبر میں پیسا جائے گا جیسے بھاری پتھر سے انڈا پیسا جائے۔

قبر میں اعمال کا ساتھ ہوتا ہے

روایت ہے رقاشی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال چاروں طرف سے اس کو گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں اے بندہ تو قبر میں اکیلا پڑا ہے تیرے گھر والے اور تیرے سب دوست تجھ کو چھوڑ کر چلے گئے اب میرے سوا کوئی تیرا ساتھی نہیں ہے۔ ۲۱۴ ؎

میت کا دنیا میں عمل صالح کی رفاقت نہ اختیار کرنے کا افسوس

روایت ہے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو جو چیز سب سے پہلے اس کے پاس آتی ہے وہ اس کا عمل ہے یہ عمل اس کی ران پکڑ کر ہلا دے گا اور کہے گا میں تیرا عمل ہوں مردہ اس سے پوچھے گا میرے گھر والے اور میرے لڑکے بالے کہاں ہیں اور میرے خاندان والے اور میرے نوکر چاکر کو کدھر گئے وہ جواب دے گا تو نے اپنے گھر والوں کو اور بال بچوں کو اور نوکر چاکر اپنے پیچھے چھوڑا میرے سوا کوئی دوسرا تیرے ساتھ نہیں آیا ہے مردہ کہے گا کیا اچھا ہوتا دنیا میں بجائے ان لوگوں کے تجھی کو میں اختیار کئے ہوتا آج تیرے سوا میرا کوئی ساتھی نہیں ہے۔ ۲۱۵ ؎

ہر مؤمن کو قبر کی سختی کیوں ہوتی ہے

(فائدہ) ابو القاسم سعدی اپنی کتاب الروح میں لکھتے ہیں کہ ضغط قبر سے کوئی نیک بخت نجات نہیں پا سکتا فرق اتنا ہے کہ کافر کو ہمیشہ ضغطہ رہے گا اور مؤمن کو جب قبر میں جائے گا تو کچھ عرصہ تک ہو کر قبر کشادہ ہو جائے گی اور سبکی نے اپنی کتاب بحر الکلام میں لکھا ہے کہ جو مؤمن اللہ تعالیٰ کا تابعدار ہے اس کو عذاب قبر نہ ہوگا اور بجائے اس کے ضغط قبر ہوگا اس واسطے کہ اس نے اللہ کی نعمتیں

---

۲۱۴ ؎ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

۲۱۵ ؎ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

کھائیں اور اس کا پورا شکر نہیں ادا کیا۔

(فائدہ) حکیم ترمذی نے کہا ہے کہ ضغطہ قبر کا سبب یہ ہے کہ ہر آدمی اگرچہ وہ بڑا نیک ہو مگر گناہ اس سے ضرور ہوا ہے ضغطہ سے گناہ کا بدلہ ہو جاتا ہے اس کے بعد اللہ کی رحمت اس پر نازل ہوتی ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو اسی وجہ سے ضغطہ ہوا کہ پیشاب کے بعد طہارت میں ان سے کچھ تقصیر ہوتی تھی۔ اور انبیاء علیہم السلام سے قبر میں سوال منکر اور نکیر کا نہ ہوگا اور نہ ان کو ضغطہ ہوگا اس واسطے کہ وہ سب گناہوں سے پاک اور معصوم ہیں۔

مغفرت گناہ کے دس اسباب

(فائدہ) علما نے فرمایا کہ جو گناہ کرے گا وہ مستحق دوزخ کے عذاب کا ہوگا مگر دس چیزیں ہیں کہ ان کے سبب سے دوزخ کا عذاب معاف کیا جاتا ہے ایک یہ کہ صدق دل سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے دوسرے یہ کہ گناہوں سے استغفار کرے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے تیسرے یہ کہ گناہ کرنے کے بعد نیکی کرے تو یہ نیکی اس گناہ کو مٹا دیتی ہے چوتھے یہ کہ دنیا میں مصیبت اور بیماری میں مبتلا کیا جائے اور یہ مصیبتیں اس کی گناہوں کا کفارہ ہو جائیں پانچویں یہ کہ ضغطہ قبر میں مبتلا کیا جائے اور قبر میں سختی کی جائے تاکہ گناہوں کا کفارہ عالم برزخ میں ہو اور آخرت میں نجات پائے چھٹے یہ کہ مسلمان بھائی اس کے حق میں دعائے خیر کریں اور اس کے گناہوں کی مغفرت اللہ تعالیٰ سے طلب کریں ساتویں یہ کہ گھر والے اور اولاد یا دوست یا مؤمنین نیک کام کر کے اس کا ثواب بخش دیں آٹھویں یہ کہ قیامت کے میدان میں کہ پچاس ہزار برس کا وہ ایک دن ہوگا اس کے خوف اور دہشت سے گناہ مٹ جائیں۔ نویں یہ کہ پیغمبر ﷺ کی شفاعت اس کو نصیب ہو دسویں یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو بخش دے۔

بیمار کے قل ھو اللہ احد کا ثواب

روایت ہے عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو

شخص اپنی بیماری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرے گا اور اس بیماری میں مرے گا تو قبر میں عذاب سے محفوظ رہے گا اور ضغطہ قبر اس کو نہ ہو گا اور قیامت کے دن ملائکہ اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر اس کو پل صراط سے پار کر کے جنت کے دروازہ تک پہنچادیں گے۔

باب
میت کے ساتھ قبر کی گفتگو

قبر کی پکار

(حدیث) عن ابی سعید ان رسول اللّٰہ ﷺ قال: أكثروا ذكر هاذم اللذات فانه لم يات على القبر يوم الاتكلم فيه، فيقول: أنا بيت الغربة، وأنا بيت الوحدة، وأنا بيت التراب، وأنا بيت الدود، فاذا دفن العبد المؤمن قال له القبر: مرحبا وأهلا أما ان كنت لأحب من يمشي على ظهري الي، فاذوليتك اليوم وصرت اليّ فسترى صنعي بك، فيتسع له مدبصره، ويفتح له باب الى الجنة واذا دفن العبد الفاجر أو الكافر قال له القبر: لامرحباولا أهلا أما ان كنت لأبغض من يمشي على ظهري اليّ فاذوليتك اليوم وصرت اليّ فسترى صنعي بك قال فيلتئم عليه حتى يلتقي وتختلف أضلاعه قال قال رسوُل اللّٰه ﷺ باصابعه فادخل بعضها في جوف بعض قال ويقيض اللّٰه له سبعين تنينا لو انّ واحد امنها نفخ في الأرض ماأنبت شيئا مابقيت الدنيا فتنهشه وتخدشه حتى يفضى به الى الحساب قال: وقال رسول اللّٰه ﷺ انما القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النار۔ ۲۱۶

۲۱۶۔ أخرجه الترمذى وحسنه (منه) سنن الترمذى ۲۳۰۷ —سنن النسائى ۴:۴ —ابن ماجة ۴۲۵۸ مسند احمدبن حنبل ۲:۲۹۳—المستدرك للحاكم ۴:۳۲۱ —موارد الظمآن للهيثمي ۲۵۵۹، ۲۵۶۲—مجمع الزوائد ۱۰:۳۰۹—الترغيب والترهيب للمنذرى ۴:۲۳۶—حلية الاولياء ۹:۲۵۲، ۳۵۵— شرح السنة للبغوى ۵:۲۶۰ مشكوة المصابيح ۱۶۷—الزهد لابن المبارك ۲:۳۷—ميزان الاعتدال ۵۶۴—لسان الميزان لابن حجر ۱:۸۴۳

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو چیز تمام دنیا کی لذتوں کو فنا کرنے والی ہے اس کو یاد کرو اس واسطے کہ قبر ہر روز کہتی ہے تم اپنا وطن چھوڑ کر میرے اندر آؤ گے میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میرے اندر سانپ اور بچھو اور کیڑے مکوڑے ہیں اور جب مؤمن بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تم کو یہاں کا آنا مبارک ہو جو لوگ زمین پر چلتے پھرتے تھے ان سب میں تو اچھا تھا اب تو میرے یہاں آیا اور میرے حوالہ کیا گیا اب میری مہربانی دیکھ پس زمین کشادہ ہو گی اور جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا اور جب بدکار کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو اس سے قبر کہتی ہے تجھ کو یہاں کا آنا مبارک نہ ہو جو لوگ میری پیٹھ پر چلتے تھے ان سب میں تو بدتر تھا آج تو میرے پاس آیا ہے اب میں اپنا کام تجھ کو دکھاتی ہوں اس وقت قبر مل جائے گی اس کی ہڈی پسلی ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس پر ستر اژدہے مقرر کر دے گا وہ اس کو قیامت تک کاٹتے رہیں اگر ایک اژدہا ان میں کا زمین پر پھونک دے تو جب تک دنیا باقی ہے زمین پر کوئی درخت اور گھاس نہ جمے گی پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبر جنت کا باغ ہے یا دوزخ کی خندق ہے۔

اسی کے مثل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

قبر کی مردے سے گفتگو

روایت ہے ابو الحجاج ثمالی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب قبر میں مردہ رکھا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے کیا تو نے نہ جانا کہ میں عذاب کا گھر ہوں اور میں اندھیری کوٹھری ہوں اور کیڑے مکوڑے کا مکان ہوں اے اولاد آدم تو بڑی غفلت میں تھا اور تکبر سے میرے اوپر اکڑ کر چلتا تھا پس اگر مردہ نیک

اتحاف السادة المتقين ۹:۲۲۸، ۵۲۸، ۱۰:۲۲۶، ۲۲۹، ۳۹۷-المغني عن حمل الاسفار للعراقي ٤:۲۸۲، ٤۳٤-تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ۱:۳۸٤، ۹:٤۷۰، ۱۲:۷۳-كنز العمال ٤۲۰۹۵، ٤۲۰۹٦، ٤۲۰۹۷، ٤۲۱۲۵، ٤۲۱۲٦، ٤۲۱۲۸، ٤۲۷۸۹، ٤۲۷۹۸، تاريخ تهذيب دمشق لابن عساكر ٥:۱۸٦٤-العلل المتناهية لابن الجوزي ۲:٤۰۱.

ہے تو اس کی طرف سے فرشتہ جواب دیتا ہے یہ تو ہتا کہ یہ نیک ہو اور لوگوں کو اچھے کام کی رغبت دلاتا ہو اور بُرے کام سے منع کرتا ہو تب بھی عذاب کرے گی۔ قبر جواب دے گی اب میں اس کے واسطے سبز باغ ہو جاؤں گی اور اس کا بدن نور کا ہو گا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف جائے گی۔ ۲۱۷ـ

قبر کی تیاری کر لو

(حدیث) عن ابن عباس قال :قال رسول الله ﷺ تجهزوا لقبوركم فان القبرله في كل يوم سبع مرات يقول يا ابن آدم الضعيف: ترحمَ في حياتك على نفسك قبل أن تلقاني أترحّم عليك وتكفي مني الردى. ۲۱۸ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے لوگو اپنی قبر کا سامان کرو اس واسطے کہ قبر ہر روز سات بار تم لوگوں سے کہتی ہے اے اولاد آدم تم لوگ ضعیف ہو میری مصیبت برداشت نہ کر سکو گے تم لوگ زندگی میں اپنے اوپر رحم کرو میرے اندر آنے سے پہلے جب اپنے اوپر رحم کرو گے تو میرے عذاب سے نجات پاؤ گے۔

افسوس تو نے مردوں سے عبرت نہ پکڑی

روایت ہے محمد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کو عذاب ہوتا ہے تو اس کے ہمسائے مردے پکار کر کہتے ہیں اے شخص تیرے سامنے تیرے بھائی دنیا سے گذر گئے اور تو زندہ رہا مگر تو نے ان کو دیکھ کر نصیحت نہ پکڑی اور ہم لوگ بھی تیرے سامنے دنیا سے گذر گئے مگر تو نے اپنا عمل درست نہ کیا اس کے بعد قبرستان کی زمین ہر طرف سے پکار کر کہے گی اے غافل تیرے گھر کو دنیا نے تیرے سامنے دھوکا دیا اور تجھ سے پہلے موت نے ان

۲۱۷ـ أخرجه ابن ابي الدنيا والحكيم الترمذي وأبو يعلى وأحمد والحاكم في الكنى والطبراني في الكبير وأبونعيم.

۲۱۸ـ أخرجه الديلمي (منه) كنز العمال ٤٢١٤٤،

کو قبر کا راستہ دکھایا اور تو نے دیکھا کہ ان کو اٹھا کر لے گئے اور قبر میں دفن کیا اس کے دوست آشنا سب روتے رہ گئے غافل تو نے ان سے نصیحت کیوں نہیں پکڑی آج تیری آہ زاری کچھ کام نہ آئے گی۔

(فائدہ) حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی قبر کی یاد زیادہ کرے گا اس کے واسطے قبر جنت کا باغ ہو جائے گی اور جو آدمی قبر کی یاد سے غافل رہے گا اس کی قبر دوزخ کی خندق ہو گی۔ اسے ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔

ایسے دن رات نہیں دیکھے گئے

(فائدہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو دن اور دو رات ایسی ہیں کہ ایسی رات اور دن دیکھا نہ سنا۔

پہلا وہ دن ہے جب پروردگار کی طرف سے فرشتہ اس کی رضامندی یا غضب کا حکم لے کر تیرے پاس پہنچے گا۔

دوسرا وہ دن ہے جس دن تو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو گا اور تیرا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیں گے یا بائیں ہاتھ میں۔

اور پہلی رات وہ ہے جب مردہ اپنی قبر میں سوئے گا کہ اس سے پہلے کبھی ایسی رات میں نہ سویا تھا۔

اور دوسری وہ رات ہے جس رات کی صبح کو قیامت کا دن ہو گا کہ اس کے بعد رات نہیں ہے اس روایت کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں لکھا ہے۔

باب
عذابِ قبر اور منکر نکیر کے سوال

عذابِ قبر اور منکر نکیر کے سوالات کے بارے میں بے شمار حدیثیں وارد ہیں اور سب کے راوی قوی اور مضبوط ہیں جیسے حضرت انس بن مالک، حضرت تمیم داری، حضرت بشیر بن کمال، حضرت ثوبان، حضرت جابر، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت حذیفہ، حضرت ضمرہ بن حبیب،

حضرت ابن عباس، حضرت ابن عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عثمان بن عفان، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عمرو بن العاص، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو امامہ، حضرت ابو الدرداء، حضرت ابو رافع، حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو قتادہ، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو موسیٰ، حضرت اسماء اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

قبر کے متعلق اس کے ثواب وعذاب کے بارے میں کتنی حدیثیں پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔ اب یہاں پر چند حدیثیں بیان کرتے ہیں تاکہ کتاب دراز نہ ہو۔

مجھے نماز پڑھنے دو

(حدیث) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إذا أدخلت المیت قبرہ مثلت لہ الشمس عند غروبھا فیجلس یمسح عینیہ فیقول دعونی أصلی۔ ۲۱۹؎

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب میت مؤمن کو دفن کرتے ہیں تو وہ وقت اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب قریب غروب کے ہے پس مردہ اٹھ بیٹھتا ہے اور اپنی دونوں آنکھیں ملتا ہے (گویا ابھی وہ خواب سے اٹھا ہے نکیرین اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ) کہتا ہے (اس وقت) مجھ سے نہ بولو ابھی مجھے عصر کی نماز پڑھنی ہے۔

انسان غفلت میں ہے

(حدیث) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول إن ابن آدم لفی غفلۃ عما خلق لہٗ ان اللہ إذا أراد خلقہ قال للملک اکتب رزقہ أکتب أثرہ أکتب اجلہ أکتب شقیا أم سعیدا ثم یر تفع ذلک الملک ویبعث اللہ ملکاآخر فیحفظہ حتی یدرک ثم یرتفع ذلک الملک ثم یؤکل اللہ بہ ملکین یکتبان حسناتہ وسیئاتہ،

۲۱۹؎ أخرجہ ابن ماجہ وابن أبی الدنیا وابن أبی عاصم فی السنہ منہ إتحاف السادۃ المتقین ۱۰:۴۱۶ مشکوۃ-۱۳۸۔

فإذا حضره الموت ارتفع ذلك الملكان وجاء ملك الموت ليقبض روحه فاذا ادخل قبره رد الروح الى جسده، وجاء ہ ملكا القبر فامتحناه ثم يرتفعان فاذا قامت الساعة إنحط عليه ملك الحسنات وملك السيئات فانتشطا كتابا معقودافي عنقه ثم حضرامعه واحد سائق وآخر شهيد.ثم قال رسول الله إن قد امكم لامر عظيم ماتقدرونه ناستعينوا بالله العظيم. ۲۲۰ـ

(ترجمہ) روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ اولاد آدم جس کام کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اس سے بہت غافل ہے اللہ تعالیٰ جب اس کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کی روزی لکھواس کا آنا جانا لکھواس کی مدت عمر لکھواس کے بدبخت ہونے اور نیک بخت ہونے کو لکھو فرشتہ ان سب کو لکھ کر چلا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ دوسرا فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے تاکہ بالغ ہونے تک اس کی حفاظت کرے جب بالغ ہوتا ہے تو وہ فرشتہ چلا جاتا ہے اور دو فرشتے اللہ تعالیٰ اس پر مقرر کرتا ہے کہ اس کی نیکی اور بدی لکھیں پس جب موت کا وقت آتا ہے تو یہ دونوں چلے جاتے ہیں اور ملک الموت آتے ہیں اور روح قبض کرتے ہیں جب دفن کیا جاتا ہے تو روح کو اس کے بدن میں ڈالتے ہیں اور قبر کے دو فرشتے منکر اور نکیر آتے ہیں اور اس کا امتحان لے کر چلے جاتے ہیں پھر جب قیامت کا دن آئے گا تو نیکی اور بدی لکھنے والا فرشتہ آئے گا اور اس کی گردن میں جو نامہ اعمال لٹکایا ہے اس کو کھولے گا اور ایک فرشتہ آگے سے کھینچتا اور دوسرا فرشتہ پیچھے سے ہنکاتا ہوا میدان محشر کی طرف لے جائے گا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے آگے اتنا بھاری کام آنے والا ہے کہ تم لوگ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے تو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔

۲۲۰ـ أخرجه ابن أبي الدنيا وأبو نعيم (منه) تفسير ابن كثير ۸:۳۸۲، جامع أحكام القرآن للقرطبي ۱۷:۱۴، ۱۹:۲۷۸، الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيثمي ۴۳-الحبائك في اخبار الملائك للسيوطي ۷۱.

نمازِ تہجد کی خوبیاں

روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص تہجد کے وقت اُٹھے تو چاہئے کہ نماز تہجد کسی قدر بلند آواز سے پڑھے بلند آوازی شیاطین اور خبیث جن کو دور کرتی ہے اور جو فرشتے اوپر یا مکان میں رہتے ہیں وہ کان لگا کر اس کی آواز سنتے ہیں اور اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو یہ رات آنے والی رات کو وصیت کرتی ہے کہ اس کو تہجد کے وقت اُٹھا دینا اور اس پر آسانی کرنا اسی طرح ہر رات دوسری رات کو وصیت کرتی ہے جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو قرآن شریف سرہانے کھڑا ہوتا ہے جب غسل و کفن سے فارغ ہوتے ہیں تو مردہ کے سینہ اور کفن کے درمیان میں آتا ہے اور جب دفن کیا جاتا ہے اور منکر و نکیر آتے ہیں تو قرآن شریف میت اور منکر اور نکیر کے درمیان میں آجاتا ہے دونوں فرشتے اس سے کہتے ہیں تو کنارے ہو جا ہم اس سے سوال کریں گے وہ کہتا ہے قسم خدا کی میں اس سے ہرگز جدا نہ ہوں گا جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرالوں گا اگر تم دونوں کو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم ہوا ہے تو بجا لاؤ پھر قرآن شریف میت کی طرف دیکھ کر کہتا ہے تو مجھے پہچانتا ہے وہ کہتا ہے میں نہیں پہچانتا یہ کہتا ہے میں قرآن ہوں مجھ پر تو نے عمل کیا ہے میں نے تجھ کو رات کو جگایا اور دن کو بھوکا پیاسا رکھا اور تیری خواہشوں کو پوری نہ ہونے دیا اور تیرے کان اور آنکھ کو محفوظ رکھا تو سب دوستوں سے مجھ کو سچا دوست دیکھے گا اور سب بھائیوں میں اچھا بھائی پائے گا تو خوش ہو کہ تجھ کو منکر و نکیر کے بعد کوئی خوف اور غم نہیں ہے پھر منکر و نکیر چلے جائیں گے قرآن شریف پروردگار کے پاس جاکر میت کے آرام کی چیزیں طلب کرے گا حکم ہوگا کہ آرام دینے والی چیزیں لے جا پھر پہلے آسمان کے ایک ہزار فرشتے کو اپنے ساتھ لے کر فرش اور جنت کی قندیل اور خوشبودار جنتی پھول لائے گا اور قبر میں فرش بچھائیں گے اور پھولوں کو اس کے سینہ کے پاس رکھیں گے اور میت کو داہنی کروٹ

لٹائیں گے اور سب فرشتے آسمان کی طرف چلے جائیں گے اور قرآن قبر کو کشادہ کرے گا جتنی دور تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا۔ ۲۲۱-

مسلمان کو قبر کے لئے تنبیہ

(حدیث) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ كيف انت يا عمر اذا انتهى بك إلى الأرض محفرلك ثلاثة أذرع وشبرفى اذراع وشبرثم أتاك منكرونكير اسودان يجران أشعارهما كان أصوا تهما الرعد القاصف وكأن اعينهما البرق الخاطف يحفران الأرض بأنيا بهما فأجلساك فزعاء فتلتلاك و تهولاك قال يا رسول الله وأنا يومئذٍ على ماأنا عليه؟ قال نعم قال أكفيكهما ياذن الله يا رسول الله. ۲۲۲-

(ترجمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عمر! تیری کیا حالت ہو گی جب تجھے زمین میں دفن کیا جائے گا اور تیرے لئے تین ہاتھ کا گڑھا کھودا جائے گا اور دو ہاتھ ایک بالشت ناپی جائے گی پھر (دفن کے بعد) تیرے پاس کالے سیاہ منکر و نکیر آئیں گے جو اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوں گے ان کی آوازیں گویا کہ سخت کڑ کڑانے والی گرج ہیں، اور ان کی آنکھیں گویا کہ اندھا کر دینے والی بجلی ہیں زمین (قبر) کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھے گھبراہٹ کی حالت میں بٹھادیں

۲۲۱- أخرجه ابن ابی الدنیا فی التهجد وابن الضریس فی فضائل القرآن و حمید بن زنجویه فی فضائل الاعمال قال الحافظ ابو موسی المدینی : هذا خبر حسن رواه احمد بن حنبل وابو خیثمه وطبقتهما من المتقدمین ، عن ابی عبدالرحمن المقری، بسنده إلى عبادة بن الصامت، وقدأخرجه العقیلی فی الضعفاء وابن الجوزی فی الموضوعات من وجه أخر ، عن عبادة مرفوعا وقالا: لایصح.

۲۲۲- أخرجه البیهقی فی کتاب عذاب القبروأبو داود فی البعث والحاکم فی التاریخ. درمنثور ۸۲/٤-بیهقی فی الاعتقاد ص ۲۲۲، ۲۲۳ اثبات عذاب القبر بیهقی ص/۱۰٤- کتاب القبورابن ابی الدنیا-اتحاف السادة ٤١٤/١- حلیه ابو نعیم، الشریعة ص/٣٦٦، المطالب العالیه ٤٦٠٣- مسند احمد ٧٢/٢- موارد الظمآن ٧٧٨-کامل ابن عدی ٨٥٥/٢.

گے اور تیرے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور تجھے خوفزدہ کر دیں گے۔
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں اس دن اسی (ایمان کی) حالت پر ہوں گا جس پر اب ہوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں (اسی حالت پر ہو گے) تو عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں اللہ کے حکم سے ان دونوں کو کافی ہو جاؤں گا۔

حضور ﷺ کو نہ پہچاننے والے کی نجات نہ ہو گی

(حدیث) عن أبی رافع رضی اللہ عنہ قال بینما أنا مع رسول اللہ ﷺ فی بقیع الغرقد وأنا أمشی خلفه إذ قال لاهدیت ولااهتدیت قلت مالی یا رسول اللہ ﷺ؟ قال لست ایاك أرید ولكن أرید صاحب هذا القبرسئل عنی، فزعم أنه لا یعرفنی فإذا قبر مرشوش علیه ماء حین دفن صاحبه. ۲۲۳

(ترجمہ) روایت ہے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنت البقیع میں گیا میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتا تھا (اور میرے سوا دوسرا نہ تھا) آپ نے فرمایا تو نے ہدایت نہ پائی اور گمراہ ہو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کس وجہ سے گمراہ ہو گیا آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو نہیں کہا بلکہ اس قبر کی میت کو کہا ابھی اس سے نکیرین نے سوال کیا ہے اور میرے بارے میں پوچھا اس نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا ابو رافع کہتے ہیں کہ وہاں ایک نئی قبر تھی جس پر میت کو دفن کر کے پانی چھڑکا تھا۔

جہنمی کو جنت اور جنتی کو جہنم دکھائی جاتی ہے

(حدیث) عن عائشة رضی اللہ عنها جاء ت یهودیة فاستطعمت علی بابی فقالت اطعمونی أعاذكم اللہ من فتنة الدجال ومن فتنة عذاب القبر، فلم أزل أحبسها حتی أتی رسول اللہ ﷺ فقلت یا رسول اللہ ﷺ ماتقول هذه الیهودیة قال وما تقول قلت تقول أعاذكم اللہ من فتنة الدجال ومن فتنة عذاب القبر قالت عائشة

۲۲۳۔ أخرجه البزار والطبرانی والبیهقی (منه).

رضی اللہ عنہا فقال رسول اللہ ﷺ فرفع یدیہ مدایستعیذ باللہ من فتنة الدجال ومن فتنة عذاب القبر ثم قال أمافتنة الدجال فإنه لم یکن نبی إلاوقد حذر أمته وسأحذ رکموہ بحدیث لم یحذرہ نبی أمته إنه أعوروالله لیس بأعور مکتوب بین عینیه کافر یقرؤہ کل مؤمن، فأما فتنة القبر فبی تفتنون وعنی تسألون فإذ اکان الرجل الصالح أجلس فی قبرہ غیر فزع ولا مشعوف ثم یقال له فیم کنت؟ فیقول فی الإسلام فیقال ماهذا الرجل الذی کان فیکم فیقول محمد رسول الله جاء نا بالبینات من عندالله فصدقناہ فیفرج لهٗ فرجة قبل النار فینظر الیها تحطم بعضهم بعضا فیقال له انظر إلی ماوقاك الله ثم یفرج له فرجة إلی الجنة فینظر إلی زهرتها وما فیها فیقال له هذا مقعدك منهاویقال علی الیقین کنت وعلیه مت و علیه تبعث إن شاء الله وإذا کان الرجل السوء اجلس فی قبرہ فزعا مشعوفا فیقال له فیم کنت؟ فیقول لاأدری فیقال ماهذا الرجل الذی کان فیکم فیقول سمعت الناس یقولون قولا فقلت کما قالوا فیفرج له فرجة قبل الجنة فینظر إلی زهرتها ومافیها فیقال له انظر إلی ماصرف الله عنك ثم یفرج له فرجة قبل النار فینظر إلیها یحطم بعضها بعضا ویقال لهٗ هذا مقعدك منها علی الشك کنت وعلیه مت وعلیه تبعث إن شاء الله ثم یعذب. ۲۲۴۔

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میرے دروازہ پر ایک یہودی عورت بھیک مانگتی ہوئی آئی اور کہا کہ مجھے کچھ کھانا دو اللہ تم کو دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے بچائے میں نے اس کو کچھ دیر تک روک رکھا یہاں تک

۲۲۴۔ أخرجه أحمد والبیهقی بسند صحیح. المشعوف بشین معجمة ثم عین مهملة قال أهل اللغة الشعف هوالفزع حتی یذهب بالقلب (منه) مسند أحمد بن حنبل ۶:۱۴۰۔ الدر المنثور للسیوطی ۴:۸۳۔ اتحاف السادة المتقین ۱۰:۴۱۸۔

کہ نبی ﷺ تشریف لائے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ کہتی ہے کہ اللہ تم کو دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے بچائے آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھا کر اللہ سے پناہ مانگی دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے پھر آپ نے فرمایا دجال کا ایسا فتنہ ہے کہ سب پیغمبروں نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اب میں بھی اس سے ڈراتا ہوں اور وہ بات بتاتا ہوں کہ کسی پیغمبر نے نہیں بتائی وہ داہنی آنکھ کا کانا ہے اس کی پیشانی پر لکھا ہے ک ف ر کل مومن اس کو دیکھ کر پڑھ لے گا۔ اور قبر کا فتنہ یہ ہے کہ اس میں سب مومنوں کا امتحان ہو گا اور میرے متعلق بھی سوال ہو گا جو مرد نیک ہو گا اطمینان سے قبر میں اٹھے گا پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ تو کس دین پر تھا وہ جواب دے گا کہ میں اسلام پر تھا پھر پوچھیں گے یہ کون شخص ہیں جو تمہارے پاس تھے وہ جواب دے گا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لائے تو ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ اس کو دیکھے گا کہ جہنم کا ایک حصہ دوسرے کو توڑ رہا ہے۔ تو اسے کہا جائے گا اس کو دیکھ جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچالیا ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف کھڑکی کھولی جائے گی تو اس کے گلزار وغیرہ کو دیکھے گا تو اس سے کہا جائے گا یہ اس میں تیرا مقام ہے اور کہا جائے گا تو یقین پر تھا اور اس پر مرا اور اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا انشاء اللہ۔ اور جب آدمی بُرا ہو گا تو وہ اپنی قبر میں انتہائی گھبراہٹ سے اٹھے گا پھر اس سے کہا جائے گا تو کس حالت میں تھا؟ وہ جواب دے گا میں نہیں جانتا پھر پوچھا جائے گا یہ آدمی کون ہے جو تم میں آیا تھا؟ جواب دے گا میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تو میں نے اسی طرح کہا۔ پھر اس کے لئے جنت کی کھڑکی کھولی جائے گی تو وہ اس گل وگلزار وغیرہ کی طرف دیکھے گا۔ اسے کہا جائے گا دیکھ اس کی طرف جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے پھیر دیا۔ پھر اس کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی وہ اسے دیکھے گا ایک دوسرے کو توڑ رہی ہے اور اسے کہا جائے گا یہ تیرا مقام ہے تو شک پر تھا اور اسی پر تو مرا اور اسی پر تو اٹھایا جائے گا انشاء اللہ تم کو اس

عذاب دیا جائے گا۔

شیطان قبر میں بھی آزمائش کرتا ہے

روایت ہے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے اس وقت شیطان ایک طرف سے آکر اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں جیسا کہ نبی ﷺ نے میت کے دفن کے وقت دعا کی ہے اللّٰھم اجرہ من الشیطان یعنی اے اللہ اس کو پناہ دے شیطان سے اگر اس وقت اس کے پاس شیطان نہ آتا تو آپ ایسی دعا نہ کرتے۔ ۲۲۵۔

قبر کے جواب سیکھا کرو

(حدیث) عن راشد قال کان النبی ﷺ یقول تعلموا حجتکم فانکم مسئولون حتی إن کان أھل البیت من الأنصار یحضر الرجل منھم المیت فیوصونه والغلام إذا عقل فیقولون لهٗ إذا سالوك من ربك فقل اللّٰه ربی وما دینك فقل الإسلام دینی ومن نبیك فقل محمد رسول اللّٰه ﷺ۔ ۲۲۶۔

(ترجمہ) راشد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ قبر کی دلیل اچھی طرح سیکھو تم سے اس کا سوال کیا جائے گا اور انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی مرنے کے قریب ہوتا تو قبر کی دلیل سکھاتے تھے اور جب لڑکا بولنے لگتا تو اس کو بھی یاد کراتے تھے اور کہتے تھے تجھ سے جب کوئی پوچھے کہ تیرا رب کون ہے تو کہو اللہ میرا رب ہے اور جب کوئی تجھ سے پوچھے کہ تیرا دین کیا ہے تو کہو اسلام میرا دین ہے اور جب کوئی پوچھے تمہارا نبی کون ہے تو کہو محمد ﷺ میرے نبی ہیں۔

اے فرشتو! ہم سے بھی سوال کرتے ہو؟

روایت ہے سہل بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں نے (محدث) یزید بن ہارون کو

۲۲۵۔ أخرجه الحکیم فی نوادر الأصول (منه).

۲۲۶۔ اخرجه ابن شاهین فی المسند (منه) اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۴۲۰ الدر المنثور للسیوطی ۴: ۸۳-الحاوی للفتاوی للسیوطی ۲: ۳۱۴.

ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیسا معاملہ کیا کہا میری قبر میں دو فرشتے بڑے سخت دل خوفناک صورت کے آئے اور سوال کیا تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے تو میں نے اپنی سفید داڑھی پکڑ کر کہا کہ ہم سے ایسا سوال کرتے ہو اس کا جواب تو اسّی برس تک لوگوں کو ہم نے سکھایا ہے تب وہ دونوں فرشتے چلے گئے۔ ۲۲۷۔

حالت قبر کے کشف کی کرامت

روایت ہے علاء بن عبدالکریم سے کہ ایک شخص مرا اور اس کا ایک بھائی تھا جو آنکھ سے بہت کم دیکھتا تھا اس کے بھائی نے بیان کیا کہ ہم نے اس کو دفن کیا جب سب لوگ چلے گئے تو میں نے اپنا سر قبر پر رکھ کر کان لگایا اندر سے آواز سنی کوئی پوچھتا ہے تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرا نبی کون ہے میں نے اپنے بھائی کی آواز سنی اور خوب پہچانا کہ یہ آواز میرے بھائی کی ہے کہتا تھا کہ میرا رب اللہ ہے دین میرا اسلام ہے اور نبی میرے محمد ﷺ ہیں پھر مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ قبر سے دو آدمی نکلے اس وقت میرے بدن کے تمام بال کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھر لوٹ آیا۔ ۲۲۸۔

تمہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ مجھے چھوڑ دو

روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ میں ابو القاسم سے کہ ہم لوگوں کے استاد تھے جن سے ہم لوگ پڑھا کرتے تھے استاد کے ایک دوست کا انتقال ہوا استاد نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ منکر و نکیر کے ساتھ کیسی گذری تو کہا کہ مجھ کو بٹھایا اور پوچھا کہ تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈالی کہ میں نے کہا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑ دو اس وقت ایک فرشتہ نے دوسرے سے کہا کہ اس نے بڑا واسطہ دیا اس کو چھوڑ دو پھر دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے اس روایت کو

۲۲۷۔ أخرجه السلفي في الطيوريات. (منه)

۲۲۸۔ أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب القبور وابن جرير في تهذيبه. (منه)

ابن جریر نے تہذیب الآثار میں لکھا ہے۔

کشف قبر کی کرامت

روایت ہے محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میرے باپ نماز جنازہ پڑھنے کے بہت شائق تھے جو کوئی ملاقاتی یا غیر ملاقاتی انتقال کرتا اس کی نماز پڑھتے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک بار ایک میت کے جنازہ کے واسطے میں گیا جب اس کو دفن کرنے لگے دو روحیں قبر میں داخل ہوئیں پھر ایک تو نکل کر چلی گئی اور دوسری رہ گئی اور سب لوگ قبر میں مٹی ڈالنے لگے میں نے کہا اے لوگو مردہ کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کرتے ہو لوگوں نے کہا اس میں کوئی زندہ نہیں ہے میں نے کہا شاید مجھے شبہ ہو گیا ہے پھر میں نے کہا کہ یقیناً میں نے دیکھا کہ دو روحیں آئیں ایک چلی گئی دوسری رہ گئی جب دفن کر کے سب لوگ چلے گئے تو میں ٹھہر گیا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کا بھید مجھ پر کھولے میں نے دس بار سورۃ یٰس اور دس بار سورۃ تبارک الذی پڑھ کر اللہ کے دربار میں عاجزی کی اور دعا کی کہ یا رب اس کا بھید مجھ پر ظاہر کر دے میری عقل حیران ہے مجھے اپنے دین میں بھی شبہ پڑ گیا ناگاہ قبر پھٹ گئی اس سے ایک شخص نکل کر تیزی سے چلا میں نے کہا اے شخص میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ ذرا ٹھہر جا مجھے تجھ سے کچھ پوچھنا ہے اس نے کچھ خیال نہ کیا یہاں تک کہ میں نے دو بار اور تین بار کہا تب اس نے کہا تیرا نام نصر ہے میں نے کہا ہاں اس نے کہا تو مجھے نہیں پہچانتا ہے میں نے کہا نہیں کہا ہم دونوں رحمت کے فرشتے ہیں ہم کو اللہ نے اس شخص کے واسطے مقرر کیا ہے جو کہ نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرے اور مر جائے تو ہم دونوں اس کی قبر میں جاتے ہیں اور قبر کی دلیل اس کو بتاتے ہیں یہ کہہ کر غائب ہو گیا۔ ۲۲۹ ؎

(فائدہ) اکثر روایتوں میں آیا ہے کہ قبر میں دو فرشتے سوال کرتے ہیں اور بعض روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ سوال کرتا ہے اور بعض روایت میں آیا ہے کہ بعد دفن کے جب سب لوگ واپس جاتے ہیں تو سوال کرتے ہیں اور بعض میں

---

۲۲۹ - أخرجه اللالكائي في السنة. (منه)

ہے کہ اس سے پہلے سوال کرتے ہیں سو یہ اختلاف آدمیوں کے مختلف اعمال پر موقوف ہے جس نے گناہ زیادہ کیا ہے اس سے سب کے چلے جانے کے بعد سوال کرتے ہیں تاکہ تنہائی کے سبب سے اس پر خوف اور سختی زیادہ ہو اور چلے جانے سے پہلے اس واسطے سوال کرتے ہیں کہ لوگوں کے موجود رہنے سے خوف اور سختی کم ہو۔ اور جس نے نیک اعمال زیادہ کئے ہیں اس کی آسانی کے واسطے صرف ایک فرشتہ آتا ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں مگر سوال ایک ہی کرتا ہے۔

(فائدہ) جو آدمی جنگل یا میدان میں مر گیا اور دفن نہیں ہوا اس سے بھی سوال کیا جاتا ہے اور اس پر عذاب کیا جاتا ہے یا اس کو ثواب دیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ دیکھ نہیں سکتا جس طرح فرشتہ اور شیطان کے دیکھنے سے آنکھوں پر پردہ ڈالا ہے اس کے بدن میں روح ڈالی جاتی ہے مگر ہم اس کے زندہ ہونے کو نہیں جان سکتے جیسے بے ہوش اور سکتہ کی بیماری والا آدمی زندہ ہوتا ہے مگر ہم اس کی زندگی کو نہیں جان سکتے اور اس کو ضغطہ قبر بھی ہوتا ہے زمین و آسمان کے درمیان کی ہوا اسکو دباتی ہے اور ہم کو خبر نہیں ہوتی جس کے دل میں ایمان ہے وہ ان سب کو سچ جانتا ہے اور تصدیق کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے روز میثاق میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام ارواح کو نکالا اور سب سے اپنے رب ہونے کا اقرار لیا اور سب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہے جس طرح اس پر ایمان لائے اسی طرح اس پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔

(فائدہ) منکر و نکیر کی صورت سب جانداروں کی صورت سے علیحدہ ہے نہ آدمی کے مثل ہیں نہ فرشتہ کے نہ جانور کے نہ چوپایہ کے بلکہ ان کی شکل نئی قسم کی ہے جو کسی سے مشابہت نہیں رکھتی ان میں محبت نہیں جو کوئی ان کو دیکھے گا اپنے حواس میں نہ رہے گا مگر مؤمن کے ایمان کے سامنے یہ فرشتے نرم بن جائیں گے اور مومن کو خوف نہ ہوگا۔

(فائدہ) جب قبر میں سوال کے واسطے روح بدن میں ڈالتے ہیں تو مردہ زندہ

ہوتا ہے مگر یہ زندگی ایسی نہیں ہوتی جیسے ہم لوگوں کی ہوتی ہے کہ چلنے پھرنے کھانے کی حاجت ہو بلکہ یہ دوسری قسم کی زندگی ہے جو اس زندگی کے مثل نہیں ہے اسی زندگی میں منکر و نکیر کا سوال اور امتحان ہوتا ہے اس زندگی کی مثال یوں سمجھنا چاہئے کہ جاگتے ہوئے آدمی کی حیات ہے اور سوتے ہوئے آدمی کی بھی حیات ہے اس حیات کو موت نہیں کہہ سکتے اسی طرح میت میں روح ڈالنے کے بعد ایک حیات ہے اور یہ حیات دنیاوی حیات کے درمیان کی ایک چیز ہے جیسے نیند حیات موت کے درمیان کی چیز ہے اب اگر بدن موجود رہے یا سڑ گل جائے یا ریزہ ریزہ ہو جائے یا ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے اڑا دیا جائے ہر صورت میں یہ حیات باقی رہتی ہے۔

(فائدہ) جس نے نشہ پیا اور نشہ کی حالت میں مر گیا تو قبر میں بھی نشہ کی حالت میں داخل ہوگا اور نشہ کی حالت میں نکیرین کو دیکھے گا اور جب عقل و سمجھ ٹھکانے نہ ہوگی تو نکیرین کا سوال نہ سمجھے گا اور جواب بھی نہ دے گا۔

باب
وہ لوگ جن سے قبر میں سوال نہیں کیا جائے گا

ابو القاسم سعدی نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ صحیح احادیث میں آیا ہے کہ بعض میت کو قبر میں عذاب نہ ہوگا اور نہ ان کے پاس منکر و نکیر آئیں گے اور یہ تین قسم کے ہیں۔

ایک وہ کہ ایسے نیک عمل کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب قبر اور سوال منکر نکیر کا موقوف کر دیا ہے (مثلاً جہاد میں شہید ہوگئے)

دوسرے وہ ہیں کہ موت کے وقت ان پر ایسی سختی کی گئی کہ اس کے عوض میں عذاب و سوال اٹھا دیا جائے گا۔

تیسرے وہ ہیں کہ ایسے دن (مثلاً جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات) دنیا سے گزرے کہ اس دن عذاب و سوال نہیں ہے۔

مجاہدین قبر میں سوالوں سے محفوظ

(حدیث) عن أبی أیوب قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من لقی العدو فصبر حتی یقتل أو یغلب لم یفتن فی قبرہ۔ ۲۳۰ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے جہاد میں دشمن سے مقابلہ کیا اور مضبوط دل ہو کر لڑا یہاں تک کہ وہ قتل کیا گیا یا دشمن پر غالب ہوا وہ قبر میں عذاب نہ کیا جائے گا۔

دار السلام کی سرحد پر چوکیدار کی موت کا اجر

(حدیث) عن سلمان سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول رباط یوم ولیلة خیر من صیام شہر وقیامہ وإن مات جری علیہ عملہ الذی کان یعملہ وأجری علیہ رزقہ وأمن من الفتانین۔ ۲۳۱ـ

(ترجمہ) روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے جہاد میں دشمن کے مقابلہ کے واسطے دار الاسلام کی سرحد پر ایک دن ٹھہرنا ایک مہینہ کے روزہ اور ایک مہینہ کی رات کی عبادت سے افضل ہے اگر وہ اس درمیان میں مر گیا تو جو نیک عمل کرتا تھا اس کا ثواب ہمیشہ اس کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں گے اور اس کی روزی اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اس کو برابر ملا کرے گی اور نکیرین کے سوال سے محفوظ رہے گا۔

سرحدوں کا محافظ چوکیدار قیامت تک ثواب لیتا رہے گا

(حدیث) عن فضالة بن عبید عن رسول اللّٰہ ﷺ قال کل میت یختم عملہ إلا الذی مات مرابطا فی سبیل اللّٰہ فإنہ ینمو عملہ إلی یوم القیامة ویأمن من فتنة القبر۔ ۲۳۲ـ

۲۳۰ـ أخرجه النسائی والطبرانی فی الأوسط (منہ). المعجم الکبیر للطبرانی ٤:۲۲۳ ـ مجمع الزوائد للهیثمی ٥:۳۲۷ ـ کنز العمال ۱۰٤۹٦، ۱۰٦٦۲.

۲۳۱ـ أخرجه مسلم. (منہ)

۲۳۲ـ أخرجه الترمذی وصححه (منہ). صحیح مسلم: الإمارة: ب: ٥: رقم ۱٦۲.

(ترجمہ) روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کے کل نیک عمل ختم ہو جاتے ہیں (یعنی فرشتے اس کے نامہ اعمال کو مہر کر کے علیین میں رکھ دیتے ہیں اور اس میں کچھ نہیں لکھتے) لیکن جو آدمی اللہ کی راہ میں سرحد پر ٹھہرا ہے اور دشمن اسلام سے مقابلہ کرنے کے واسطے مستعد ہے اگر وہ مرجائے تو اس کے نیک اعمال قیامت تک بڑھتے رہیں گے (اور فرشتے اس کے نامہ اعمال میں لکھتے رہیں گے) اور قبر کے فتنہ سے وہ محفوظ رہے گا۔

شہید سے قبر میں سوال کیوں نہ ہوگا

(حدیث) عن راشد بن سعد عن رجل من أصحاب رسول الله ﷺ أن رجلا قال یا رسول الله مابال المؤمنین یفتنون في قبور هم إلاالشهید قال کفی ببارقة السیوف علی رأسه فتنة. ۲۳۳ـ

(ترجمہ) روایت کی ہے راشد ابن سعد نے صحابی رسول اللہ ﷺ سے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ ہر مومن سے قبر میں سوال کیا جائے گا اور بعض کو عذاب بھی ہوگا لیکن شہید سے سوال نہ ہوگا نہ اس پر عذاب ہے آپ نے فرمایا اس کے سر پر تلوار پڑی تو اسی قدر اس کو کافی ہے اور اب سوال وعذاب کی ضرورت نہیں۔

منکر نکیر کیلئے جواب آسان کرنے کا وظیفہ

سورۃ ملک عذاب قبر سے حفاظت کرتی ہے

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جو آدمی سورۃ تبارک الذی ہر رات کو ایک بار پڑھے گا وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا اور جو کوئی یہ آیت پڑھتا رہے گا انی امنت بربکم فاسمعون تو اللہ تعالیٰ منکر و نکیر کا سوال اس پر آسان کرے گا۔ ۲۳۴ـ

کعب سے روایت ہے کہ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ جو کوئی تبارک الذی ہر

۲۳۳ـ أخرجه النسائی (منه).

۲۳۴ـ أخرجه جویبر في تفسیر. (منه)

روز پڑھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ

(حدیث) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ مامن مسلم یموت یوم الجمعة أو لیلة الجمعة إلا وقاہ اللہ فتنة القبر۔ ۲۳۵ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مؤمن جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے نجات دے گا۔

جمعہ کے دن میں مرنے کے انعامات

(حدیث) عن عطاء بن یسار قال قال رسول اللہ ﷺ مامن مسلم اومسلمة یموت لیلة الجمعة أویوم الجمعة إلاوقي عذاب القبر. و فتنة القبر ولقي اللہ ولاحساب علیه وجاء یوم القیامة ومعه شهود یشهدون له بالجنة أوطابع۔ ۲۳۶ـ

(ترجمہ) عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو مسلمان مرد یا عورت جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا وہ عذاب قبر اور نکیرین کے سوال سے امن میں ہوگا اور قیامت کے دن اس سے حساب نہیں لیا جائے گا اور اس کے اعمال اس کے جنتی ہونے پر گواہی دیں گے۔

چھوٹے بچوں سے سوال ہوگا؟

(فائدہ) چھوٹے بچے مرتے ہیں ان سے سوال قبر ہونے میں اختلاف ہے بعض علماء نے کہا ہے کہ نکیرین ان سے سوال کریں گے اور قرطبی نے لکھا ہے

۲۳۵ـ أخرجه أحمد والترمذی وحسنه وابن أبي الدنیا والبیهقي (منه) سنن الترمذی ۱۰۷۴ مسند أحمد بن حنبل ۲:۱۶۹- مشکاة المصابیح ۱۳۶۷- الترغیب والترهیب للمنذری ٤:۳۷۳- مشکل الآثار للطحاوی ۱:۱۰۸، ۱۰۹- کنز العمال ۲۱۰٤٥- کشف الخفاء ۲:٤۲۱.

۲۳۶ـ أخرجه حمید في ترغیبه من طریق ابن جریج وهذا الحدیث لطیف حسن صرح فیه بنفي الفتنة والعذاب معا. (منه).

کہ سوال کے وقت اللہ تعالیٰ بچہ کو پوری عقل دیتا ہے تاکہ وہ اپنی نیک بختی کا درجہ پہچانے اور جو سوال کیا جاتا ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈالتا ہے جویبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ضحاک بن مزاحم کا ایک بچہ چھ دن کا مرا انہوں نے کہا جب میرے بچہ کو لحد میں رکھنا تو کفن کی گرہ اور اس کے چہرہ کو کھول دینا کیونکہ اس کو بیٹھا کر سوال کریں گے جویبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ بچہ سے بھی سوال ہوگا اس نے تو کوئی گناہ نہیں کیا ہے فرمایا کہ روز میثاق میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے تمام ارواح کو نکال کر اپنے معبود ہونے کا سب سے اقرار لیا اور سب نے اقرار کیا اس اقرار کا سوال ہوگا اور بعض علماء نے فرمایا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ بچوں سے سوال نہ ہوگا کیونکہ سوال اس سے ہونا چاہئے جس کو عقل اور سمجھ ہو اور بچہ اس سے پاک ہے۔ اور نسفی نے بحر الکلام میں لکھا ہے کہ انبیاء اور مومن کے بچوں سے نہ سوال نکیرین کا ہوگا نہ ان پر عذاب و حساب ہے اور حافظ ابن حجر نے بھی اسی پر فتویٰ دیا ہے۔

(فائدہ) شیخ الاسلام ابن حجر نے اپنی کتاب **بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں لکھا ہے کہ جو مسلمان طاعون میں مرے گا اس سے بھی سوال نہ ہوگا کیونکہ جو طاعون کے وقت اپنی جگہ پر قیام کرے اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے اور یقین کرے کہ اللہ نے ہمارے تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے اس کے سوا ہمارے اوپر کچھ نہیں آسکتا تو یہ شخص طاعون کے زمانہ میں طاعون میں مبتلا ہو کر مرے یا دوسری بیماری میں مرے قبر کے سوال و عذاب سے نجات پائے گا اور یہ اس شخص کے مثل ہے جو دار الاسلام کے سرحد پر جہاد کے واسطے ٹھہرا رہا۔ اور لکھا ہے جو مومن جمعہ کے دن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پردہ اٹھا دیتا ہے اور وہ مرتے وقت اپنے مرتبہ کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس مقرر ہے دیکھ لیتا ہے اس واسطے کہ جمعہ کے دن دوزخ کی آگ روشن نہیں کی جاتی اور اس کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور دوزخ کا داروغہ اس دن اپنا کام نہیں کرتا پس اللہ تعالیٰ جس بندہ کی روح جمعہ کو قبض کرتا ہے تو یہ اس کی نیک بختی اور اس کے نیک خاتمہ

ہونے کی دلیل ہے بلکہ جمعہ کے دن وہی مومن مرے گا جو اللہ کے پاس نیک بخت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو مؤمن جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اس کو شہید کا ثواب ملے گا اس پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

باب
قبر کی سختی اور مؤمن کی آسانی

قبر آخرت کی پہلی منزل ہے

(حدیث) عن هانى مولى عثمان قال كان عثمان إذا وقف على قبر بكى حتى تبل لحيته، فيقال لهٗ تذكر الجنة والنار فلاتبكى وتبكى من هذا فيقول أن رسول الله ﷺ قال إن القبر أول منازل الآخرة فإن نجامنه فما بعده أيسر منه و إن لم ينج منه فمابعد أشد منه وقال رسول الله ﷺ مارأيت منظرا إلا والقبر أفظع منه. ۲۳۷ـ

(ترجمہ) روایت ہے ہانی سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس جاتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی لوگوں نے پوچھا کہ جنت اور دوزخ کا ذکر ہوتا ہے تو آپ نہیں روتے اور قبر دیکھ کر اس قدر روتے ہیں فرمایا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے جس نے اس سے نجات پائی اس کے بعد اس سے زیادہ آسان منزل ہے اور جس سے نجات نہ پائی اس کے بعد اس سے زیادہ سخت منزل ہے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ میں نے دیکھا مگر قبر کو سب سے زیادہ سخت پایا۔

وطن سے دور مرنے والے کا اجر

(حدیث) عن ابن عمرو قال توفى رجل بالمدينة فصلى عليه رسول الله ﷺ فقال يا ليته قدمات فى غير مولده فقال رجل من الناس لم يا

۲۳۷ـ أخرجه الحاكم وابن ماجه والبيهقى وهناد فى الزهد (منه) سنن ابن ماجه ۴۲۶۷ـ سنن الترمذى ۲۳۰۸ـ مستدرك الحاكم ۱: ۳۷۱.

رسول الله قال إن الرجل اذا توفي في غير مولده قيس له من مولده إلى منقطع أثره في الجنة. ٢٣٨ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص نے مدینہ میں انتقال کیا اور نماز جنازہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی اور فرمایا کیا خوب ہوتا اگر یہ شخص سفر میں مرا ہوتا ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ آپ نے جواب دیا جو آدمی اپنے گھر سے جتنی دور مرے گا اتنی ہی دور تک حساب سے جنت میں اس کو زیادہ جگہ دی جائے گی۔

ایسی ہی روایت ابن مسعود نے بھی کی ہے۔

قبر جنت کا باغ ہے یا دوزخ کا گڑھا

(حدیث) عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ إنما القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النار وعن ابن عمر ايضاً. ٢٣٩ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قبر جہنم کی خندقوں سے ایک خندق ہے یا جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے (یعنی کافر اور بدکار کے حق میں جہنم کی خندق ہے کہ طرح طرح کا عذاب ہوگا اور مومن نیک کار کے حق میں جنت کا باغ ہے کہ طرح طرح کا آرام اور ثواب ملے گا۔)

روزانہ تین بار قبر کی پکار

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ ہر روز تین بار قبر کہتی ہے کہ میں کیڑے مکوڑے کا گھر ہوں میں اندھیری کوٹھری ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں۔ ٢٤٠ـ

٢٣٨ـ أخرجه أحمد والنسائي وابن ماجه (منه) كنز العمال ١٦٦٩٢- تفسير ابن كثير ٦: ٥٥٣.

٢٣٩ـ أخرجه ابن منده عن أبي سعيد و أخرجه البيهقي في عذاب القبر وابن أبي الدنيا عن ابن عمر (منه) سنن الترمذى ٢٤٦٠- الترغيب والترهيب للمنذرى ٤: ٢٣٨- اتحاف السادة المتقين ١٠: ٣٩٧.

٢٤٠ـ أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف والصابوني في المائتين وابن منده.

مؤمن کی قبر

روایت ہے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ مومن قبر میں سبز باغ میں رہتا ہے اس کی قبر ستر گز چوڑی کی جاتی ہے اور اس میں ایسی روشنی ہوتی ہے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ ۲۴۱ ۔

قبر کی لمبائی، چوڑائی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قبر چالیس ۴۰ گز لمبی اور چالیس ۴۰ گز چوڑی کی جاتی ہے۔ ۲۴۲ ۔

ایک قبر کی عجیب حالت

روایت ہے شریک بن عبداللہ سے کہ میں نے کوفہ میں ایک میت پر نماز جنازہ پڑھی اور قبر میں بھی داخل ہوا اور اینٹوں کو لحد پر چننے لگا اتفاقاً ایک اینٹ گر پڑی میں نے اپنے کو دیکھا کہ کعبہ میں ہوں اور طواف کر رہا ہوں اور کعبہ اور حجر اسود کی صورت میرے سامنے موجود ہے۔ ۲۴۳ ۔

قبر کی مختلف وسعتیں (حکایت)

روایت ہے عمرو بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرد قبر کھودنے والے نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے دو قبروں کو کھود کر تیار کیا اور تیسری قبر کھود رہا تھا کہ مجھے آفتاب کی گرمی معلوم ہوئی میں نے قبر کے اوپر اپنی چادر پھیلا دی اور اس کے سایہ میں کھودنے لگا اتفاقاً میں نے دیکھا کہ دو شخص گھوڑے پر سوار آئے اور پہلی قبر میں کھڑے ہوئے ایک نے دوسرے سے کہا کہ لکھو اس نے پوچھا کیا لکھوں کہا تین میل لمبی اور تین میل چوڑی پھر دوسری قبر پر آئے اور کہا لکھو اس نے پوچھا کیا لکھوں کہا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے پھر تیسری قبر پر آئے جس کو میں کھود

---

۲۴۱ ۔ أخرجه ابن منده. (منه)

۲۴۲ ۔ أخرجه علي بن معبد. (منه)

۲۴۳ ۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

رہا تھا اور کہا کہ سوائے اس نے پوچھا کیا کتنوں کہا کلمہ کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیانی فاصلہ کے برابر یہ سن کر میں بیٹھ گیا اور جنازہ کی انتظار کرنے لگا اتنے میں چند آدمی ایک جنازہ لے کر آئے اور پہلی قبر پر گئے میں نے پوچھا یہ مردہ کیسا ہے لوگوں نے کہا یہ شخص پانی پلاتا تھا اس کی اولاد بہت ہے اس کے پاس کچھ نہ تھا ہم لوگوں نے اس کے واسطے چندہ جمع کیا ہے میں نے کہا کہ میں اس کی مزدوری نہ لوں گا یہ اس کی اولاد کو دے دو اور میں دفن میں شریک ہو گیا اس کے بعد دوسرا جنازہ آیا جس میں سوائے چار آدمی جنازہ لانے والوں کے دوسرا کوئی نہ تھا اس کو دوسری قبر پر لے گئے میں نے پوچھا یہ مردہ کیسا ہے انہوں نے کہ ایک مسافر گھوڑے پر سوار مرا پڑا تھا اس کے پاس کچھ نہ تھا میں نے اس کی بھی مزدوری نہ لی اور دفن میں شریک ہو گیا اس کے بعد تیسرے جنازہ کی انتظار میں عشاء تک قبرستان میں بیٹھا رہا پھر ایک سردار کی عورت کا جنازہ آیا میں نے ان سے اپنی مزدوری طلب کی انہوں نے مجھے بہت مارا اور اس کو دفن کر کے چلے گئے۔ ۲۴۴ ۔

وسعت قبر کا کشف

روایت ہے عقبہ بن ابی معیط سے کہ میں احنف کے جنازہ میں شریک ہوا اور قبر میں اترا جب تختہ برابر کرنے لگا تو جہاں تک میری نگاہ جاتی تھی قبر کو کشادہ دیکھتا تھا میں نے اپنے دوسرے ساتھی کو دکھایا مگر جو مجھ کو نظر آتا تھا وہ اس کو نظر نہ آیا۔ ۲۴۵ ۔

قبر سے تلاوت اور تہجد کی خوشبو آتی تھی

روایت ہے کہ عبداللہ بن غالب جہاد میں شہید ہوئے جب دفن کئے گئے تو ان کی قبر سے مشک کی خوشبو پھیلی پھر ان کے ہر ایک دوست نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہاں ٹھکانا ہے کہا جنت میں پوچھا کس عمل کی برکت سے کہا میرا ایمان مضبوط تھا اور میں تہجد پڑھا کرتا تھا اور روزہ رکھتا تھا پھر پوچھا تمہاری قبر سے

---

۲۴۴ ۔ كتاب الديباج لأبي اسحاق إبراهيم بن سفيان الجيلي. (منه)

۲۴۵ أخرجه ابن عساكر في تاريخه. (منه)

کس چیز کی خوشبو کی تھی کہا تلاوت قرآن اور تہجد کی خوشبو تھی۔ ۲۴۶

(فائدہ) قبر کی کشادگی میں مختلف حدیثیں وارد ہیں اور سب صحیح ہیں سو جاننا چاہئے کہ ہر شخص کا حال عمل کے اعتبار سے مختلف ہے قبر کی کشادگی کی کمی و زیادتی اعمال کے موافق ہوگی۔

نفلی روزہ اور تہجد قبر کی وحشت کو ختم کرتی ہیں

(حدیث) عن السري مخلد أن النبي ﷺ قال لأبي ذرلوأردت سفرا لاعددت له عدة فكيف سفر طريق القيامة الأأنبئك ياأباذر بما ينفعك ذلك اليوم قال بلى بأبي أنت وأمي قال صم يوما شديد الحرليوم النشور وصل ركعتين في ظلمة الليل لوحشة القبور. ۲۴۷

(ترجمہ) روایت ہے سری بن مخلد سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہ اگر تم سفر کا ارادہ کرو گے تو اس کے واسطے سامان کرو گے تو قیامت کے واسطے تم نے کیا سامان کیا ہے اے ابوذر رضی اللہ عنہ ہم تم کو بتادیتے ہیں وہ چیز جو اس دن کام آئے ابوذر نے کہا فرمائیے یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا گرمی کے زمانہ میں نفل روزہ رکھو قیامت کے دن کے لئے اور دو رکعت اندھیری رات میں پڑھا کرو اس سے قبر کی وحشت دور ہوگی۔

اس کلمہ کا مقام و مرتبہ

(حدیث) عن علي بن أبي طالب كرم الله وجهه قال قال رسول الله ﷺ من قال في كل يوم مائة مرة لاإله إلاالله الملك الحق المبين كان له أمانا من الفقر وأنسافي وحشة القبر وفتحت له أبواب الجنة. ۲۴۸

(ترجمہ) روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو

۲۴۶۔ أخرجه أبو نعيم. (منه)

۲۴۷۔ أخرجه ابن أبي الدنيا في كتاب التهجد (منه) إتحاف السادة المتقين ۵:۱۸۷-المغني عن حمل الأسفار ۱:۳۵۹.

۲۴۸۔ أخرجه الديلمي والخطيب. (منه)

آدمی ہر روز ایک سو بار **لاالہ الااللہ الملک الحق المبین** پڑھتا رہے گا تو تنگدستی سے محفوظ رہے گا اور قبر کی وحشت اس کو نہ ہوگی اور جنت کے کل دروازے اس کے واسطے کھولے جائیں گے۔

عالم اور متعلم کی قبر روشن ہوگی

روایت ہے کعب رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ میں علم کے پڑھنے والے اور پڑھانے والے کی قبر روشن کرتا ہوں تاکہ قبر کی وحشت سے وہ کبھی نہ گھبرائیں۔ ۲۴۹۔

موت کے بعد بھی مجھ میں برکت دے

روایت ہے حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں ایک جنازہ لے چلا اور دعا کی کہ یا اللہ میری موت میں برکت دے جنازہ کے اندر سے آواز آئی کہ موت کے بعد بھی برکت کی دعا کرو میں اس آواز سے ڈرا اور میت کو دفن کرکے قبر کے پاس بیٹھا دیکھا کہ قبر سے ایک آدمی نکلا جو خوبصورت چہرہ کا تھا اس سے خوشبو آتی تھی کپڑا نہایت صاف پہنے تھا میں نے پوچھا تو کون شخص ہے اس نے جواب دیا کہ میں وہی ہوں کہ جنازہ کے اندر سے آواز دی تھی میں رسول اللہ ﷺ کی سنت ہوں مجھ پر اس نے عمل کیا ہے میں دنیا میں اس کی حفاظت کرتا تھا اور قبر میں اس کے واسطے نور ہوں گا اور اس کا دوست ہوں گا اور قیامت کے دن اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ ۲۵۰۔

دوسروں کو دکھ نہ دینے والا

(حدیث) **عن أبی کاهل قال قال رسول اللہ ﷺ اعلمن یا أبی کاهل أنه من کف أذاه عن الناس کان حقا علی اللہ أن یکف عنه أذی القبر.** ۲۵۱۔

۲۴۹۔ أخرجه الإمام أحمد فی الزهد وابن عبدالبر فی کتاب العلم بسنده.

۲۵۰۔ أخرجه اللالکائی فی السنة.

۲۵۱۔ أخرجه ابن منده (منه) الترغیب والترهیب للمنذری ٤: ۲٦٣.

(ترجمہ) روایت ہے ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے ابو کاہل یاد رکھ کہ جس نے کسی کو تکلیف نہیں دی تو اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ میں اس کی قبر سے تکلیف کو دور کروں گا۔

مساجد کو روشن کرنے والا

(حدیث) عن عمر مرفوعا من نور فی مساجد اللّٰہ نورا نور اللّٰہ له فی قبره ومن أراح فیه رائحة طیبة أدخل اللّٰہ علیه فی قبره من روح الجنة. ۲۵۲۔

(ترجمہ) روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آدمی مسجد میں چراغ جلائے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر نورانی کرے گا اور جو آدمی مسجد کو خوشبودار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر جنت کی خوشبو سے معطر کرے گا۔

مریض کی عیادت کرنے والا

(حدیث) عن أبی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ ﷺ قال موسی یا رب مالمن عاد مریضا قال یوکل به ملکان یعودانه فی قبره حتی یبعث. ۲۵۳۔

(ترجمہ) روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار سے سوال کیا کہ اے رب جو کوئی مریض کو دیکھنے جائے اس کو کیا ثواب ملے گا حکم ہوا اے موسیٰ میں اس کے واسطے دو فرشتے مقرر کروں گا کہ قیامت تک قبر میں اس کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔

اور حسن رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

---

۲۵۲ ۔ أخرجه أبو الفضل الطوسی فی عیون الأخبار بسنده (منه) العلل المتناهیة لابن الجوزی ۱: ۴۰۶.

۲۵۳ ۔ أخرجه الدیلمی (منه).

باب
عذابِ قبر کا بیان

عذابِ قبر سے پناہ کی دعا

(حدیث) عن أبی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول اللهﷺ یدعو اللّٰهم إنی أعوذبك من عذاب القبر۔ ۲۵۴۔

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ إنِیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذابِ الْقَبْرِ یعنی اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

میں ان قبر والوں کا عذاب سن رہا ہوں

(حدیث) عن زید بن ثابت رضی الله عنه قال بینما النبی ﷺ فی حائط لبنی النجار علی بغلة له ونحن معه إذحادت به فکادت تلقیه وإذا أقبر ستة أوخمسة أوأربعة فقال من یعرف أصحاب هذه الأقبر فقال رجل أنا فقال متی مات هؤلاء قال ماتوافی الاشراك فقال إن هذه الأمة تبتلی فی قبور ها فلولاأن لاتدافنوالدعوت الله أن یسمعکم من عذاب القبر الذی أسمع۔ ۲۵۵۔

(ترجمہ) روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ بنی النجار کے باغ میں گئے آپ خچر پر سوار تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے یکایک خچر وہاں سے اس طرح گھبرا کر بھاگا کہ آپ گرنے کے قریب ہو گئے وہاں پر پانچ چھ یا چار قبریں تھیں آپ نے پوچھا کوئی پہچانتا ہے ان قبر والوں کو ایک صحابی نے کہا میں ان کو جانتا ہوں آپ نے فرمایا کس حالت میں یہ مرے ہیں کہا شرک کی حالت میں پھر آپ نے فرمایا اگر یہ دفن نہ ہوتے ہوتے تو میں اللہ سے دعا کرتا

۲۵۴۔ أخرجه البخاری (منه) ۱: ۲۱۱ صحیح مسلم ۲۷۹، ۴۱۲، ۴۱۳۔ سنن النسائی ۸: ۲۶۶۔ سنن أبی داؤد ۸۷۴.

۲۵۵۔ أخرجه ابن أبی شیبة ومسلم. (منه)

کہ تم کو عذاب قبر سنادے جیسا کہ میں سنتا ہوں۔

عذابِ قبر حق ہے

(حدیث) عن عائشة رضی الله عنها وأن النبی ﷺ قال عذاب القبر حق وقال ﷺ إن أهل القبور یعذبون فی قبور هم عذابا تسمعه البهائم۔ ۲۵۶ـ

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عذاب قبر حق ہے اور مردے پر عذاب کئے جاتے ہیں قبر میں اور کل جاندار عذاب قبر کو سنتے ہیں۔

قبر میں مؤمن اور کافر کی حالتیں

(حدیث) عن أبی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ المؤمن فی قبره فی روضة و یرحب له قبره سبعون ذراعا وینورله کا لقمر لیلة البدر أتدرون فیم نزلت هذه الآیة ﴿فإن له معیشة ضنکا﴾ قالوا الله ورسوله أعلم قال عذاب الکافر فی قبره والذی نفسی بیده انه لیسلط علیه تسعة وتسعین تنینا ینفخون فی جسمه ویلسعونه ویخدشونه إلی یوم القیامة۔ ۲۵۷ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن کے واسطے قبر باغ کردی جاتی ہے اور ستر گز کشادہ کی جاتی ہے اور روشن کی جاتی ہے جیسے چودھویں رات کی چاندنی پھر آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیمة اعمی یعنی جس نے میری یاد سے منہ پھیرا اس کے واسطے تنگ زندگی ہے اور قیامت کے دن اس کو ہم اندھا

۲۵۶ـ أخرجه ابن أبی شیبه والشیخان (منه) صحیح مسلم ۲۲۰۰ - مسند أحمد بن حنبل ۳:۳، ۳۳۳، ۳۴۶، مشکوة ۱۲۹ - مجمع الزوائد ۳:۴۸ - أمالی الشجری ۲:۲۰۴ - الدر المنثور ٤:۸۰.

۲۵۷ـ أخرجه أبو یعلی والآجری وابن منده. (منه)

اٹھائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ آیت کافر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اس پر ننانوے اژدہے مقرر کئے جائیں گے اور قیامت تک اس کے بدن میں پھونکیں گے اور کاٹیں گے۔

ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما أن رسول اللّٰہ ﷺ مرّ علی قبرین فقال انهما لیعذبان ومایعذبان فی کبیر أما أحدهما فکان لایستنزه من البول وأما الآخر فکان یمشی بالنمیمة ثم أخذ جریدة رطبة فشقها باثنتین فجعل علی کل قبر واحدة فقالوا رسول اللّٰہ لم فعلت هذا قال لعله یخفف عنهما مالم تیبسا۔ ۲۵۸

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے دو قبروں کی طرف اور فرمایا ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے امر میں نہیں دیا جا رہا ان میں سے ایک مرد پیشاب سے صفائی نہ رکھتا تھا اور دوسرا لوگوں کی چغلخوری کرتا تھا پھر آپ نے درخت خرما کی ایک شاخ کو پھاڑ کر دونوں کی قبر پر رکھ دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کس لئے ایسا کیا فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ جب تک تازہ رہے گی اس وقت تک عذاب کی تخفیف رہے گی (یعنی شاخ جب تک تازہ رہے گی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے گی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ عذاب میں تخفیف کرے گا۔)

ان کو قبر دبا رہی ہے

(حدیث) عن یعلی بن مرة رضی اللّٰہ عنه قال مررت مع النبی ﷺ علی مقابر فسمعت ضغطة فی قبر فقلت یا رسول اللّٰہ سمعت ضغطة فی قبر قال وسمعت یا

۲۵۸۔ أخرجه ابن أبی شیبة والشیخان (منه)صحیح البخاری ۱:۶۵، ۲:۱۱۹، ۸:۱۲۴– ۲۰– سنن الترمذی –۷۰– ۳۴۷، ۳۴۹ سنن النسائی ٤:۱۰٦ – سنن ابن ماجة –السنن الکبری للبیهقی ۲:٤۱۲ –شرح السنة للبغوی ۱:۳۷۰.

يعلى قلت نعم قال فانه يعذب في يسير من الأمر قلت وما هو قال كان يمشي بين يمشي بين الناس بالنميمة وكان لايتنزه البول ثم ذكر قصة الجريدة. ۲۵۹ـ

(ترجمہ) یعلی ابن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک قبرستان میں گیا اور قبر کے ضغطہ یعنی تنگ ہو جانے کی آواز سنی میں نے عرض کی یارسول اللہ میں نے ضغطہ قبر کی آواز سنی ہے آپ نے فرمایا تم نے سنا میں نے کہا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا یہ مردہ لوگوں کی چغلخوری کرتا تھا اور پیشاب سے صفائی نہ کرتا تھا۔

اس کا سر آگ میں بھرا ہوا تھا

روایت ہے حویرث رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں ایک بار مقام اثابہ کی طرف گزرا دیکھا کہ ایک شخص قبر سے نکل کر میری طرف چلا اس کا چہرہ اور سر آگ سے بھرا تھا اور تمام بدن زنجیر سے جکڑا تھا اس نے فریاد کی کہ اے اللہ کے بندے مجھے پانی پلاؤ اس درمیان میں اسی قبر سے دوسرا آدمی نکل آیا اور کہنے لگا اس کافر کو پانی نہ پلانا اور اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر لے چلا یہاں تک کہ دونوں اس قبر میں چلے گئے۔ حویرث کہتے ہیں یہ حال دیکھ کر میری سواری کی اونٹنی بھاگی اور میں اس کو سنبھال نہ سکا اور مقام عرق الظبیہ میں پہنچ کر میں نے اونٹنی بیٹھائی اور مغرب و عشا کی نماز پڑھ کر روانہ ہوا صبح ہوتے ہی مدینہ پہنچا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعہ کو بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بوڑھے آدمیوں کو بلا کر مردے کا حال دریافت کیا ایک بوڑھے نے کہا اے امیر المومنین میں جانتا ہوں وہ قبیلہ بنو غفار کا آدمی تھا جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا مہمانوں کا حق کبھی ادا نہ کرتا تھا۔ ۲۶۰ـ

۲۵۹ـ أخرجه البيهقي في دلائل النبوة –يعلى بن مرة –وهو يعلى بن سيابة وسيابة أمه (منه) دلائل النبوة للبيهقي ۷: ٤۲.

۲٦۰ـ أخرجه ابن أبي الدنيا في القبور. (منه)

ان دو جرموں کی سزا

(حدیث) عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ عن النبی ﷺ قال أمر بعبد من عباد اللّٰہ أن یضرب فی قبرہ مائۃ جلدۃفلم یزل یسئل اللّٰہ ویدعوہ حتی صارت واحدۃ فامتلأ قبرہ علیہ نارا فلما ارتفع عنہ أفاق فقال علی ماجلد تمونی قالوا إنک صلیت صلوۃ بغیر طھور و مررت علی مظلوم فلم تنصرہ. ۲۶۱

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص متقی اور پرہیز گار تھا جب اس کا انتقال ہوا اور دفن کر کے سب لوگ روانہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کے فرشتہ کو حکم دیا کہ اس کو درے مارو فرشتہ نے درہ مارنے کا ارادہ کیا تو اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا تابعدار اور عبادت گزار بندہ ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے دعائی حکم ہوا کہ اس کو پچاس درے مارو پھر دعا کی اور درہ میں کمی ہوئی یہاں تک کہ حکم ہوا کہ ایک درہ مارو فرشتہ نے ایک درہ مارا کہ اس کی قبر آگ سے بھر گئی اور عذاب قبر میں مبتلا ہوا جب کچھ افاقہ ہوا تو فرشتہ سے پوچھا کہ مجھ کو کس گناہ کے عوض میں درہ مارا گیا فرشتہ نے جواب دیا کہ ایک دن تو نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی اور تو ایک مظلوم کے پاس سے گزرا وہ فریاد کرتا تھا تو نے اس کی مدد نہ کی۔

آگ کی مقراضوں سے چمڑے کاٹے جارہے تھے

(حدیث) عن أبی موسی الاشعری أن رسول اللّٰہ ﷺ قال رأیت رجالا تقرض جلو دھم بمقاریض من نار قلت ماشان ھؤلاء قال ھؤلاء الذین یتزینون إلی مالایحل لھم ورأیت جبا خبیث الریح فیہ صیاح قلت ماھذا قال ھن نساء یتزین إلی مالایحل لھن ورأیت قوما اغتسلوا فی ماء الحیات قلت ماھؤلاء قال ھم قوم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا. ۲۶۲

---

۲۶۱ - أخرجہ البخاری وأبو الشیخ فی کتاب التوبیخ.

۲۶۲ - أخرجہ الخطیب وابن عساکر من حدیث أبو موسی الاشعری رضی اللّٰہ عنہ (منہ) الدرالمنثور للسیوطی ۳: ۲۷٤ - کنز العمال ۳۹۵۵۹.

(ترجمہ) روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے خواب میں چند مردوں کو دیکھا کہ ملائکہ ان کے گوشت کو آگ کی قینچی سے کاٹتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اچھے اچھے کپڑے پہن کرنا جائز کام میں جاتے تھے۔ اور میں نے دیکھا ایک کنواں سخت بدبودار نہایت گندگی والا ہے اس میں سے شورو فریاد کی آواز آتی ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ عورتیں ہیں کہ اچھے اچھے کپڑے پہنتی تھیں ناجائز کام کے واسطے اور میں نے دیکھا کچھ لوگوں کو (کہ آدھا بدن ان کا خوبصورت ہے اور آدھا بدن انتہا درجہ کا بدصورت) ان لوگوں نے آب حیات میں غسل کیا (تمام بدن ان کا خوبصورت ہو گیا اور بدصورتی جاتی رہی) میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں اچھے کام کرتے تھے اور کچھ بُرے کام بھی (اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو بخش دیا۔)

حضورؐ کے مشاہداتِ عذاب

(حدیث) عن علي ابن أبي طالب رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الفجر فلما قضى الصلوة التفت الينا وقال رأيت ملكين أتياني الليلة فأخذابضبعي فانطلقابي إلى السمآء الدنيا فمررت بملك وأمامه آدمي وبيده صخرة يضرب بها هامة الآدمي فيقع دماغه جانبا وتقع الصخرة جانبا قلت ماهذا قالالي امضه فمضيت فإذا أنا بملك وأمامه آدمي وبيدالملك كلوب من حديد فيضعه في شدقه الأيمن فيشقه حتى ينتهي إلى أذنه ثم يأخذفي الأيسر فيلتئم الأيمن قلت ماهذا قالالي امضه فمضيت فإذا أنا بنهر من دم يمور كمور المرجل على فيه قوم عراة وعلى حافة النهر ملائكة بأيد يهم مدرتان كلما طلع قذفوه بمدرة فتقع في فيه ويتسفل إلى أسفل ذلك النهر قلت ماهذاقالالي امضه فمضيت فإذا أنا ببيت أسفله أضيق من أعلاه

فيه قوم عراة توقد من تحتهم النار إذا أمسكت على أنفي من نتن ماأجد من ريحهم قلت من هؤلاء قالا لي امضه فمضيت فإذا أنا بتل أسود عليه قوم مخبلون تنفخ النار في أدبارهم فتخرج من أفواههم ومناخرهم وآذا نهم وأعلينهم قلت ماهذا قالالي امضه فمضيت فإذا أنا بنار مطبقة موكل بهاملك لايخرج منهاشئى إلا أتبعه حتى يعيده فيها قلت ماهذا قالالي امضه فمضيت فإذا أنا بروضة وإذا فيها شيخ جميل لاأجمل منه وإذا حوله الولدان وإذا شجرة ورقها كاذان الفيلة فصعدت ماشاء الله من تلك الشجرة وإذا أنا بمنازل لاأحسن منها من درة جوفاء وزبرجدة خضراء و ياقوتة حمراء قلت ماهذا قالالي امضه فمضيت فإذا بنهر عليه جسران من ذهب وفضة على حافتي النهر منازل لامنازل أحسن منها من درة جوفآء وزبرجدة خضراء وياقوتة حمراء وفيها قدحان أبا ريق تطرد قلت ماهذا قالالي انزل فنزلت فضربت بيدي إلى اناء منها فغرفت ثم شربت فإذا هوأحلى من العسل وأشد بياضا من اللبن والين من الزبد فقال لي أما صاحب الصخرة الذي رأيت يضرب بها هامة الآدمي فيقع دماغه جانبا وتقع الصخرة جانبا فأولئك الذين كانوا ينا مون عن صلاة العشاء الآخرة ويصلون الصلوات لغير مواقيتها يضربون بها حتى يصيروا إلى النار وأما صاحب الكلوب الذي رأيت فاولئك الذين كانو ايمشون بين المسلمين بالنميمة فيفسدون بينهم فهم يعذبون بها حتى يصيروا إلى النار وأما الذين يقذفون بمدرة فأولئك أكلة الربوا يعذبون حتى يصيروا إلى النار وأما القوم العراة فاولئك الزناة وذلك نتن فروجهم يعذبون حتى يصيروا إلى النار وأما القوم المخبلون فأولئك الذين يعملون عمل قوم الفاعل والمفعول به فهم يعذبون حتى يصيروا إلى النارو أماالنار المطبقة فتلك جهنم وأما الروضة فتلك جنة المأوى

وأما الشيخ الذى رأيت فهوابراهيم وحوله ولدان المسلمين وأما الشجرة فهى سدرة المنتهى والمنازل التى فيها فتلك منازل أهل عليين من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وأماالنهر فهوالكوثر الذى أعطاك الله وهذه منازلك و منازل أهل بيتك. ۲۶۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی علیہ ﷺ نے ایک دن نماز فجر سے فارغ ہو کر فرمایارات میں نے خواب دیکھاکہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور میرے دونوں بازو پکڑ کر آسمان دنیا پر لے گئے یہاں ایک فرشتہ کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں ایک بھاری پتھر ہے اور ایک آدمی کے سر پر وہ پتھر مارتا ہے ایسی سخت مار کہ اس کا دماغ اور دونوں طرف کا کلہ دور جا کر گرتا ہے جب فرشتہ پتھر اٹھانے جاتا ہے تب تک اس کا دماغ اور کلہ درست ہو جاتا ہے اور پھر پتھر مارتا ہے میں نے اپنے ساتھ والے فرشتوں سے پوچھا یہ کیسا آدمی ہے اس نے کہا آگے چلئے میں آگے بڑھا ایک فرشتہ کو دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کی میخ ہے جس کا سر ٹیڑھا ہوا ہے ایک آدمی اس کے سامنے ہے اس کے منہ میں داہنی طرف سے میخ ڈال کر کان تک پھاڑتا ہے پر بائیں طرف جاتا ہے اور میخ منہ میں ڈال کر کان تک پھاڑتا ہے اتنے عرصہ میں داہنا منہ درست ہو جاتا ہے میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ کیسا آدمی ہے کہا آگے چلئے میں آگے بڑھا ایک نہر خون کی دیکھی وہ ایسے جوش و خروش سے جاری ہے جیسے دیگ چولھے پر جوش مارتی ہو اس نہر میں آدمیوں کی ایک جماعت ہے جو ننگے بدن ہیں اور نہر کے کنارے فرشتے ہیں ان کے ہاتھ میں پتھر ہے جب وہ جماعت تیرتی ہوئی کنارے آتی ہے فرشتے پتھر مارتے ہیں وہ پتھر ان کے منہ میں گھس جاتا ہے پتھر کے صدمہ سے لوگ نہر میں نیچے اور بہت دور جا رہتے ہیں میں نے پوچھا یہ کیسے ہیں کہا آگے چلئے۔

میں آگے بڑھا ایک مکان دیکھا جس کے نیچے کا حصہ کشادہ اور اوپر کا حصہ تنگ

۲۶۳ـ أخرجه ابن عساكر فى تاريخه ۶: ۱۸ (منه)-الدرالمنثور ۶: ۹۸۔

ہے مثل تنور کے اور آگ سے بھرا ہے اس میں ایک جماعت آدمیوں کی بے ننگی اور بے ستر ہے اور شور و فریاد کرتی ہے ان سے سخت بدبو آتی ہے میں نے پوچھا یہ کیسے لوگ ہیں کہا آگے چلئے۔ میں آگے بڑھا ایک سیاہ ٹیلہ دیکھا اس پر ایسے آدمی ہیں جن کے نیچے سے آگ بھڑکتی ہے اور ان کے منہ اور ناک اور کان اور آنکھ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے میں نے پوچھا یہ کیسے لوگ ہیں کہا آگے چلئے۔ میں آگے بڑھا دیکھا کہ یہاں آگ دور تک جلتی ہے اس پر ایک فرشتہ خوفناک مقرر ہے کوئی شعلہ اڑ کر باہر جاتا ہے وہ فوراً جمع کرتا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کہا آگے چلئے میں آگے بڑھا ایک باغ نہایت سبز دیکھا طرح طرح کے پھول کھلے ہیں اس میں نہایت خوبصورت ایک بوڑھے آدمی بیٹھے ہیں ایسا خوبصورت کوئی نہیں ہو سکتا ان کے آس پاس بہت سے لڑکے ہیں اس باغ میں ایک درخت ہے اس کے پتے بڑے بڑے ہاتھی کے کان کے مثل ہیں میں اوپر گیا جہاں تک اللہ نے چاہا وہاں میں نے مکانات دیکھے اچھے اچھے عمدہ خوبصورت جو موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے بنے تھے پوچھا یہ کیسے مکانات ہیں کہا آگے چلئے۔ جب آگے بڑھا تو ایک نہر ملی اس پر دو پل سونے اور چاندی کے تھے اور دونوں کنارے پر اچھے اچھے محل تھے ان سے اچھا کوئی محل نہیں ہو سکتا موتی اور زبرجد سبز اور یاقوت سرخ کے بنے تھے کنارے پر پیالے اور لوٹے رکھے تھے میں نے پوچھا یہ کیا ہے کہا اس میں جا کر دیکھئے میں اس کے کنارہ پر گیا اور ایک پیالہ نہر سے پانی نکالا اور پیا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید تھا اور مکھن سے زیادہ ملائم اور پاکیزہ تھا۔ (اب میں نے فرشتوں سے کہا آج کے جو عجائبات ہم نے دیکھے ہیں اس کو بیان کرو) انہوں نے کہا جن کے سر کچلے جاتے تھے اور دماغ اور کلے دور جا کر گرتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جو عشا کی نماز نہ پڑھتے تھے اور باقی نمازوں کو بے وقت پڑھتے تھے یہ عذاب ان پر قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اور جس کا منہ سیخ سے پھاڑتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کے درمیان چغلخوری کرتے تھے اور جھوٹ اور غیبت سے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالتے اور فساد کرتے تھے یہ عذاب ان کو قیامت تک

کرتے رہیں گے۔ اور جو خون کی نہر میں غوطہ لگاتے تھے اور ان کے منہ میں پتھر بھرتے تھے یہ وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے یہ عذاب ان کو قیامت تک کرتے رہیں گے۔ اور جو مرد عورتیں ننگی آگ کے تنور میں تھے یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرتے تھے یہ عذاب ان کو قیامت تک کرتے رہیں گے اور جو سیاہ ٹیلہ پر ہیں اور ان کے منہ اور ناک اور کان اور آنکھ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو عمل قوم لوط کا کرتے تھے فاعل اور مفعول دونوں یہ عذاب ان کو قیامت تک کرتے رہیں گے اور جو آگ دور تک چلتی ہے وہ جہنم ہے اور جو باغ سر سبز ہے وہ جنت عدن ہے۔ اور بوڑھے آدمی حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ اور جو لڑکے ان کے گرد ہیں وہ مسلمانوں کے بچے ہیں جو بچپن میں مر گئے۔ اور وہ درخت سدرۃ المنتہیٰ ہے اور نہر کے کنارے جو محل ہیں وہ انبیاء اور صدیقین اور صلحاء اور صالحین کے محل ہیں اور وہ نہر حوض کوثر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت کی ہے اور وہ محل آپ کا محل ہے اور آپ کے اہل بیت کا۔

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ عذاب قبر حق ہے ہر شخص کو اپنے عمل کے موافق عذاب قبر کا مزہ چکھنا ہے اس واسطے کہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حق ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ یہ عذاب قیامت تک ان پر کیا جائے گا۔

ایسی خطرناک سزائیں

(حدیث) عن أبی أمامة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ بعد صلوة الصبح فقال إنی رأیت رؤیا وھی حق فاعقلوھا أتانی رجل فأخذ بیدی فاستتبعنی حتی أتی جبلا وعرا طویلا فقال لی ارقه قلت لاأستطیع فقال إنی ساسھله لك فجعلت كلما رفعت قدمی وضعتها علی درجة حتی استوینا علی سواء الجبل فانطلقنا فإذانحن برجال ونساء مشققة أشداقھم قلت ماھؤلاء قال ھولاء الذین یقولون مالایفعلون ثم

انطلقنا فإذانحن برجال ونسآء مسمرة أعينهم وآذانهم قلت ماهؤلاء الذين يرون اعينهم مالاترى ويسمعون آذانهم مالايسمعون ثم انطلقنا فإذانحن بنساء معلقات بعراقيبهن مصوبة رؤسهن تنهش أثداء هن الحيات قلت ماهؤلاء قال هؤلاء الّتي يمنعن أولادهن ألبانهن ثم انطلقنا فإذانحن برجال ونساء معلقين بعراقيبهن مصوبة رؤسهم يلهثون من ماء قليل وحمأة قلت ماهؤلاء قال هؤلاء الذين يصومون ثم يفطرون قبل تحلة صومهم ثم انطلقنا فإذانحن برجال ونساء أقبح شي ء منظر او ا قبحه لبوسا وأنتنه ريحا كانما ريحهم ريح المراحيض قلت من هؤلاء قال هؤلاء الزانيات والزناة ثم انطلقنا فإذانحن بموتى أشد شيء انتفاخاوأقبحه ريحا قلت ماهؤلاء قال هؤلا موتى الكفار ثم انطلقنا فإذانحن برجال تحت ظلال الشجرة قلت ماهؤلاء قال هؤلاء موتى المسلمين ثم انطلقنا فإذا نحن بغلمان وجواريلعبون بين نهرين قلت ماهؤلاء قال هؤلاء ذرية المؤمنين ثم انطلقنا فإذانحن برجال أحسن شيء وجوها وأحسنه لبوسا وأطيبه ريحاكان وجوههم القراطيس قلت ماهؤلاء قال هؤلاء الصديقون والشهداء والصالحون. ۲۶۴؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ متوجہ ہوئے ایک دن رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی طرف بعد نماز صبح کے اور فرمایا میں نے خواب دیکھا ہے یہ حق اور سچا ہے اس کو سمجھو اور یاد رکھو ایک شخص میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر لے چلا راستہ میں بہت اونچا ایک پہاڑ ملا مجھ سے کہا اس پر چڑھئے میں نے کہا میں چڑھ نہیں سکتا کہا میں آپ کے واسطے پہاڑ کو نرم کر دیتا ہوں پھر جب نرم کر دیا تو میں نہایت آسانی سے اس کے اوپر چڑھ گیا میں نے دیکھا کہ یہاں

۲۶۴؎ أخرجه ابن خزيمة وابن حبان والحاكم ، والطبراني وابن مردويه في تفسيره والبيهقي ، قوله مصوبة أي مخفوضة إلى أسفل (منه) فتح الباري لابن حجر ۱۲ : ٤٤١

مرد اور عورتیں ہیں جن کے منہ دونوں طرف سے کان تک پھاڑے گئے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے تھے اور کرتے نہیں تھے یعنی وعدہ کر کے پورا نہیں کرتے تھے۔ ہم لوگ آگے چلے دیکھا کہ یہاں مرد اور عورتیں ہیں ان کے آنکھ اور کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالتے ہیں میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں جو سوراخ سے لوگوں کے گھروں میں جھانکتے تھے اور جو بات سننے کی نہ تھی اس کو کان لگا کر سنتے تھے۔ ہم لوگ آگے چلے دیکھا کہ عورتوں کو پیر باندھ کر اوندھے منہ لٹکاتے ہیں اور ان کے سینہ میں اژدہے کاٹتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو بھوکا رکھتی تھیں اور دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ ہم لوگ آگے چلے دیکھا کہ مردوں اور عورتوں کے پاؤں باندھ کر اوندھے منہ لٹکائے ہیں یہ لوگ کالا کیچڑ اور گندہ پانی چاٹتے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ روزے رکھتے اور وقت سے پہلے افطار کرتے تھے۔ ہم لوگ آگے چلے ایک جماعت مردوں اور عورتوں کی دیکھی جو نہایت بدصورت اور بدشکل تھی ان کا لباس بہت بدتر تھا ان سے ایسی بدبو آتی تھی جیسے بخار کے بعد پسینہ کی بدبو ہوتی ہے میں نے پوچھا یہ کون ہیں کہا یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں ہیں۔ ہم لوگ آگے چلے کچھ مردوں کو دیکھا کہ ان کے بدن اور کل اعضاء پھولے ہیں اور بہت گندی بدبو آتی ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ کافروں کی لاشیں ہیں ہم لوگ آگے چلے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے پڑے ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ مسلمانوں کی لاشیں ہیں ہم لوگ آگے چلے دیکھا کہ دو نہریں جاری ہیں اس میں لڑکے لڑکیاں کھیلتی ہیں میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ مسلمانوں کی اولاد ہیں ۔ ہم نے آگے کچھ لوگوں کو دیکھا ان کے چہرے روشن چمکتے اور صاف ستھرے کپڑے پہنے اور خوشبو سے معطر تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ لوگ صدیقین اور شہداء اور صالحین ہیں۔

لواطت کی سزا

(حدیث) عن انس مرفوعا قال من مات من أمتي يعمل عمل قوم لوط نقله الله إليهم حتى يحشر معهم. ۲۶۵؎

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت میں سے جو شخص قوم لوط کا عمل کرے گا اس کو گھسیٹ کر اس کی قبر قوم لوط کی طرف پہنچا دے گی اور قیامت کے دن اس کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہوگا۔

چنانچہ تاریخ ابن عساکر میں لکھا ہے کہ ایک شخص سرحد میں مرا اور اسی جگہ دفن کیا گیا تیسرے دن اس کی قبر کھودی گئی لحد کے کل تختے درست تھے اور میت غائب تھی پھر ہم لوگوں نے وکیع بن جراح سے اس کا حال دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص عمل قوم لوط کا کرتا ہے اس کی قبر کھینچ کر قوم لوط کے ساتھ کر دی جاتی ہے اسی کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔

قبر سے گدھے کا سر نکلتا تھا

روایت کی ہے اصفہانی نے ترغیب میں عوام بن حوشب سے کہ میں ایک قبیلہ میں گیا وہاں ایک قبر تھی عصر کے بعد وہ قبر پھٹ گئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا اس کا سر گدھے کا تھا اور بدن آدمی کا اس نے تین بار گدھے کے مثل آواز کی اور قبر میں چلا گیا اور قبر برابر ہوگئی میں نے لوگوں سے اس کا حال دریافت کیا تو بیان کیا کہ یہ شخص شراب پیتا تھا جب نشہ سے ہوش میں آتا تو اس کی ماں نصیحت کرتی اور کہتی اے میرے لڑکے اللہ تعالیٰ کا خوف کر وہ جواب دیتا تو کیا گدھی کے مانند بکتی ہے وہ شخص بعد عصر کے مرا اس وقت سے ہمیشہ بعد عصر کے یہ قبر پھٹتی ہے اور وہ شراب خوار نکل کر تین بار گدھے کے مانند چلاتا ہے پھر قبر برابر ہو جاتی ہے۔

۲۶۵؎ الفردوس للديلمي (منه) كنز العمال ۱۳۲۰ - الحاوي للفتاوى للسيوطي ۲: ۱۱۰ - الدر المنثره في الأحاديث المشهورة قللسيوطي ۱۶۱.

دشمن صحابہ کو سانپ لپٹا ہوا تھا

روایت کی ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہ میں ایک میت کے غسل دینے کو بلایا گیا جب میں نے اس کا کپڑا نکالا تو دیکھا کہ اس کے گردن میں ایک سانپ لپٹا ہے مجھے تعجب ہوا لوگوں نے بیان کیا کہ یہ شخص اصحاب رسول اللہ ﷺ کو برا کہتا تھا۔

عبداللہ بن زیاد قاتل حسینؓ کی عبرتناک سزا

روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے سر میں ناک کے سوراخ سے ایک سانپ داخل ہو کر منہ سے نکلا پھر منہ میں داخل ہو کر ناک کے دوسرے سوراخ سے باہر نکلا اسی طرح کئی بار داخل ہوا اور نکلا پھر ایک طرف چلا گیا اور لوٹ آیا پھر اسی طرح داخل ہوتا اور نکلتا رہا کسی کو یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ سانپ کہاں سے آیا اور کہاں گیا۔

عبدالرحمٰن بن ملجم قاتل حضرت علی کی عبرتناک سزا

روایت ہے عصمت عبادانی سے کہ میں ایک میدان میں جاتا تھا ایک گرجا دیکھا اس کے حجرہ میں ایک پادری بیٹھا تھا میں نے اس سے کہا تم وہ عجوبہ چیز جس کو یہاں دیکھا ہے بیان کرو اس نے کہا ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک سفید چڑیا شتر مرغ کے برابر اس پتھر کی چٹان پر بیٹھی اس نے قے کیا ایک سر پھر پاؤں پھر پنڈلی نکلی اور جب قے کرتی تھی کسی عضو کو تو وہ عضو فوراً دوسرے عضو سے مل جاتا تھا یہاں تک کہ ان اعضا سے ایک مرد بیٹھا ہوا تیار ہو گیا۔ جب اٹھنے کا قصد کیا چڑیا نے چونچ ماری اور ایک ایک عضو کر کے اس کے تمام اعضاء کو کھا گئی یہ واقعہ کئی دن تک برابر ہوتا رہا مجھ کو بہت تعجب ہوا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا پورا یقین ہوا اور یقین ہوا کہ اس بدن کو اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ایک دن میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے طائر میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو ذرا ٹھہر جا میں اس آدمی سے اس کا حال پوچھوں اور وہ اپنا قصہ مجھ سے بیان کرے چڑیا نے نہایت فصیح زبان سے عربی میں کہا سارا عالم میرے رب کا ملک

ہے اسی کو ہمیشگی ہے وہ کل چیزوں کو فنا کرتا ہے اور اس کو فنا نہیں ہے میں ایک فرشتہ ہوں اللہ کے فرشتوں سے اور میں اس کے اوپر مقرر کیا گیا ہوں کیونکہ اس نے گناہ کیا ہے پھر میں نے کہا اے مرد گنہگار تو کون ہے اور تیرا کیا قصہ ہے اس نے جواب دیا میں عبدالرحمٰن بن ملجم علی کرم اللہ وجہہ کا قتل کرنے والا ہوں پھر جب میں قتل کیا گیا اور اللہ کے سامنے میری روح گئی تو مجھ کو میرا نامہ اعمال دیا گیا اس میں سب کچھ نیکی وبدی لکھی تھی جو میں نے کیا تھا جب سے میری ماں نے مجھ کو پیدا کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کرنے تک اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرشتہ مقرر کیا میرے عذاب کے واسطے قیامت تک جیسا تو نے دیکھا۔ اس کے بعد چڑیا نے چونچ ماری اور اس کے ہر عضو کو کاٹ کاٹ کر کھالیا اور اُڑ گئی۔ ۲۶۶ ؎

قاتل ہابیل کی عبرتناک سزا

روایت ہے کتاب من عاش بعد الموت میں عبداللہ سے کہ وہ کشتی میں سوار ہوئے ان کے ساتھ کچھ اور بھی آدمی تھے ہوا تیز چلنے لگی اور سیاہ بدلی نے اندھیرا کر لیا کئی دن تک کشتی اندھیرے میں چلتی رہی پھر دن ظاہر ہوا اور کشتی آبادی کے قریب پہنچی میں پانی کی تلاش میں نکلا ایک بڑا مکان ملا اس کے دروازے بند تھے اندر سے تیز ہوا چلنے کی آواز آتی تھی میں نے پکارا مگر کسی نے جواب نہ دیا اس وقت دو سوار سفید چادر اوڑھے ہوئے آئے اور کہا اے عبداللہ اس راہ سے جاؤ آگے پانی کا حوض ملے گا تم پانی پینا اگر تعجب کی کوئی چیز دیکھنا تو خوف نہ کرنا میں نے ان دونوں سوار سے پوچھا یہ کس کا گھر ہے جس کے سب دروازے بند ہیں اور اس میں ہوا گونجتی ہے کہا اس گھر میں مردوں کی روحیں ہیں میں آگے بڑھ کر حوض تک پہنچا دیکھا کہ حوض کے درمیان میں پانی سے کچھ اوپر ایک آدمی پاؤں بندھا ہوا اوندھے منہ لٹکا ہوا ہے اپنا ہاتھ پانی کی طرف بڑھاتا ہے مگر پانی نہیں پاتا مجھ کو دیکھ کر پکارا اے عبداللہ مجھ کو پانی پلاؤ میں نے پیالہ بھر کر اس کو دینا چاہا میرا ہاتھ شل اور بیکار ہو گیا پیالہ اس کو نہ دے سکا پھر میں نے پوچھا اے اللہ کے بندے تم کون شخص ہو اس نے جواب دیا کہ

---

۲۶۶ ؎ أخرجه تمام بن محمد الرازي في كتاب الرهبان له وابن عساكر. (منه)

آدم کا بیٹا قابیل ہوں میں نے سب سے پہلے اس زمین پر اپنے بھائی کا خون بہایا ہے اس روایت کو امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور میں بھی لکھا ہے۔

بے دین کی گردن میں سانپ

حافظ ابو محمد نے کتاب کرامات الاولیا میں لکھا ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن ہاشم بیان کرتے ہیں کہ میں ایک میت کے غسل دینے کے لئے گیا جب اس کے سر سے کپڑا کھینچا تو دیکھا کہ اس کی گردن میں سانپ لپٹا ہے میں نے سانپ سے کہا تو اللہ کی طرف سے اس پر مقرر کیا گیا ہے اور ہم کو بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میت کو غسل دیں بہتر ہے کہ تو کنارہ چلا جا جب ہم اپنا کام کرلیں تب تو اپنا کام کر یہ بات سن کر سانپ گھر کے گوشہ میں جا بیٹھا جب ہم غسل و کفن سے فارغ ہوئے وہ آیا اور اس کی گردن میں لپٹ گیا بعد کو معلوم ہوا کہ یہ مردہ بے دینی کا کام کرتا تھا۔

کافر آگ ہو جاتا ہے

روایت ہے کہ ایک مرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اس کا آدھا سر آدھی داڑھی سفید تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیری یہ حالت کس طرح ہوئی اس نے کہا میں فلاں قبرستان کی طرف گیا تھا ناگاہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو درہ مارتا ہے جب درہ اس کے جسم پر پڑتا ہے تو سر سے پاؤں تک وہ آگ ہو جاتا ہے مجھ کو دیکھ کر وہ آدمی لپٹ گیا اور فریاد کی کہ میری مدد کر وہ درہ مارنے والے نے کہا ہر گز مدد نہ کرنا یہ کافر ہے۔ ۲۶۷؎

تمام قبر آگ سے بھر گئی

روایت ہے کہ ایک شخص مدینہ منورہ میں تھا اس کی بہن نے انتقال کیا اس کو دفن کر کے گھر آیا تو یاد ہوا کہ روپیہ کی تھیلی قبر میں چھوٹ گئی ایک آدمی کو ساتھ لے کر گیا اور قبر کھود کر تھیلی نکالی پھر اپنے ساتھی سے کہا کہ تم الگ ہو جاؤ میں اپنی بہن کو دیکھوں کہ کس حالت میں ہے جب لحد کا تختہ نکالا دیکھا کہ تمام قبر آگ سے بھر گئی

۲۶۷؎ رواہ ھشام بن عمار فی کتاب البعث. (منہ)

ہے فوراً تختہ لگا کر قبر کو برابر کر دیا اور اپنی ماں کے پاس جا کر پوچھا کہ میری بہن کس حال سے دنیا سے گزری تھی ماں نے کہا وہ نماز آخیر وقت میں پڑھتی تھی اور کبھی بے وضو بھی پڑھ لیتی تھی اور جب ہمسایہ لوگ سو جاتے تو ان کے دروازوں پر جاتی اور کان لگا کر ان کی باتیں سنتی اور لوگوں سے بیان کرتی۔ ۲۶۸ـ

جنابت کا غسل نہ کرنے والے کی قبر میں خوفناک آواز

روایت ہے لبان بن عبداللہ سے کہ میرا ہمسایہ مر گیا میں اس کے غسل اور کفن دفن میں شریک ہوا جب قبر میں میت کے اتارنے کا قصد کیا تو ایک جانور بلی کے مثل دیکھا ہر چند کہ اس کے دفع کرنے کی کوشش کی مگر وہ دفع نہ ہوا ناچار دوسری قبر میں دفن کرنے کا ارادہ کیا اس میں بھی اسی جانور کو دیکھا اس جگہ سے بھی وہ دفع نہ ہو سکا پھر تیسری قبر میں دفن کرنا چاہا یہاں بھی اسی جانور کو دیکھا اور کسی طرح دفع نہ ہو سکا ناچار اسی میں دفن کیا جب مٹی کو برابر کیا تو ایک آواز خوفناک قبر سے سنی لوگوں نے اس کی بی بی سے اس واقعہ کو بیان کیا اور دریافت کیا کہ وہ کیا عمل کرتا تھا اس نے جواب دیا کہ وہ جنابت کا غسل نہ کرتا تھا۔ ۲۶۹ـ

قبر کے عذاب کی میخوں پر آگ نے بھی اثر نہ کیا

ابن قیم نے کتاب الروح میں ذکر کیا ہے کہ بغداد میں ایک شخص لوہاروں کی بازار میں لوہے کی میخیں بیچنے کو لے گیا ایک لوہار نے خریدا جب بھٹی میں ڈال کر دھونکا تو آگ نے اس پر کچھ اثر نہ کیا اور نہ وہ میخیں سرخ ہوئیں نہ نرم ہوئیں اور ہتوڑے کا بھی اس پر اثر نہ ہوا یہاں تک کہ لوہار عاجز ہو گیا ناچار ہو کر اس سے دریافت کیا کہ یہ میخیں تجھ کو کہاں ملیں اس نے حیلہ حوالہ کی باتیں کیں جب زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ میں نے ایک پرانی قبر کھلی ہوئی دیکھی اور میت کی ہڈیوں میں میخیں لگی تھیں میں نے نکالنے کی بڑی تدبیر کی مگر کسی طرح نکل نہ سکیں

۲۶۸ـ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

۲۶۹ـ نقله الحافظ ابن رجب من رواية الهيثم ابن عدي. (منه)

یہاں تک کہ ہڈیوں کو ریزہ ریزہ کر کے میں نے نکالا۔

میت آگ کے درمیان میں تھی

ابن قیم نے ذکر کیا ہے کہ مجھ سے بیان کیا ابو عبد اللہ نے کہ میں اپنے گھر سے بعد عصر کے نکلا ایک باغ میں پہنچا اور قبل غروب آفتاب کے چند قبریں دیکھیں ان میں سے ایک قبر میں آگ بھری ہے اور نہایت تیز شعلہ نکلتا ہے جیسے شیشہ گر کی بھٹی اور میت آگ کے درمیان میں ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ کس کی قبر ہے معلوم ہوا کہ یہ شخص سودا بیچنے میں لوگوں کو دھوکا دیتا تھا آج اس کا انتقال ہوا ہے۔

اس مردہ کا عمل سیاہ رنگ کا تھا

عبد الکافی بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جنازہ میں شریک ہوا وہاں سیاہ رنگ کا ایک آدمی تھا جب سب لوگ نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے وہ علیحدہ چلا گیا اور دفن کے وقت اس نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس کا عمل ہوں اور قبر میں میت کے ساتھ داخل ہو گیا اور نظر سے چھپ گیا۔ ۲۷۰ـ

قبر اور برزخ کیا ہیں

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے عذاب برزخ کو عذاب قبر کہتے ہیں اور برزخ کہتے ہیں دنیا و آخرت کے درمیانی مدت کو یعنی میت نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں بلکہ عالم برزخ میں ہے اور جس میت کو اللہ تعالیٰ عذاب کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کو اسی عالم برزخ میں عذاب کرتا ہے چاہے میت کو دفن کریں یا جانور کو کھلا دیں یا سولی پر چڑھا دیں یا جلا کر خاک کر دیں یا باریک کر کے ہوا میں اڑا دیں یا دریا میں غرق کر دیں اللہ تعالیٰ اس کے عذاب کرنے پر ہر طرح قادر ہے جس طرح چاہے عذاب کرے۔ اور عذاب برزخ کو اس واسطے عذاب قبر کہتے ہیں کہ اکثر یہ عذاب قبر میں ہوتا ہے اور یہ عذاب ہلکا ہلکا قیامت تک ہوتا رہے گا قیامت میں

۲۷۰ـ ذكره الحافظ أبو محمد القاسم بن البرزالي في تاريخه. (منه)

حساب کے بعد اصلی عذاب ہوگا یہ عذاب نہایت سخت ہے نعوذ باللہ منہ۔

انکشاف عذاب قبر کا فائدہ

(فائدہ) عذاب قبر کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی نظر سے چھپا دیا ہے اس واسطے کہ اگر یہ عذاب دیکھ لے تو دیوانہ کے مثل ہو جائے اور دنیا کا کل کاروبار چھوڑ دے انتظام عالم خراب ہو جائے لیکن کبھی کبھی نمونہ کے طور سے کچھ دکھا دیتا ہے تاکہ آدمی کے دل میں آخرت کی یاد ہو اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو اس کی قدرت کا یقین ہو غفلت دور ہو جائے اور عبرت و نصیحت حاصل ہو اور بُرے کام سے توبہ کرے اور باز آئے اور گناہوں سے شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔

باب
وہ اعمال جو عذاب قبر سے بچاتے ہیں

ان اعمال کے سبب نجات

(حدیث) عن عبدالرحمن بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ ذات یوم فقال إني رأیت البارحة عجبا رأیت رجلا من امتی جاء ہ ملك الموت لیقبض روحه فجاء برہ لوالدیه فردہ عنه ورأیت رجلا من امتی بسط علیه عذاب القبر فجاء ہ وضوئه فاستنقذہ من ذلك ورأیت رجلا من امتی قداحتوشته الشیاطین فجاء ذکر اللہ فخلصه من بینهم ورأیت رجلا من أمتی قدا حتوشته ملائکة العذاب فجاء ته صلاته فاستنقذته من أیدیهم ورأیت رجلا من أمتی یلهث عطشا کلما ورد حوضا منع منه فجاء ہ صیامه فسقاہ وأرواہ ورأیت رجلا من أمتی والنبیون قعود حلقا حلقا کلما دنا لحلقة طردوہ فجاء اغتساله من الجنابة فأخذ بیدہ وأقعدہ إلی جنبی ورأیت رجلا من أمتی بین یدیه

ظلمة وخلفه ظلمة وعن يمينه ظلمة وعن يساره ظلمة ومن فوقه ظلمة ومن تحته ظلمة فهو متحير فيها فجاء ه حجه وعمرته فاستخرجاه من الظلمة وأدخلاه النور ورأيت رجلا من أمتي يكلم المؤمنين ولا يكلمونه فجاء ته صلة الرحم فقالت يا معشر المؤمنين كلموه فكلموه ورأيت رجلامن أمتي يتقي وهج النارو شرها بيده عن وجهه فجاء ته صدقته فصارت سترا على وجهه وظلا على رأسه ورأيت رجلا من أمتي أخذته الزبانية من كل مكان فجاء أمره بالمعروف ونهيه عن المنكر فاستنقذ اه من أيديهم وأدخلاه مع ملائكة الرحمة ورأيت رجلا من أمتي جاثياعلى ركبتيه بينه وبين الله حجاب فجاء حسن خلقه فأخذ بيده فأدخله على الله ورأيت رجلا من أمتي قدهوت به صحيفته من قبل شماله فجاء ه خوفه من الله فأخذ صحيفته فجعلها عن يمينه ورأيت رجلا من أمتي قد خف ميزانه فجاء ته أفراطه فثقلوا ميزانه ورأيت رجلا من أمتي قائما على شفير جهنم فجاء ه وجله من الله فاستنقذه من ذلك ومضى ورأيت رجلا من أمتي هوى في النار فجاء ته دموعه التي بكى بهامن خشية الله في الدنيا فا ستخلصته من النار ورأيت رجلا من أمتي قائما على الصراط يرعد كماترعد السعفة فجاء ه حسن ظنه بالله فسكن روعه ومضى ورأيت رجلا من أمتي على الصراط يزحف أحيانا ويحبوأحيانا فجاء ته صلوته عليّ فأخذت بيده فأمنه ومضى على الصراط ورأيت رجلا من أمتي إنتهى إلى أبواب الجنة فغلقت الأبواب دونه فجاء ته شهادة أن لاإله إلا الله ففتحت له الأبواب وأدخلته الجنة ورأيت ناساتقرض شفاههم فقلت يا جبريل من هؤلاء قال المشاؤن بين الناس بالنميمة ورأيت رجالا معلقين بألسنتهم فقلت من هؤلاء يا جبريل قال

۲۷۱- هؤلاء الذين يرمون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا.

(ترجمہ) روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں نے آج کی رات عجیب خواب دیکھا ہے ایک شخص کو دیکھا جو میری امت میں سے ہے کہ اس کے پاس ملک الموت آئے تاکہ اس کی روح قبض کریں اس وقت اس کا احسان جو اپنے ماں باپ کے ساتھ کیا تھا آیا اور ملک الموت کو رخصت کیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ جب اس کو رخصت کر کے واپس ہوئے تو عذاب قبر اس پر نازل ہوا اس کے وضو نے آکر عذاب سے بچالیا اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ جانکنی کی حالت میں ہے شیاطین نے اس کو رنج و مشقت میں ڈالا ہے پس اللہ کا ذکر آیا اور اس کو شیاطین سے نجات دلائی۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ ملائکہ عذاب نے اس کو غمگین اور خوف زدہ کر دیا ہے پس اس کی نماز آئی اور بچالیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ مارے پیاس کے زبان نکالے ہوئے ہے جب پانی پینا چاہتا ہے روک دیا جاتا ہے پس اس کا روزہ آیا اور پانی پلایا اور سیراب کیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت میں سے دیکھا کہ اس سے کچھ دور انبیاء حلقہ کیے بیٹھے ہیں جب وہ ان کے پاس آنے کا قصد کرتا ہے تو منع کیا جاتا ہے پس اس کا غسل جنابت آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پہلو میں بٹھا دیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ اس کے چاروں طرف نہایت اندھیرا ہے وہ پریشان ہے کہ کدھر جاؤں کیا تدبیر کروں پس اس کا حج اور عمرہ آیا اور اندھیرے سے نکال کر نور کی روشنی میں لایا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ وہ مومنوں سے بات کرتا ہے مگر وہ اس کی بات نہیں سنتے اور نہ جواب

۲۷۱- أخرجه الطبراني في الكبير و الحكيم الترمذي في نوادر الاصول والاصبهاني في الترغيب -قال القرطبي هذا احديث عظيم ذكر فيه أعمالا خاصة تنجي من أهوال خاصة (منه) مجمع الزوائد ۷: ۱۷۹ -تفسير ابن كثير ٤: ٤٢١ اتحاف السادة المتقين ۷: ۳۲۳، ۸: ۱۱۹ -تهذيب تاريخ دمشق لابن عساكر ۳: ۵.

دیتے ہیں پس اس کا سلوک جو قرابت داروں کے ساتھ کیا تھا آیا اور پکار کر کہا اے ایمان والو اس سے گفتگو کرو پس سب نے گفتگو کی اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ دوزخ کے شعلہ اور گرمی سے بچنے کے واسطے دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہے پس اس کا صدقہ آیا اور دیوار بن کر اس کو گرمی سے بچایا اور اس پر سایہ کر لیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ ملائکہ عذاب نے ہر طرف سے اس کو گھیرا ہے پس اس نے دنیا میں جو نیکی کرنے کا حکم اور برائی سے بچنے کا حکم لوگوں کو سنایا تھا وہ آیا اور فرشتوں سے چھڑا لیا اور ملائکہ رحمت کے حوالہ کیا اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ گھٹنوں کے بل اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاتا ہے لیکن درمیان میں ایک پردہ پڑا ہے پس اس کی اچھی خصلت آئی اور ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچا دیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ اس کا نامہ اعمال بائیں طرف سے آیا پس اللہ تعالیٰ کا خوف جو دنیا میں اس کے دل میں تھا وہ آیا اور اس کا نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دے دیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ حساب کے وقت اس کی نیکی کا وزن ہلکا ہو گیا پس اس کا فرط آیا اور وزن کو بھاری کر دیا۔ (فرط ان بچوں کو کہتے ہیں جو بچپن میں مر گئے اور ماں باپ نے ثواب کی امید سے ان پر صبر کیا۔) اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ جہنم کے کنارہ پر کھڑا ہے پس اس کا خوف جو اللہ تعالیٰ سے دنیا میں رکھتا تھا آیا اور اس کو نجات دلائی اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ جہنم میں گر جانے کے قریب ہو گیا ہے پس اس کا آنسو جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا کرتا تھا آیا اور جہنم سے اس کو بچایا۔ ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ پلصراط پر کھڑا خوف سے کانپتا تھر تھراتا ہے پس اس کا نیک گمان جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھتا تھا آیا اور خوف نکل گیا اور پلصراط سے پار اتر گیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ پلصراط پر کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور کبھی سرین کے بل پس اس کی نماز آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا وہ پلصراط سے گزر گیا۔ اور ایک شخص کو اپنی امت سے دیکھا کہ جنت کے دروازہ تک پہنچا تھا کہ دروازہ بند ہو گیا پس اس کا

کلمہ شہادت لاالہ الا اللہ آیااور دروازہ کھول کر اس کو جنت میں داخل کیا۔ اس کے بعد میں نے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے دونوں لب قینچی سے کاٹے ہیں میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ مسلمانوں میں چغلخوری کرتے تھے۔ اور میں نے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ ان کی زبان اوپر کو کھنچی ہے اور وہ لوگ لٹکتے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ مؤمن مرد اور مومنہ عورتوں پر جھوٹی تہمت زنا کی لگاتے تھے۔

شہید کے چھ انعامات

(حدیث) عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ ﷺ للشہید عند اللہ ست خصال یغفرلہ أول دفعة من دمه ویری مقعده من الجنة ویجار من عذاب القبرو یأمن من الفزع الأکبر ویوضع علی رأسه تاج الوقار الیاقوتة منه خیر من الدنیا وما فیها ویزوج اثنتین وسبعین زوجة من الحور العین ویشفع فی سبعین من أقاربه۔ ۲۷۲

(ترجمہ) روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو جہاد میں شہید ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو چھ کرامات عطا فرمائے گا اول یہ کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے میں کل گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں اور اپنی جگہ جنت میں دیکھتا ہے۔ دوسری یہ کہ عذاب قبر سے اس کی نجات ہوتی ہے تیسری یہ کہ روز قیامت کے صدمہ سے بے خوف و خطر ہوگا چوتھی یہ کہ اس کے سر پر عزت کا تاج رکھا جائے گا ہر ایک دانہ اس کے یاقوت کا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے پانچویں یہ کہ جنت کی بہتر (۷۲) حوروں سے اس کا نکاح ہوگا چھٹی یہ کہ اپنے خاندان کے ستر آدمی کی شفاعت کرے گا۔

استسقاء اور اسہال والے پر عذابِ قبر نہیں ہوگا۔

(حدیث) عن سلمان بن صرد وخالد بن عرفطة قالا قال رسول

---

۲۷۲ أخرجه الترمذی (۱۰۶۴) وابن ماجه (منه)

اللّٰہ ﷺ من قتلهٗ بطنه لم يعذب فى قبره. ۲۷۳

(ترجمہ) روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص شکم کی بیماری میں مرے گا وہ قبر میں عذاب قبر سے نجات پائے گا (مراد شکم کی بیماری سے مرض استسقاء اور اسہال ہے۔)

نماز میں طول قیام اور طول سجدہ کے فائدے

روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ مجھ کو خبر دی بعض اہلِ کتاب نے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے نماز میں طول قیام امان ہے پلصراط کی سختی سے اور طول سجدہ امان ہے عذاب قبر سے۔ ۲۷۴

سورۃ ملک عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گی

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے ایک مرد سے کہا کیا میں تم کو ایسا تحفہ نہ دوں کہ تم خوش ہو جاؤ کہا ضرور دیجئے فرمایا سورۃ تبارک الذی پڑھو اور اپنی بیوی بچے اور گھر کے سب لوگوں کو اور اپنے ہمسایہ کو بھی سکھاؤ اس سورۃ کا نام منجیہ ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی اور مجادلہ ہے یعنی پروردگار کے پاس کوشش کر کے سفارش کرنے والی اور عذاب دوزخ سے پناہ دلانے والی اور عذاب قبر سے نجات دلانے والی۔ ۲۷۵

عذاب کے سامنے سورۃ ملک کی ڈھال

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قبر میں عذاب سر کی طرف سے آئے گا تو

---

۲۷۳ - أخرجه الترمذى وحسنه و بن ماجة والبيهقى (منه) مسند احمد بن حنبل ٤: ٢٦٢ - المعجم الكبير للطبرانى ٤: ٢٢٦، ٧: ١١٥ - موارد الظمآن للهيثمى ٧٢٨ - المعجم الصغير للطبرانى ١: ١٠٨ - الترغيب والترهيب للمنذرى ٢: ٣٣٩ - مشكاة المصابيح ١٥٧٣ - التاريخ الكبير للبخارى ٥: ٢٣٤ - كنز العمال ١١٢٠٤.

۲۷۴ - أخرجه ابو نعيم. (منه)

۲۷۵ - أخرجه عبدبن حميد فى مسنده. (منه)

سر جواب دے گا ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس میں سورۃ ملک ہے پھر پاؤں کی طرف سے آئے گا تو پاؤں جواب دے گا ادھر سے تیرا راستہ نہیں ہے اس پاؤں سے کھڑے ہو کر اس نے سورۃ ملک پڑھی ہے۔ ۲۷۶

سورۃ ملک کا بارگاہِ الٰہی میں احتجاج

(حدیث) عن أنس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللهﷺ إن رجلامات وليس معه شيء من كتاب الله إلا تبارك الملك فلما وضع في حفرته أتاه الملك فثارت السورة في وجهه فقال لها إنك من كتاب الله وأنا أكره مساء تك واني لاأملك لك ولا له ولالنفسي ضراولانفعا فإن أردت هذابه فانطلقي إلى الرب تعالى فاشفعي له فتنطلق إلى ربه فتقول يا رب إن فلانا عمدإلى من بين كتابك فتعلمني و تلاني أفمحرقه أنت بالنار و معذبه وأنا في جوفه فإن كنت فاعلاذلك به فامحني من كتابك فيقول لأراك غضبت فتقول وحق لي أن أغضب فيقول إذهبي فقد و هبته لك وشفعتك فيه فتجئ فتزبر الملك فيخرج كا سف البال لم يحل منه بشيء فتجي فتضع فاها على فيه فتقول مرحبا بهذا الفم فربما تلاني ومرحبا بهذا الصدر فربما وعاني ومرحبا بهاتين القد مين فربما قامتابي وتؤنسه في قبره مخافة الوحشة عليه. قال فلما حدث رسول اللهﷺ بهذا الحديث لم يبق صغير ولا كبير لاحر الاعبدإلا تعلمها وسماها رسول اللهﷺ المنجية. ۲۷۷

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی مر گیا اس نے قرآن سے سوائے سورۃ تبارک الذی کے اور کچھ یاد نہ کیا تھا جب وہ قبر میں اتارا گیا عذاب کے فرشتے آئے اس سورۃ نے فرشتوں کو عذاب کرنے سے منع کیا فرشتوں نے کہا تو قرآن میں سے ہے ہم تجھ کو رنج دینا

۲۷۶۔ أخرجه خلف بن هشام في فضائل القرآن والحاكم وصححه والبيهقي.

۲۷۷۔ أخرجه ابن عساكر في تاريخه بسند ضعيف قال في الصحاح رجل كاسف البال أي سيئ الحال وكاسف الوجه أي عابس الوجه - وقوله لم يحل منه بشيء أي لم يستفد منه فائدة ولايتكلم به إلامع الجحد - الزبر بزاى موحدة وراء الزجر والإنتهاء (منه).

ناپسند کرتے ہیں ہم کو قدرت نہیں کہ تجھ کو یا مردہ کو یا اپنے کو نفع و نقصان پہنچائیں اگر تو اس مردہ کو عذاب سے بچانا چاہتی ہے تو پروردگار کے دربار میں جا کر اس کی سفارش کر یہ سورۃ پروردگار کے دربار میں جا کر کہے گی یا رب یہ مردہ دنیا میں مجھ کو پڑھا کرتا تھا میں اس کے دل میں ہوں اگر تو عذاب کرنا چاہتا ہے تو مجھ کو قرآن پاک سے مٹا دے پروردگار فرمائے گا تو غصہ میں آئی ہے سورۃ کہے گی اس کے بارے میں مجھے غصہ میں آنے کا حق ہے حکم ہو گا کہ جا میں نے میت کو تیرے حوالہ کیا اور تیری شفاعت قبول کی سو وہ فرشتہ کے پاس آئے گی اور اس کو دفع کرے گی فرشتہ ناامید ہو کر چلا جائے گا تو یہ میت کے پاس آ کر خوشخبری دے گی کہ مبارک ہو تیرا منہ جس سے مجھ کو پڑھا اور مبارک ہو تیرا سینہ جس میں میں ہوں اور مبارک ہوں تیرے دونوں پاؤں جس سے کھڑے ہو کر مجھ کو نماز میں پڑھا پھر یہ سورۃ اس کی قبر میں رہا کرے گی تا کہ کبھی خوف نہ کرے۔ جب حضور ﷺ نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تو تمام صحابہ چھوٹے بڑے غلام آزاد سب اس کو یاد کرنے لگے اور اس سورۃ کا نام آپ ﷺ نے منجیہ (نجات دینے والی) رکھا۔

سیاہ کتے کو سورۃ یٰسین اور سورۃ سجدہ نے مار بھگایا

امام یافعی نے ذکر کیا ہے کہ یمن میں ایک بزرگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے ایک میت کو دفن کیا جب فارغ ہوا تو قبر سے مارنے کی سخت آواز آئی اور قبر سے ایک سیاہ کتا نکل کر بھاگا میں نے پوچھا تو کون ہے کہا میں میت کا عمل ہوں پھر میں نے پوچھا یہ مار تجھ پر پڑی ہے یا میت پر کہا مجھ پر اور کہا اس کے پاس سورۃ یٰس اور سورۃ سجدہ ہے اس نے مجھ کو مار کر دفع کیا۔ ۲۷۸؂

آپ ﷺ سورۃ الم تنزیل اور ملک پڑھ کر سوتے تھے

(حدیث) عن جابر رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ لاینام حتی یقرء الم تنزیل السجدۃ و تبارك الملك. ۲۷۹؂

۲۷۸؂ ذکرہ فی کتابه روض الریاحین. (منہ)

۲۷۹؂ أخرجه الدارمی والترمذی. (منہ)

(ترجمہ) روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیشہ سوتے وقت تبارک الذی اور سورۃ سجدہ پڑھا کرتے تھے۔

سکرات موت، عذابِ قبر اور پُل صراط پر آسانی

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من صلی بعد المغرب رکعتین فی لیلۃ الجمعۃ یقرء فی کل رکعۃ منہما بفاتحہ الکتاب مرۃ إذا زلزلت خمس عشر مرۃ ہون اللّٰہ علیہ سکرات الموت وأعاذہ اللّٰہ من عذاب القبر ویسرلہ الجواز علی الصراط یوم القیامۃ. ۲۸۰۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جمعرات کو بعد مغرب دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۃ اذا زلزلت پندرہ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ موت کی سختی اس پر آسان کرے گا اور عذاب قبر سے نجات دے گا اور پلصراط پر گزرنا آسان کرے گا۔

جمعہ اور شب جمعہ کو وفات کی برکت

روایت ہے عکرمہ بن خالد مخزومی سے کہ جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مرے گا وہ ایمان کے ساتھ مرے گا اور عذاب قبر سے نجات پائے گا۔ ۲۸۱۔

ماہِ رمضان میں وفات عذاب سے نجات کا سبب ہے

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ جو شخص ماہ رمضان میں مرے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ ۲۸۲۔

۲۸۰۔ أخرجہ الأصبہانی فی الترغیب (منہ).

۲۸۱۔ أخرجہ البیہقی. (منہ)

۲۸۲۔ أخرجہ ابو یعلی. (منہ)

باب
قبر میں مردے آپس میں محبت رکھتے ہیں، نماز و قرآن پڑھتے ہیں اور ملاقات کرتے اور آرام پاتے ہیں

کلمہ طیبہ مؤمن کے لئے اُنس ہے

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما ان رسول اللّٰہ ﷺ قال اخبرنی جبریل ان لاالٰہ الااللّٰہ انس للمسلم عند موتہ وفی قبرہ وحین یخرج من قبرہ. ۲۸۳ـ

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبریل نے مجھ کو خبر دی کہ لاإلٰہ الا اللّٰہ مومن کی دوست ہے موت کے وقت اور قبر میں اور قبر سے اٹھنے کے دن۔

یعنی جس نے صدق دل سے کلمہ لاإلٰہ الا اللّٰہ پڑھا اور اس پر عمل کیا اور کفرو شرک سے بچا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابعداری کی اور جس کام سے منع کیا اس سے باز رہا تو بے شک یہ کلمہ ان تین جگھوں میں مدد کرے گا یہ تین جگھیں آخرت میں سب سے زیادہ مشکل اور سختی کی جگہ ہے۔

موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے

(حدیث) عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ مر بقبر موسی صلوات اللّٰہ علیہ وھو قائم یصلی فیہ. ۲۸۴ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس گزرے آپ نے دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھتے ہیں۔

انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

اور فرمایا کہ سب انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں یہ الفاظ حضرت

۲۸۳ـ أخرجہ ابو القاسم الجیلی فی الدیباج (منہ).

۲۸۴ـ أخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ(منہ).

انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے ہیں جیسے ابو یعلی بیہقی اور ابن مندہ نے نقل کیا ہے۔

حضرت ثابت بنانیؒ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے

روایت ہے کہ ثابت بنانی ہمیشہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر تو قبر میں کسی میت کو نماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے تو مجھ کو بھی اس نماز کی اجازت دے جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ثابت بنانی کا جب انتقال ہوا میں نے غسل و کفن دیکر لحد میں رکھا اور تختے برابر کئے اتفاقاً ایک تختہ گر پڑا میں نے دیکھا کہ وہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ ۲۸۵۔

ہم ثابت بنانی کی قبر سے قرآن کی تلاوت سنتے ہیں

ابراہیم مہلبی کہتے ہیں کہ میرے پاس آنے جانے والوں نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ ثابت بنانی کی قبر کی طرف گزرتے ہیں تو قبر سے قرآن شریف پڑھنے کی آواز سنا کرتے ہیں۔ ۲۸۶۔

قبر سے ایک صحابی نے سورۃ ملک پڑھنے کی آواز سنی

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ضرب بعض أصحاب النبی ﷺ خبائه علی قبر وهو لا يحسب أنه قبر وإذا فيه إنسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فأتى النبی ﷺ فأخبره فقال رسول الله ﷺ هی المنجية هی المانعة تنجيه من عذاب القبر. ۲۸۷۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک صحابی نے قبر پر خیمہ قائم کیا ان کو معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے سنا کہ ایک شخص زمین کے اندر سورۃ ملک پڑھتا ہے وہ نبی علیہ السلام کے پاس آئے اور یہ واقعہ بیان کیا آپ نے اس کی تصدیق کی اور فرمایا یہ سورۃ عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

۲۸۵۔ أخرجه ابو نعيم. (منه)

۲۸۶۔ أخرجه ابن جرير في تهذيب الآثار وأبو نعيم. (منه)

۲۸۷۔ أخرجه الترمذی وحسنه والحاكم والبيهقی (منه) دلائل النبوة للبيهقی ۷: ٤١.

میں یہاں سے سورۃ ملک سنتا ہوں

یوسف بن محمد کہتے ہیں کہ ابوالحسن جو بزرگ متقی ہیں انہوں نے مجھ کو ایک جگہ دکھائی اور کہا کہ میں ہمیشہ اس جگہ سے سورۃ ملک کی آواز سنتا ہوں۔ ۲۸۸؎

قبر میں قرآن پڑھنے کی دعا قبول ہو گئی

عیسیٰ بن محمد نے ابوبکر بن مجاہد کو ان کے انتقال کے بعد دیکھا کہ وہ قبر میں قرآن شریف تلاوت کرتے ہیں پوچھا کہ تم تو انتقال کر چکے اب کیوں تلاوت کرتے ہو کہا کہ ہر نماز کے بعد اور ختم قرآن کے بعد دعا کرتا تھا کہ یا اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا دے جو قبر میں تلاوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ویسا ہی کر دیا۔ ۲۸۹؎

مؤمن کو قبر میں تلاوت کے لئے قرآن دیا جاتا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ مومن کو قبر میں قرآن شریف دیا جاتا ہے اور وہ تلاوت کرتا ہے۔ ۲۹۰؎

خاص بندے رات کو تلاوت کرتے ہیں

روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ ایک بار جنگل میں میرا گزر ہوا جب رات ہو گئی تو میں عبداللہ بن عمرو بن حزام کی قبر کے پاس ٹھہرا قبر سے تلاوت قرآن کی آواز ایسی خوش الحان آتی تھی کہ میں نے کبھی ایسی آواز نہیں سنی پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا وہ عبداللہ کی آواز تھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی ارواح کو زبرجد اور یاقوت کی قندیلوں میں رکھ کر جنت کے درمیان لٹکاتا ہے جب رات ہوتی ہے تو ان ارواح کو ان کے بدن میں ڈالتا ہے اور وہ تمام رات تلاوت قرآن اور نماز میں رہتی ہیں

---

۲۸۸ - قاله ابن رجب. (منه)

۲۸۹ - رواه الحافظ أبوبكر الخطيب. (منه)

۲۹۰ - أخرجه الخلال في كتاب السنة. (منه)

جب صبح ہوتی تو ان کو اصلی جگہ بلا لیتا ہے۔ ۲۹۱ ؎

فرشتہ قبر میں حفظ کی تکمیل کراتا ہے

(حدیث) قال رسول اللہ ﷺ من قرء القرآن ثم مات قبل أن يستظهره أتاه ملك يعلمه في قبره ويلقي اللّٰه وقد استظهره. ۲۹۲ ؎

(ترجمہ) روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قرآن شریف یاد کرتا ہے اور ختم کرنے سے پہلے انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قبر میں فرشتہ مقرر کرتا ہے کہ پورا قرآن شریف اس کو حفظ کرائے یہاں تک کہ قیامت کے دن حافظ قرآن ہو کر اپنی قبر سے اُٹھے گا۔

بوڑھا مردہ قبر میں تلاوت کرتا تھا

روایت ہے عاصم سقطی سے کہ بلخ میں ہم نے ایک میت کے واسطے قبر کھودی ایک طرف دیوار میں سوراخ ہو گیا اس سے ہم نے دیکھا کہ پرانی قبر ہے اس میں بوڑھا آدمی سبز لباس پہنے قبلہ رُخ بیٹھا ہے قبر کی دیواریں اور زمین اور چھت بھی سبز ہے وہ قرآن شریف تلاوت کرتا ہے۔ ۲۹۳ ؎

پوچھا کیا قیامت آگئی

روایت ہے ابو المظفر نیشاپوری سے جو بڑے متقی پرہیزگار تھے اور قبر کھودا کرتے تھے کہ میں نے ایک بار قبر کھودی اتفاقاً ایک قبر نکل آئی میں نے دیکھا کہ اس میں ایک نوجوان خوبصورت عمدہ لباس پہنے بیٹھا ہے اور اس سے نہایت اچھی خوشبو آتی ہے اس کے ہاتھ میں قرآن شریف ہے اور سبز حرفوں سے لکھا ہے کل حروف نہایت خوبصورت ہیں وہ نوجوان تلاوت میں مصروف ہے جب اس نے

---

۲۹۱ ؎ أخرجه ابن منده وأبو أحمد والحاكم في الكنى بسند ضعيف.

۲۹۲ ؎ أخرجه الديلمي في الفردوس ولم يسنده ولده من حديث أبي سعيد الخدري مرفوعا مثله قال السيوطي ثم وقفت عليه مسندا في الجزء الأول من فوائد أبي الحسين بن بشران فاخرجه من طريق عطية العوفي(منه) كنز العمال ٢٤٤٩ – الحبائك في اخبار الملائك للسيوطي ١٤٦.

۲۹۳ ؎ أخرجه ابن منده. (منه)

مجھ کو دیکھا تو پوچھا کیا قیامت آگئی میں نے کہا نہیں کہا اس سوراخ کو بند کر دو میں نے بند کر دیا۔ ۲۹۴۔

بوڑھا قرآن اُٹھا کر پڑھ رہا تھا

اس واقعہ کو ابن بخار نے تاریخ بغداد میں بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے میں نے کسی کتاب میں اصبھانی طالب علموں سے کسی کے ہاتھ کی یہ تحریر دیکھی ہے جس میں اس نے کہا کہ میں نے خطلع بن عبداللہ جو الراشد باللہ کے آزاد کردہ غلام تھے سے سنا وہ کہتے تھے میں نے مصعب بن عبداللہ گورکن سے کہا کیا تو نے گورکنی کرتے ہوئے کبھی کوئی عجیب چیز بھی دیکھی ہے؟ اس نے کہا میں نے تو نہیں دیکھی البتہ میں نے اپنے والد صاحب سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ایک قبر کھودی جب میں لحد تک پہنچا اور میں نے اینٹ اٹھائی تو میں نے دیکھا نیچے ایک آدمی بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں قرآن پاک ہے جس کی وہ تلاوت کر رہا ہے اس نے مجھے کہا کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ میں نے کہا نہیں اور پھر میں نے اس سوراخ کو بند کر دیا۔

مردوں کو عمدہ کفن دیا کرو

(روایت) حضرت جابر رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

﴿حسنوا أكفان موتا كم فإنهم يتباهون ويتزاورون في قبور هم﴾ ۲۹۵۔

(ترجمہ) میت کو اچھا کفن پہناؤ کیونکہ وہ آپس میں فخر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔

(فائدہ) علماء نے فرمایا ہے اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ سفید رنگ کا اور پاک وصاف ہو اور پورا ہو کم نہ ہو اور کپڑا موٹا ہو باریک نہ ہو۔ قیمتی کفن مراد نہیں۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی وصیت

روایت ہے حذیفہ بن یمان سے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت کہا کہ میرے

۲۹۴۔ أخرجه ابن منده. (منه)

۲۹۵۔ أخرجه الحارث بن أبي أسامة في مسنده والعقيلي والوايلي في الابانة وفي صحيح مسلم من حديثه إذا ولي أحدكم أخاه فليحسن كفنه(منه) الفوائد

لئے وہ کپڑے سفید خریدو اس لئے کہ وہ دیر تک میرے بدن پر نہ رہے گا بلکہ اس کے عوض میں اچھا لباس ملے گا یا اس سے بدتر ملے گا۔ ۲۹۶ ؎

ظاہری کفن سے کیا ہوتا ہے قبر اچھی ہونی چاہئے

روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے وصیت کی کہ میرا کفن اوسط درجہ کا لینا نہ زیادہ قیمتی نہ بالکل کم قیمت کا اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں میرے واسطے خیر ہے تو میری قبر کشادہ کی جائے گی جہاں تک میری نگاہ پہنچے گی اور اگر خیر نہیں ہے تو میری قبر مجھ پر ایسی تنگ ہوگی کہ میری ہڈی پسلی ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ ۲۹۷ ؎

مجھے انہیں چادروں کو دھو کر کفن دیدینا

روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میرے یہ دونوں کپڑے دھو لے اور اسی کا کفن دینا اے عائشہ اگر مرنے والا اچھا ہے تو اسے اچھا لباس پہنایا جائے گا اور اگر برا ہے تو یہ بھی اس سے چھین لیا جائے گا۔ ۲۹۸ ؎

ہم نے جنت کا کفن پہنا دیا ہے

روایت ہے خلف بن دالی سے کہ ایک شخص نے انتقال کیا کفن کچھ بڑا تھا پہناتے وقت زائد کو میں نے پھاڑ لیا رات کو کسی نے خواب میں بلند آواز سے کہا کہ تو نے ولی اللہ کے کفن میں نخل کیا ہم نے جنت سے اپنا کفن لا کر اس کو پہنایا میں نے اسی وقت قبر اکھاڑ دیکھا تو کفن کھونٹی پر رکھا ہے۔ ۲۹۹ ؎

المجموعة للشوكاني ۲۹۹ – اللآلي المصنوعة ۲: ۲۳۴ – الموضوعات لابن الجوزي ۳: ۲۴۰ – الكامل في الضعفاء لابن عدي ۳: ۱۱۰۵۔

۲۹۶ ؎ أخرجه سعيد بن منصور وابن أبي شيبة وابن أبي الدنيا والحاكم. (منه)

۲۹۷ ؎ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

۲۹۸ ؎ أخرجه عبدالله بن احمد في زوائد الزهد. (منه)

۲۹۹ ؎ أخرجه ابن النجار في تاريخه. (منه)

تنگ کفن دینے میں اپنی ساتھیوں میں شرمندہ ہوں

(حکایت) علامہ ابن جوزی نے عیون الحکایات میں فریابی سے روایت کی ہے کہ شہر قیساریہ میں ایک عورت نے انتقال کیا اس کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے کہ تم لوگوں نے مجھ کو تنگ کفن دیا میں اپنی ساتھیوں میں شرمندہ ہوں گھر میں فلاں جگہ دینار رکھے ہیں اس سے میرے واسطے کفن خرید کر فلاں عورت فلاں روز ہمارے پاس آئے گی اس کے ساتھ وہ کفن بھیج دو وہ لڑکی کہتی ہے کہ صبح کو میں گھر میں اس جگہ گئی دیکھا تو چار دینار موجود ہیں اس کے بعد لڑکی اس عورت کے پاس گئی دیکھا کہ وہ صحیح وسالم ہے لڑکی نے اس سے کہا کہ آج تیری موت آئے تو مجھ کو خبر دینا تیرے ذریعہ سے ماں کے پاس مجھ کو کچھ بھیجنا ہے یہ عورت اس روز مر گئی لڑکی نے کفن خرید کر اس کے کفن میں رکھ دیا رات کو لڑکی نے خواب دیکھا کہ ماں کہتی ہے کہ فلاں عورت نے تیرا کفن مجھ کو دیا اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے۔

پرانے مردے نئے مردے سے آکر حالات پوچھتے ہیں

روایت ہے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میت کو جب قبر کے حوالہ کر دیتے ہیں تو میت کے لڑکے اور اس کے گھر کے آدمی جو گزر گئے ہیں اس کے پاس آتے ہیں اور زندہ لوگوں کا حال پوچھتے ہیں کہ فلاں کیا کرتا ہے۔ ۳۰۰ ؎

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا نیک عمل

روایت ہے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طائف میں انتقال کیا کہ میں ان کے جنازہ میں حاضر تھا دیکھا کہ آسمان سے ایک چڑیا آئی اور کفن کے اندر داخل ہو گئی ہم لوگوں نے اس کو تلاش کیا مگر نہ پایا حاضرین نے یقین کیا کہ یہ ان کا نیک عمل تھا جب دفن سے فارغ ہوئے تو قبر سے یہ آواز سنی ﴿یاایتھا النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة

---

۳۰۰ ؎ اخرجه ابن ابی الدنیا (منه)

مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي ﴾ یعنی اے روح آرام پانے والی تو چل اپنے پروردگار کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی پس داخل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو میری جنت میں۔ ۳۰۱ـ

لاش جنت میں چلی گئی تھی

روایت ہے کہ طاؤس نے اپنے لڑکے سے وصیت کی کہ میرے دفن کے بعد تختہ اُٹھا کر دیکھنا اگر میں قبر میں نہ ہوں تو اللہ کی تعریف کرنا یہ دلیل ہوگی میرے جنت میں پہنچنے کی اور اگر میں رہوں تو اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھنا جب لڑکے نے تختہ اُٹھا کر دیکھا تو لاش کو نہ پایا اور اللہ کی تعریف کی۔ ۳۰۲ـ

لاش قبر میں نہ تھی

روایت ہے ابوبکر بن مقری سے کہ ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ایک میت کو دفن کیا پھر ایک غلطی کی وجہ سے دوبارہ قبر کھودی تو میت کو ہم نے نہ پایا۔ ۳۰۳ـ

قبر میں سارا میدان نور بھرا ہوا ہے

روایت ہے ابوہریرہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جہاد کے واسطے لشکر روانہ کیا میں اس میں تھا جب ہم واپس ہوئے تو راستہ میں ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا جب دفن سے فارغ ہوئے تو وہاں کے ایک شخص نے بیان کیا کہ یہ زمین مردہ کو قبول نہیں کرتی اور باہر پھینک دیتی ہے اگر دو میل دور لے جا کر دفن کرو تو خوب ہے جب ہم نے قبر کھودی اور تختہ ہٹایا تو میت کو نہ پایا اور دیکھا کہ جہاں تک نظر پڑتی ہے میدان ہے اور کل میدانِ نور سے بھرا ہے۔ ۳۰۴ـ

۳۰۱ـ [illegible]جه ابن عساکر. (منه)

۳۰۲ـ أخرجه ابو نعيم. (منه)

۳۰۳ـ أخرجه ابن أبي الدنيا في القبور. (منه)

۳۰۴ـ أخرجه البيهقي في الدلائل. (منه)

بارہ ہزار تسبیح کا اثر

روایت ہے عبد العزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ مکہ معظمہ میں ایک عورت ہر روز بارہ ہزار مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرتی تھی جب اس کا انتقال ہوا اس کی لاش قبر تک لے گئے اور قبر میں اتارنے کا قصد کیا تو لاش خود ہاتھ سے علیحدہ ہو کر لحد میں اتر گئی۔ ۳۰۵-

قبر میں ریحان کے پھولوں کا فرش بچھا تھا

روایت ہے کہ وراد عجلی کا جب انتقال ہوا اور لاش قبر تک لے گئے تو چند آدمی قبر میں اترے دیکھا کہ ریحان کے پھول کا فرش بچھا ہے اور خوشبو سے قبر معطر ہے بعض لوگوں نے ایک پھول لے لیا سات روز تک تر و تازہ رہا دیکھنے والے آتے اور دیکھتے تھے پھر اس پھول کو حاکم نے لے لیا اور اس کے یہاں سے غائب ہو گیا۔ ۳۰۶-

مردے کے سینے پر چنبیلی کے پھولوں کا دستہ رکھا تھا

روایت ہے محمد بن مخلد سے کہ میری ماں نے انتقال کیا جب میں قبر میں اترا تو قبر کی دیوار میں ایک سوراخ ظاہر ہوا دیکھا کہ ایک قبر ہے اور مردہ نیا کفن پہنے ہے اور اس کے سینے پر چنبیلی کے پھولوں کا ایک گلدستہ ہے میں نے گلدستہ اُٹھا کر سونگھا اور حاضرین کو بھی سونگھایا اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بھی اچھی تھی پھر گلدستہ کو اس کے سینہ پر رکھ کر سوراخ بند کر دیا۔ ۳۰۷-

سینے پر ریحان کے پھولوں کا دستہ

بزرگوں سے منقول ہے کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے قریب ایک پُرانی قبر نکلی اور میت کے سینہ پر ریحان کے پھولوں کا گلدستہ تھا۔ ۳۰۸-

---

۳۰۵- نقل من الجزء الاول من فوائد أبي الحسن بن بشران. (منه)

۳۰۶- أخرجه ابن الدنيا في كتاب الرقة والبكاء. (منه)

۳۰۷- أخرجه الحافظ أبوبكر الخطيب. (منه)

۳۰۸- ذكره الحافظ أبو الفرج بن الجوزي من طريق جعفر السراج عن بعض شيوخه.

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر سے مشک کی خوشبو

روایت ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی قبر کھودتے وقت مشک کی خوشبو آتی تھی ایک شخص نے قبر کی مٹی ہاتھ میں لی تو وہ مشک تھی۔ ۳۰۹۔

قبر سے تلاوت قرآن اور روزہ کی بھوک کی خوشبو

روایت ہے کہ ایک میت کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ تمہاری قبر سے مشک کی خوشبو کیوں آتی ہے جواب دیا کہ تلاوت قرآن مجید اور روزہ کی بھوک پیاس کی یہ خوشبو ہے۔ ۳۱۰۔

صحابہ کے مقامات عالیہ

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ دخلت الجنة البارحة فنظرت فيها فإذا جعفر يطير مع الملائكة وإذا حمزة متكيء على سرير وذكر ناسا من أصحابه. ۳۱۱۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے رات کو خواب دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا جعفر طیار کو دیکھا کہ ملائکہ کے ساتھ اڑتے ہیں اور حضرت حمزہ کو دیکھا کہ مسند لگائے بیٹھے ہیں اور بھی چند اصحاب کا ذکر فرمایا۔

۳۰۹۔ أخرجه ابن سعد في الطبقات. (منه)

۳۱۰۔ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

۳۱۱۔ أخرجه الحاكم (منه) المستدرك للحاكم ۱۹۶، ۲۰۹- المعجم الكبير للطبراني ۲: ۱۰۶ شرح السنة للبغوي ۱۳: ۷- كنز العمال ۳۳۱۹۲.

باب
زیارت قبر اور اس بیان میں کہ مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے اور دیکھتے ہیں

مردہ زندہ کو پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ ﷺ مامن أحد يمر بقبر أخيه المؤمن كان يعرفه في الدنيا فيسلم عليه الاعرفه ورد عليه السلام۔ ۳۱۲؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہم سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی شخص اپنے جان پہچان والے مسلمان بھائی کی قبر کے پاس جاتا ہے اور سلام کرتا ہے تو مردہ اس کو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

قبر کے مردے سلام سنتے اور جواب دیتے ہیں

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال أبو رزين رضي الله عنه يا رسول الله ان طريقي على الموتى فهل من كلام أتكلم به إذا مررت عليهم قال قل السلام عليكم يا أهل القبور من المسلمين والمؤمنين أنتم لنا سلف ونحن لكم تبع و إنا إن شاء الله بكم لاحقون قال أبو رزين يا رسول الله يسمعون قال يسمعون ولكن لايستطيعون أن يجيبوا قال ياأبارزين ألاترضى أن يرد عليك بعد دهم من الملائكة۔ ۳۱۳؎

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ابو رزین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا آنا جانا قبرستان کی طرف سے ہوتا ہے تو جب میں وہاں پہنچوں تو

۳۱۲؎ أخرجه ابن أبي الدنيا عن عائشة والبيهقي في الشعب عن أبي هريرة وابن عبدالبر في الإستذكار والتمهيد عن ابن عباس وصححه عبدالحق واللفظ لهٗ (منه) اتحاف السادة المتقين ۱۰: ۳۶۵— الحاوی للفتاوی ۲: ۳۰۲۔

۳۱۳؎ أخرجه العقيلي —قوله لايستطيعون أن يجيبوا اى جوابا يسمعه الجن والإنس وهم. يردون حيث لايسمع.

مجھ کو کیا کہنا چاہئے آپ نے فرمایا جب تم قبرستان میں جاؤ تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَاسَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّااِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ابورزین نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہمارا اسلام مردے سنتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں مگر تم نہیں سن سکتے اور فرمایا اے ابورزین کیا تجھے پسند نہیں کہ ان مردوں کی تعداد کے برابر فرشتے تیرے سلام کا جواب دیں۔

مردے زندہ ہیں

(حدیث) عن ابن عمرو رضی اللّٰہ عنه قال مر رسول اللّٰہ ﷺ علی مصعب بن عمیر رضی اللّٰہ عنه حین رجع من أحد فوقف علیه وعلی أصحابه فقال أشهد أنکم أحیاء عند اللّٰہ فزوروهم وسلمواعلیهم فوالذی نفسی بیده لایسلم علیهم أحد إلا ردواعلیه إلی یوم القیامة۔ ۳۱۴ ؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمرو سے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگ اُحد سے واپس ہونے لگے تو (شہیدوں کی قبر پر گئے اور) مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم اور ان کے دوسرے ساتھیوں کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ اللہ کے پاس زندہ ہو پھر اصحاب سے فرمایا کہ ان کی قبر کی زیارت کرتے رہو اور سلام کرتے رہو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب کوئی شخص ان کو سلام کرتا ہے تو وہ ضرور جواب دیتے ہیں قیامت تک۔

میت زائرین کو کب پہچانتی ہے

(حدیث) عن محمد بن واسع قال بلغنی أن الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة ویوما قبله ویوما بعده۔ ۳۱۵ ؎

(ترجمہ) روایت کی ہے محمد بن واسع سے انہوں نے کہا مجھ کو خبر ملی ہے کہ

۳۱۴ ؎ أخرجه الطبرانی فی الاوسط۔ (منه)

۳۱۵ ؎ أخرجه ابن أبی الدنیا والبیهقی فی الشعب۔ (منه)

جب کوئی شخص میت کی زیارت کرتا ہے جمعہ کو یا ایک دن اس سے پہلے یا ایک دن اس کے بعد تو میت پہچانتی ہے زیارت کرنے والے کو۔

شہید نے شہادت کے بعد اپنی زندگی کا خود ثبوت دیدیا

(حکایت) زین الدین بوشی کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن فقیہ مقام منصورہ میں رہتے تھے اس وقت اہل فرنگ نے کتنے مسلمانوں کو قید کیا اور کتنوں کو شہید کیا تھا عبدالرحمٰن فقیہ قرآن شریف تلاوت کرتے تھے یہ آیت پڑھی ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ان کو مردہ خیال نہ کرو وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہیں پھر جب عبدالرحمٰن فقیہ قتل کیے گئے تو ایک فرنگی آیا اس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے نیزہ سے ان کو کونچا اور طعنہ سے کہا اے مسلمانوں کے پیشوا تم کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگ زندہ ہو اور روزی پاتے ہو اب یہ بات کہاں ہے فقیہ نے سر اٹھا کر دوبار کہا حیٌّ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی وہ زندہ ہیں قسم ہے رب کعبہ کی۔ یہ سن کر فرنگی گھوڑے سے اتر پڑا اور ان کے سر کو بوسہ دیا اور اپنے غلام کو حکم دیا کہ ان کی لاش ہمارے شہر میں لے چلو۔

نیک عورت کا جنازہ پڑھنے سے کفن چور کی بخشش

(حکایت) رسالہ قشیریہ میں ہے کہ ایک آدمی کفن چور تھا، اتفاقاً ایک نیک بخت عورت نے انتقال کیا لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی کفن چور بھی نماز میں شریک ہوا تاکہ قبر کی جگہ معلوم کرے جب دفن سے فارغ ہوئے اور رات آئی اس نے قبر کھودی عورت نے کہا سبحان اللہ جس کے گناہ اللہ نے بخش دیئے وہ کفن چوری کرتا ہے اس عورت کی جس کے گناہ اللہ نے بخش دیئے اس نے پوچھا میرے گناہ بھی بخش دیئے عورت نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بخشا اور ان سب لوگوں کو جنھوں نے میرے جنازہ کی نماز پڑھی اور تو نے بھی میرے جنازہ کی نماز پڑھی ہے یہ سن کر اس نے قبر برابر کر دی اور اس فعل سے توبہ کی۔

اللہ سے محبت کرنے والا زندہ رہتا ہے

(حکایت) اسی رسالہ میں لکھا ہے کہ میں مکہ معظمہ میں تھا میرا ایک مُرید آیا اور کہا اے استاد کل ظہر کے وقت میرا انتقال ہو گا یہ اشرفی لو آدھی قبر کھودنے والے کو دینا اور آدھی کا کفن خریدنا جب دوسرا دن آیا اور ظہر کا وقت ہوا وہ مُرید آیا اور طواف کیا اور کچھ دور جا کر انتقال کیا جب میں نے غسل و کفن دے کر لحد میں رکھا تو اس نے میری طرف دیکھا میں نے پوچھا تم مر گئے لیکن پھر زندہ ہو اس نے کہا میں اللہ سے محبت رکھتا ہوں اور اللہ سے محبت رکھنے والا مرتا نہیں ہے۔

ایک بزرگ اپنے مردہ والد سے باتیں کرتے تھے

(حکایت) امام یافعی نے اپنی کتاب کفایۃ المعتقد میں لکھا ہے کہ مجھ سے ایک نیک مرد نے بیان کیا کہ فلاں بزرگ اپنے والد کی قبر پر جاتے ہیں اور ان سے بات کرتے ہیں اور یہ واقعہ مشہور ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ کی قبر سے سورہ ملک پڑھنے کی آواز سنی جاتی ہے۔

ٹھنڈی قبر اور نیک آدمی

روایت ہے یونس بن ابی الفرات سے کہ ایک شخص قبر کھودتا تھا آرام کرنے کے واسطے کچھ دیر قبر میں بیٹھ گیا اس کی پیٹھ میں سرد ہوا لگی اس نے پھر کر دیکھا کہ ایک سوراخ ہے انگلی سے کشادہ کیا تو دیکھا کہ قبر ہے اور بہت بڑا میدان ہے اس میں ایک بڈھا آدمی بیٹھا ہے اس کے بالوں میں مہندی کا خضاب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے ابھی کنگھی کی ہے۔ ۳۱۶۔

شہداء احد زائرین کو سلام کا جواب دیتے ہیں

(حدیث) عن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه أن النبی ﷺ زار قبور الشهدآء بأحد فقال اللّٰهم إن عبدك ونبيك يشهد ان هؤلاء شهداء

۳۱۶۔ اخرجه ابن ابی الدنیا فی القبور۔ (منه)

وأن من زارهم وسلم عليهم إلى يوم القيامة ردوا عليه.
قال العطاف وحد ثتني خالتي أنها زارت قبور الشهدآء قالت وليس معي إلا غلامان يحفظان على الدابة فسلمت عليهم فسمعت ردالسلام وقالوا والله انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا قالت فاقشعررت وقلت يا غلام أدنني بغلي فركبت. ۳۱۷ـ

(ترجمہ) روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی علیہ نے شہداء اُحد کی زیارت کی اور فرمایا اے اللہ تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور جو شخص ان کی زیارت کرے گا تو یہ اس کے سلام کا جواب دیں گے قیامت تک۔
عطاف کہتے ہیں کہ میری خالہ نے شہداء اُحد کی زیارت کی ان کے ساتھ دو غلام سواری کے جانور کی خدمت کے لئے تھے انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی اور شہداء اُحد کو سلام کیا اور سلام کا جواب شہیدوں سے سنا اور یہ بھی کہتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ تم کو پہچانتے ہیں جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں کہتی ہیں کہ میرے بال کھڑے ہو گئے اور میں نے غلام سے کہا سواری قریب کر پھر میں سوار ہو گئی۔

آنحضرتؐ اور خلفاء ثلاثہؓ ہر سال شہداء احد کی زیارت کو جاتے تھے

(حدیث) قال كان النبي ﷺ يزور الشهدآء باحد في كل حول وإذا بلغ الشعب رفع صوته فيقول سلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبى الدار ثم أبو بكر رضي الله عنه كل حول يفعل مثل ذلك ثم عمر بن الخطاب رضي الله عنه ثم عثمان وكانت فاطمة بنت رسول الله ﷺ تاتيهم وتدعو وكان سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه يسلم عليهم ثم يقبل على أصحابه فيقول ألا تسلمون على قوم يردون عليكم السلام. ۳۱۸ـ

۳۱۷ـ أخرجه الحاكم وصححه والبيهقي في الدلائل أيضا من طريق العطاف بن خالد المخذومي (منه) المستدرك للحاكم ۳:۲۹- كنز العمال ۲۹۸۹۷- جمع الجوامع للسيوطي ۹۹۷۰- دلائل النبوة للبيهقي ۳:۳۰۷.
۳۱۸ـ أخرجه البيهقي عن الواقدي (منه).

(ترجمہ) روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہر سال شہداء اُحد کی زیارت کو جاتے تھے جب قبر کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے کہتے تھے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی ہر سال شہداء اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے اور حضرت فاطمہ وہاں جاتیں اور دعا کرتیں اور سعد بن ابی وقاص بھی کر ان سے سلام کرتے پھر اپنے اصحاب سے متوجہ ہو کر فرماتے کہ تم ایسے لوگوں کو سلام کیوں نہیں کرتے جو تمہیں جواب دیتے ہیں؟

حضرت حمزہؓ نے سلام کا جواب دیا

(روایت) فاطمہ خزاعیہ کہتی ہیں کہ میں اپنی بہن کے ساتھ شہداء اُحد کی زیارت کو گئی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس جا کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی تم پر سلام اے چچا رسول اللہ کے پس قبر سے آواز آئی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حالانکہ ہمارے قریب کوئی آدمی نہ تھا۔

اہل بقیع نے سلام کا جواب دیا (حکایت)

روایت ہے کہ ہاشم بن محمد سے کہ میرے باپ مجھ کو لے کر مدینہ کے قبرستان میں گئے آفتاب نکلنے سے پہلے جب قبرستان میں پہنچے تو بلند آواز سے کہا السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار قبرستان سے جواب کی آواز آئی وعلیکم السلام یا اباعبداللہ میرے باپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے جواب دیا ہے میں نے کہا نہیں پھر مجھ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کر کے دوبارہ سلام کیا اور جواب سنا اسی طرح تین بار سلام کیا اور ہر بار سلام کا جواب سنا اور پھر میرے والد نے اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ شکر ادا کیا۔ ۳۱۹ ؎

ایام حرہ میں تین دن روضہ اقدس سے اذان واقامت کی آواز آتی رہی

(روایت) روایت ہے کتاب اخبار المدینہ میں بکر بن محمد سے کہ ایام حرہ میں جو

---

۳۱۹ ؎ قالہُ البیہقی. (منہ)

سخت لڑائی کا زمانہ تھا اور سب لوگ لڑنے میں مشغول تھا اور مسجد نبوی میں تین تین روز تک اذان و جماعت نہ ہوئی سعید بن میسب رحمۃ اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تنہا مسجد نبوی میں حاضر رہتا تھا میں گھبرا کر رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب گیا ظہر کا وقت ہوا قبر مبارک سے اذان کی آواز سنی میں نے وضو کر کے دو رکعت نفل نماز پڑھی پھر اقامت کی آواز سنی اور ظہر کی نماز ادا کی پھر جب عصر کا وقت ہوا تو اذان و اقامت کی آواز قبر مبارک سے سنی اسی طرح تین دن تک ہر نماز کے وقت اذان و اقامت کی آواز سنتا اور نماز ادا کرتا رہا۔

شہادت کے بعد حضرت حسینؓ کے سر سے یہ آواز آئی

روایت ہے منہال بن عمرو سے کہ میں دمشق میں تھا قسم خدا کی میں نے دیکھا کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو دمشق سے روانہ کیا تو ایک شخص سورہ کہف تلاوت کر رہا تھا جب اس نے یہ آیت پڑھی إن اصحاب الكهف والرقيم كانوا من آياتنا عجباً یعنی کیا تو نے خیال کیا کہ اصحاب کہف اور رقیم والے ہماری نشانیوں سے عجیب تھے۔ سر مبارک سے آواز آئی اعجب من اصحاب الكهف قتلي وحملي یعنی اصحاب کہف سے زیادہ تعجب کے قابل میرا قتل کرنا اور میرے سر کو روانہ کرنا ہے۔ ۳۲۰ -

بے شک میرے رب نے مجھے دو جنتیں دے دیں

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک نوجوان عبادت گزار مسجد میں عبادت کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی عبادت سے تعجب کرتے تھے اس کا باپ بہت ضعیف ہو گیا تھا یہ جوان عشاء کی نماز پڑھ کر باپ کی خدمت کے واسطے جاتا راستہ میں ایک عورت اس پر فریفتہ ہو گئی ہر روز اس کو بلاتی اور چھیڑتی تھی ایک دن یہ جوان اس کے ساتھ چلا عورت گھر کے اندر گئی جب یہ دروازہ پر پہنچا اور اندر جانے کا ارادہ کیا تو یہ آیت یاد آئی إن الذين اتقوا

---

۳۲۰ - أخرجه ابن عساكر في تاريخه. (منه)

إذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فاذاهم مبصرون یعنی جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی خطرہ ڈالنے والا پیدا ہو جاتا ہے تو یاد کر لیتے ہیں اور دیکھنے لگتے ہیں (حقیقت امر کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر اس قدر غالب ہوا کہ زمین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا جب بہت وقت گزرا تو اس کا باپ تلاش کرنے کو گھر سے نکلا دیکھا کہ بے ہوش پڑا ہے اس کو گھر اٹھا لایا جب ہوش ہوا تو پوچھا کہ سچ بیان کر جو تجھ پر گزرا ہے جوان نے وہ آیت پڑھی اور چیخ مار کر زمین پر گرا اور جان نکل گئی لوگوں نے غسل وکفن کیا۔ صبح کو یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے بیان کیا آپ اس جوان کے باپ کے پاس غمخواری کے واسطے گئے اور فرمایا کہ مجھ کو اس وقت خبر کیوں نہ دی کہا امیر المؤمنین رات کا وقت تھا تکلیف کے خیال سے آپ کو خبر نہ دی آپ نے فرمایا مجھ کو اس کی قبر کے پاس لے چلو جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ قبر تک پہنچے تو فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان یعنی جو شخص اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرے گا اس کو دو جنتیں ملیں گی نوجوان نے قبر سے دوبار جواب دیا اے عمر رضی اللہ عنہ بے شک میرے رب نے مجھ کو دو جنتیں دیں۔ ۳۲۱ ؎

سب شہید عمر بن عبد العزیزؒ کے جنازہ میں شریک ہوں

روایت کی ابن عساکر نے عمیر بن حباب سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ بنی امیہ کی لڑائی کے زمانہ میں ہم سب نو آدمی کو گرفتار کر کے روم کے بادشاہ کے پاس لے گئے اس نے سب کی گردن مارنے کا حکم دیا چنانچہ آٹھ آدمی کی گردن ماری گئی جب مری نوبت آئی تو ایک چوبدار نے بادشاہ کا سر اور پیر چوم کر عرض کی کہ اس کو مجھ کو دے دیجئے بادشاہ نے مجھے اس کے حوالہ کیا وہ مجھے اپنے گھر لے گیا اس کی ایک لڑکی نہایت خوبصورت تھی اس کو بلایا اور مجھ سے کہا تو جانتا ہے کہ بادشاہ کے نزدیک میرا کیسا مرتبہ ہے اگر تو میرا دین قبول کرے تو میں اس

---

۳۲۱ ؎ أخرجه ابن عساكر. (منه)

لڑکی سے تیری شادی کر دوں اور اپنا مال دولت تیرے حوالہ کروں میں نے جواب دیا بیوی کے لئے میں اپنا دین نہیں بدلوں گا اور نہ دنیا کی دولت کے واسطے اپنا مذہب چھوڑوں گا کتنے دنوں تک میں اس کے یہاں رہا اور وہ ہر روز مجھ کو سمجھاتا تھا ایک رات اس کی لڑکی اپنے باغ میں مجھ کو لے گئی اور کہا میرے باپ کی بات تم کیوں نہیں سنتے میں نے کہا بیوی اور دولت کے لئے میں اپنا دین ہرگز نہیں چھوڑوں گا پھر اس نے کہا تم یہاں رہنا پسند کرتے ہو یا اپنے شہر جانے کو میں نے کہا اپنے شہر جانے کو میں پسند کرتا ہوں اور میرا شہر یہاں سے بہت دنوں کے راستہ کا تھا اس نے مجھے آسمان کا ایک ستارہ دکھایا اور کہا اسی ستارہ کے سیدھ میں جانا تمام رات جانا جب صبح ہو تو کہیں چھپ رہنا پھر جب رات آوے تو راستہ چلنا اس شمار سے تم اپنے شہر میں پہنچ جاؤ گے میں یہاں سے روانہ ہوا تمام رات چلتا اور صبح ہوتے چھپ رہتا چوتھے دن ایک جگہ چھپا تھا دیکھا کہ چند سوار آئے میں ڈرا کہ شاید دشمن میری تلاش میں آپہنچے جب میرے قریب آئے تو یہ وہی میرے ساتھی تھے جن کو شاہ روم نے قتل کیا تھا کچھ اور سوار بھی ان کے ساتھ سفید گھوڑے پر سوار تھے ان لوگوں نے مجھ کو پکارا کہ عمیر میں نے کہا ہاں میں عمیر ہوں تم تو قتل کئے گئے تھے پھر کیونکر آئے کہا ہاں ہم لوگ قتل کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کو زندہ رکھا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے جنازہ میں شریک ہوں پھر ان میں سے ایک نے کہا اے عمیر اپنا ہاتھ دو میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اس نے اپنے گھوڑے پر مجھ کو سوار کر لیا تھوڑی دور جا کر اتار دیا تو میں اپنے مکان کے پاس تھا۔

بہادر پہلوان مجاہدوں کی شہادت (حکایت)

روایت کی ابن جوزی نے عیون الحکایات میں ابو علی ضریر سے کہ ملک شام میں تین بھائی اپنے وقت کے بڑے بہادر اور پہلوان تھے کفار کے ساتھ ہمیشہ جہاد کرتے تھے شاہ روم نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور کہا اگر تم لوگ دین نصاری

قبول کرو تو میں اپنا ملک تم لوگوں کو دوں گا اور اپنی لڑکیوں کو تم لوگوں سے بیاہ دوں گا ان لوگوں نے انکار کیا اور فریاد کی یا محمد ﷺ ہماری مدد کیجئے یہ سن کر شاہ روم نے تین دیگ بڑے بڑے تیل بھر کر آگ پر چڑھائے تین رات دن برابر اس کے نیچے آگ جلتی رہی ہر روز ان کو دیگ کے پاس لے جاتا اور کہتا کہ دین نصاری قبول کرو نہیں تو تم لوگوں کو دیگ میں ڈال دوں گا یہ ہمیشہ انکار کرتے رہے چوتھے روز بڑے بھائی کو دیگ میں ڈال دیا پھر دوسرے بھائی کو دیگ کے قریب لے جاکر ہر طرح سمجھایا اور کوشش کی کہ دین نصاری قبول کرے اس نے بھی قبول نہ کیا اور انکار کیا پھر ایک مجوسی آیا اور کہا کہ اے بادشاہ میں اس کو دین اسلام سے پھیروں گا بادشاہ نے پوچھا تو کس طرح اس کو پھیرے گا اس نے کہا عرب کے آدمی عورتوں کو بہت دوست رکھتے ہیں میری ایک لڑکی بہت خوبصورت ہے ملک روم میں اس کے برابر کوئی خوبصورت نہیں ہے یہ لڑکی اس کے حوالہ کروں گا یہ اس کا دین اسلام سے پھیرے گی اور چالیس دن کی مدت مقرر کر کے اس کو اپنے گھر لایا اور لڑکی کے حوالہ کیا اور تاکید کی کہ اس کو اپنے قبضہ میں لا کر اس کا دین برباد کرے لڑکی نے کہا میں ضرور یہ کام کروں گی تم اطمینان رکھو جوان ناچار ہو کر اس کے ساتھ رہنے لگا تمام دن روزہ رکھتا اور تمام رات عبادت کرتا تھا یہاں تک کہ ایک مہینہ گذر گیا مگر عورت کی طرف اس نے نظر نہ کی ایک دن اس کے باپ نے پوچھا تو نے اس کے ساتھ کیا کیا لڑکی نے جواب دیا کہ اس کے دو بھائی اس شہر میں ہلاک کئے گئے ہیں شائد ان کی فکر سے میری طرف متوجہ نہیں ہوتا مجھ کو اس کے ساتھ دوسرے شہر میں بھیج دو اور بادشاہ سے مدت زیادہ طلب کرو اس نے مدت زیادہ کرا کے دوسرے شہر میں بھیج دیا یہاں بھی اس جواں مرد نے اپنا وقت روزہ اور عبادت الٰہی میں بسر کیا اور عورت کی طرف کبھی نہ دیکھا اخیر مدت کی رات میں عورت نے اس سے کہا اے جواں مرد تو اپنے رب کی تابعداری اور فرمانبرداری میں کامل ہے تیرا رب سچا ہے میں نے بھی تیرا دین قبول کیا اور

اپنے باپ دادا کے باطل دین کو چھوڑا اب جوان نے اس سے پوچھا کہ بتاؤ کس حیلہ سے ہم لوگ یہاں سے نکل بھاگیں عورت ایک گھوڑا مضبوط لائی دونوں اس پر سوار ہو کر تمام رات چلتے اور تمام دن چھپے رہتے ایک رات یہ دونوں جارہے تھے کہ چند سوار کی آواز سنی دیکھا تو اس جوان کے دونوں بھائی ہیں اور اس کے ساتھ فرشتے بھی ہیں جوان نے سلام کیا اور پوچھا کہ تم انتقال کر چکے تھے اب کیونکر آئے جواب دیا کہ ہماری موت صرف اس قدر تھی کہ دیگ میں ایک غوطہ لگایا اور جنت الفردوس میں پہنچ گئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے ہم کو تمھارے پاس بھیجا ہے تاکہ اس عورت کا نکاح تم سے کردیں پھر انھوں نے ان دونوں کا نکاح کر دیا اور جہاں سے آئے تھے وہاں چلے گئے یہ جوان اپنی بیوی کو لے کر اپنے وطن ملک شام پہنچا اور ان کا یہ واقعہ تمام ملک میں مشہور ہوا اور ایک عربی شاعر نے کہا۔ شعر

سَیُعْطِی الصَّادِقِیْنَ بِفَضْلِ صِدْقِهِمْ
نَجَاتًا فِی الْحَیَاتِ وَفِی الْمَمَاتِ

یعنی اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کی سچائی کی برکت سے زندگی میں بھی نجات دیتا ہے اور مرنے کے بعد بھی۔

تسبیح کیلئے انگلیاں تختہ غسل پر بھی ہلتی رہیں

روایت ہے خالد بن معدان تلاوت قرآن کے علاوہ ہر روز چالیس ہزار بار سُبحان اللہ پڑھا کرتے تھے اور انگلیوں پر گنتے تھے اس زمانہ میں تسبیح کا رواج نہ تھا جب ان کا انتقال ہوا اور غسل کے لئے تخت پر رکھے گئے تو ان کی انگلیاں ہلتی تھیں جس طرح تسبیح پڑھتے وقت ہلتی تھیں۔

مردوں کیلئے روزانہ مغفرت کی دعا کرتا رہا

روایت کی بیہقی نے بشر بن منصور سے کہ ایک آدمی قبرستان میں رہتا اور جو جنازہ آتا اس کی نماز پڑھتا تھا شام کو قبرستان کے دروازہ پر کھڑے ہو کر

مردوں کی مغفرت کی دعا کر کے مکان روانہ ہو جاتا تھا ایک دن بغیر دعا کئے مکان کو چلا آیا رات کو سویا تو خواب دیکھا کہ ایک گروہ اس کے پاس آیا میں نے پوچھا تم کون ہو اور کس لئے آئے انہوں نے کہا ہم لوگ قبرستان کے مُردے ہیں تم شام کو ہر روز ہم کو تحفہ دیتے تھے آج تم نے محروم کیا میں نے پوچھا وہ کیا تحفہ ہے کہا کہ تمہاری دعائے مغفرت یہ سن کر عہد کیا کہ ہر روز تم کو یہ تحفہ پہنچاتا رہوں گا پھر ناغہ کبھی نہیں کیا۔

دشمن کے قتل میں شہید نے مدد کی

روایت ہے ابو عبداللہ شامی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہم لوگ جہاد کے لئے ملک روم میں گئے دو آدمی ہمارے ایک طرف دشمن کی تلاش میں نکلے ایک رومی ملا اس سے یہ دونوں لڑے ایک ان میں سے شہید ہو گیا دوسرے نے واپس آنا چاہا پھر دل میں خیال کیا کہ میرا ساتھی تو جنت میں گیا اگر میں لوٹ جاؤں تو افسوس و شرم کی بات ہے میں نے اس سے مقابلہ کیا اور تلوار ماری مگر وار خالی گیا رومی نے مجھ کو زمین پر پچھاڑا اور سینہ پر چڑھ کر قصد کیا کہ مجھے ذبح کرے فوراً میرا ساتھی شہید کھڑا ہوا اور اس کی گردن پکڑ کر زمین پر دے مارا اور ہم دونوں نے مل کر اس کو قتل کیا پھر ہم دونوں بات کرتے ہوئے چلے میرا ساتھی ایک درخت کے نیچے جا کر جس طرح شہید ہوئے گرا تھا اسی طرح گرا۔

میت کا کلام اور سماع درست اور ثابت ہے

(فائدہ) معتبر کتابوں میں میت اور لاش کی گفتگو کے بارے میں اور ارواح سے ملاقات ہونے کے متعلق بہت سی روایات لکھی ہیں نیک اور پرہیزگار لوگوں سے کبھی کبھی ارواح ملاقات کرتی ہیں اور بات چیت کرتی ہیں۔ زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ نے مرنے کے بعد بہت باتیں کی ہیں کلمہ طیبہ پڑھا رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی چاروں خلیفہ کے برحق ہونے کی شہادت دی اور ان کی خوبیاں بیان کیں اور بہت سے حالات اور واقعات آئندہ ہونے والے

بیان کیے۔ اسی طرح خارجہ بن زید اور ثابت بن قیس بن شماس نے بھی مرنے کے بعد گفتگو کی اور شہیدوں نے بھی باتیں کیں اور اپنے ساتھیوں کی مدد کی۔ امام بیہقی نے لکھا ہے کہ میت کی گفتگو کو محدثین کی جماعت نے صحیح طریقہ سے روایت کیا ہے اور اس کے صحیح ہونے کو مانا ہے اور دین کے اماموں نے بھی ان حالات کو صحیح روایتوں سے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔

حیات اموات پر کلام

(فائدہ) امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارواح میت کو اچھی حالت میں ہوں یا بُری حالت میں کبھی ظاہر کر دیتا ہے کہ دیکھنے والے کو اطمینان اور خوشی ہو اور اس سے نصیحت حاصل کرے اور میت کو فائدہ پہنچائے دعائے مغفرت یا تلاوت قرآن شریف سے یا صدقات سے اور فرمایا ہے کہ میت کی زیارت اکثر خواب میں ہوتی ہے۔ مگر یہ خاص ہے اولیاء اللہ کے واسطے اور یہ ان کی کرامت ہے اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے کہ روحیں اگر نیک ہیں تو علیین میں اور اگر بد ہیں تو سجین میں رہتی ہیں اور کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ان ارواح کو قبر میں ڈالتا ہے خصوصاً جمعہ کے دن اور اس کی رات میں تو یہ روحیں بیٹھ کر آپس میں باتیں کرتی ہیں نیک روحوں کو ثواب ملتا ہے اور بد روحوں کو عذاب ہوتا ہے اور جب یہ روحیں علیین یا سجین میں رہتی ہیں تو صرف روح پر ثواب و عذاب ہوتا ہے اور جب قبر میں آتی ہیں تو روح اور بدن دونوں پر ثواب و عذاب ہوتا ہے۔

حیات اور سماع صحیح ہے

(فائدہ) ابن قیم نے لکھا ہے کہ احادیث اور اقوال اصحاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص زیارت قبر کے لئے جاتا ہے تو مردہ کو خبر ہوتی ہے اور سلام سنتا ہے اور جواب دیتا ہے چاہے جمعہ کا دن اور رات ہو یا دوسرا دن اور رات ہو چاہے میت شہید ہو یا شہید نہ ہو، رسول اللہ ﷺ کا گذر جب قبرستان کی

طرف ہوتا تو سلام کرتے اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے اور اپنے اصحاب کو بھی زیارت قبر اور دعائے مغفرت کا حکم دیتے تھے حسن نے روایت کی ہے کہ جو شخص قبرستان میں جائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ والْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِي خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهَا رَوْحاً مِّنْ عِنْدِكَ وَسَلَاماً مِنِّي تو حضرت آدم سے اس وقت تک جتنے مسلمان مرے ہیں سب اس کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور ابن ابی الدنیا کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم سے اس وقت تک جتنے مسلمان مرے ہیں اور مریں گے سب کے عدد کے موافق اس کو نیکی ملے گی۔

باب
ارواح کی جگہ کا بیان

ارواح کے رہنے کی جگہ

ارواح کے رہنے کی جگہ میں روایتیں مختلف ہیں اور سب صحیح ہیں اور علماء کے بھی اقوال اس بارے میں کئی طرح کے ہیں لیکن تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت میں ان روایتوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے سب روایتیں اپنی اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہیں علامہ ابن قیمؒ نے اس مسئلہ کو خوب سمجھا ہے اور اچھی تحقیق سے بیان کیا ہے جس سے روایتوں کی صحت اور موافقت ظاہر ہوگی۔ جاننا چاہئے کہ عالم دنیا و آخرت کے درمیان ایک عالم ہے اس کا نام برزخ ہے یہی عالم ارواح کے رہنے کی جگہ ہے۔ برزخ دنیا سے بڑا اور آخرت سے بہت چھوٹا ہے اس کے درجے اور طبقے بہت ہیں اور اعمال کے موافق ارواح کے بھی مختلف درجے ہیں یہ ارواح اپنے اپنے اعمال کے موافق ان درجوں اور طبقوں میں رہیں گی۔

روح کا جسم سے تعلق

اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم کا ہے پہلا تعلق

ماں کے شکم ہیں اور یہ تعلق ضعیف ہے۔ دوسرا تعلق بعد پیدا ہونے کے عمر بھر تک یہ تعلق پہلے سے قوی ہے تیسرا تعلق نیند کی حالت میں یہ تعلق بہت کمزور اور ضعیف ہے کیونکہ خواب میں روح کا تعلق عالم برزخ سے ہو جاتا ہے اس لئے بدن کا تعلق ضعیف ہو جاتا ہے اور خواب جو کچھ انسان دیکھتا ہے وہ اسی عالم برزخ کی سیر کا نتیجہ ہے چوتھا تعلق برزخ کا جو موت کے بعد ہوتا ہے اس میں موت کے سبب سے اگرچہ روح بدن کو چھوڑ دیتی ہے لیکن روح اور بدن میں بالکل جدائی نہیں ہوتی بلکہ بدن کے ساتھ روح کو ایک قسم کا تعلق اور واسطہ باقی رہتا ہے اور روح کے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں ایک عالم سے دوسرے عالم میں آنے جانے میں کچھ دیر نہیں ہوتی پلک مارنے میں آتی اور چلی جاتی ہے جس طرح سوتا ہوا آدمی خواب دیکھتا ہے کہ آن کی آن میں اس کی روح عالم دنیا کی سیر کر لیتی ہے بلکہ کبھی ساتویں آسمان کے اوپر تک کی بھی سیر کرتی ہے اور عجائبات دیکھتی ہے اور دم کے دم میں آجاتی ہے اس تعلق کی وجہ سے قبر کی زیارت مسنون ہوئی زیارت کرنے والوں کا سلام روح سنتی ہے اور جواب دیتی ہے یہ تعلق قیامت تک باقی رہتا ہے۔ پانچواں تعلق قیامت کے دن کا جب قبر سے اٹھائے جائیں گے یہ تعلق نہایت قوی اور کامل ہے کہ کمزور نہیں ہو سکتا اور نہ زائل ہو سکتا ہے پہلے تعلقات سے اس تعلق کو کوئی نسبت نہیں کیونکہ اب بدن سڑنے گلنے کا نہیں اور نہ اب نیند ہے نہ موت۔

اقسام ارواح اور مقام ارواح

اور جاننا چاہئے کہ ارواح چار قسم کی ہیں ایک ارواح انبیاء علیہم السلام کی دوسری ارواح نیک کار مومنوں کی تیسری ارواح بدکار مومنوں کی چوتھی ارواح کفار و مشرکین کی۔ اور جاننا چاہئے کہ موت کے بعد جہاں ارواح رہتی ہیں اس جگہ کو سوائے پیغمبر ﷺ کے دوسرا نہیں جانتا اور نہ بیان کر سکتا ہے آنحضرت ﷺ نے شب معراج میں دونوں عالم کی سیر کی اور ارواح سے ملاقات کی اور اللہ

تعالیٰ نے کتنی باتوں سے آپ کو آگاہ کیا اس واسطے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے وہی حق ہے اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کو پیغمبر علیہ السلام سے سن کر بیان کیا ہے اپنی رائے کو دخل نہیں دیا ہے۔ اور جب کہ روح دنیا کی چیزوں کے مثل نہیں ہے، اور نہ دیکھنے میں آسکتی ہے اس واسطے اس کو دنیا کی کسی چیز پر قیاس کرنا اور اندازہ لگانا نہایت غلطی ہے جیسے کوئی شخص بھوک پیاس کو لکڑی پتھر پر قیاس کرے یا خوشی غمی کو درخت اور پہاڑ پر قیاس کرے تو کہا جائے گا کہ یہ شخص جاہل اور بے عقل ہے جب یہ سب باتیں معلوم ہو گئیں تو اب سمجھنا چاہیے کہ انسان نے دنیا میں رہ کر جیسے اعمال کیے ہیں اس کے موافق اس کی روح اپنے درجہ میں رکھی جاتی ہے بعض ارواح علیین کے اعلیٰ درجہ میں رہتی ہیں یہ پیغمبروں کی روحیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات میں ان لوگوں سے ملاقات کی ہے بعض ارواح کو سبز چڑیوں کی پیٹھ پر جگہ دی جاتی ہے یہ جنت میں رہتی ہیں اور جہاں چاہیں وہاں چلی جاتی ہیں یہ وہ شہید ہیں جو جہاد میں قتل کیے گئے اور ان پر کسی کا قرض نہیں ہے اور جن پر کسی کا حق باقی رہ گیا ہے وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رکھے جائیں گے۔

شہید اگر مقروض ہو اتو

محمد بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو مجھ کو کیا بدلا ملے گا۔ آپ نے فرمایا جنت جب وہ لوٹ کر چلا تو آپ نے اس کو بلا کر فرمایا اگر تجھ پر کسی کا قرض نہ ہو یہ حکم جبرئیل نے ابھی مجھ کو سنایا ہے بعض ارواح جنت کے دروازہ پر رہیں گی۔ بعض اپنی قبروں میں بند رہیں گی اور ان پر ثواب و عذاب ہوتا رہے گا اور بعض ارواح ساتوں طبقے کے نیچے قید کی جائیں گی اور عذاب میں گرفتار ہوں گی یہ روحیں مشرکین اور کفار کی ہوں گی بعض ارواح آگ کے تنور

میں عذاب کی جائیں گی اور بعض خون کی نہر میں جیسا کہ عذاب قبر میں بیان ہوا۔ پیغمبر اور شہید جنت میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم و اجازت سے جہاں چاہیں جاتے ہیں ان کے سوا اور لوگوں کی روحیں برزخ میں رہتی ہیں اور ان کا تعلق قبر سے رہتا ہے اور ثواب ملتا ہے یا عذاب ہوتا ہے اسی کو ثواب قبر یا عذاب قبر کہتے ہیں۔

مستقر ارواح کی مزید وضاحت

صاحب افصاح نے لکھا ہے کہ ارواح مومنین مختلف حالتوں میں رہتی ہیں بعض چڑیوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں اور سبز چڑیوں کے اندر اور بعض سفید چڑیوں کے اندر اور قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں اور بعض جنتی آدمی کی صورت میں اور بعض صورت نئی طرح کی بنائی جائے گی ان کے نیک اعمال کے مناسب اور بعض دنیا میں سیر کرتی ہیں اور اپنے بدن میں بھی آجاتی ہیں اور میت کی ارواح سے ملاقات کرتی پھرتی ہیں اور بعض ارواح حضرت میکائیل علیہ السلام کی ذمہ داری میں رہتی ہیں اور بعض حضرت آدم علیہ السلام کی ذمہ داری میں اور بعض حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذمہ داری میں حکیم ترمذی نے لکھا ہے کہ ارواح برزخ میں کسی جگہ مقید نہیں رہتی ہیں بلکہ اس میں چلتی پھرتی ہیں دنیا کے احوال اور ملائکہ کے حالات بھی دیکھتی ہیں اور بعض ارواح کو عرش کے نیچے جگہ دی جاتی ہے اور بعض کو ایسی قدرت دی جاتی ہے کہ جنت میں جہاں چاہیں اڑ کر چلی جاتی ہیں۔ ارواح کے رہنے کی جگہ میں حدیثیں اور اصحاب کے اقوال بہت ہیں مگر ہم ایک ایک حدیث اور قول اس جگہ بیان کرتے ہیں۔

ارواح شہداء جنت کی سیر کرتی ہیں

(حدیث) عن ابن عباسؓ رضی اللّٰہ عنهما ان النبی ﷺ قال (لما اصیب اصحابکم باحد) جعل اللّٰہ ارواحهم فی اجواف طیر خضر

ترد انهار الجنة وتاكل من ثمارها وتاوی الی قناديل من ذهب معلقة فی ظل العرش. ۳۲۲۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہیدوں کی روحیں سبز چڑیوں میں رہتی ہیں جنت میں نہروں پر جاتی ہیں اور اس کے پھل کھاتی پھرتی ہیں پھر سونے کی قندیلوں میں قیام کرتی ہیں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں۔

سبز چڑیوں میں رہنے کے معنی بعض علماء نے یہ بیان کئے ہیں کہ سبز چڑیوں پر سوار ہو کر جہاں چاہیں گی سیر کریں گی اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ان کی صورت عالم برزخ میں سبز چڑیوں کے مثل خوشنما بنادی جاتی ہے جس طرح فرشتے کبھی انسان کی صورت بن جاتے ہیں لیکن آخرت میں وہ روحیں انسانی صورت میں کر دی جائیں گی۔ ایسی ہی روایت ہے ابن مسعود اور ابن عمر اور کعب رضی اللہ عنہم سے۔

شہداء کی تمنا

(حدیث) عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الشهداء یغدون ویروحون ثم مأواهم إلی قنادیل معلقة بالعرش فیقول لهم الرب تعالی هل تعلمون کرامة أفضل من کرامة أکرمتکموها؟ فیقولون :لا،غیراناً وددناأنك أعدت أرواحنا إلی أجسادنا حتی نقاتل مرة أخری فنقتل فی سبیلك. ۳۲۳۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شہداء صبح کو اور شام کو سیر کرتے ہیں پھر سبز قندیلوں میں قیام کرتے ہیں جو عرش سے لٹکتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ میں نے جو بزرگی تم کو دی ہے اس سے عمدہ کوئی بزرگی تم جانتے ہو کہ میں تم کو عنایت کروں

۳۲۲۔ أخرجه احمد وابو داود والحاکم والبیهقی (منه).

۳۲۳۔ أخرجه بقی بن مخلد (منه)

وہ کہیں گے نہیں لیکن ہماری تمنا ہے کہ تو ہم کو پھر زندہ کرے تاکہ ہم دنیا میں جا کر تیری راہ میں جہاد کریں اور شہید ہوں۔

مؤمنین جنت کی سیر کرتے ہیں

(حدیث) عن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالك قال لما حضرت كعبا الوفاة اتته ام بشر بنت البراء فقالت يا ابا عبدالرحمٰن ان لقيت فلانا فاقرئه مني السلام فقال لها يغفر الله لك يا ام بشر نحن اشغل من ذلك فقالت اما سمعت رسول الله ﷺ يقول ان نسمة المومن تسرح في الجنة حيث شاء ت و نسمة الكافرفي سجين قال قالت بلى هو ذاك. ۳۲۴۔

(ترجمہ) روایت ہے عبدالرحمٰن سے کہ جب کعب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا وقت آیا تو ام بشر ان کے پاس گئیں اور کہا اگر فلاں شخص سے ملاقات ہو تو اس کو میرا سلام کہنا کعب نے جواب دیا اے ام بشر ہم کو اتنی فرصت کہاں ملے گی کہ تمہارا سلام پہنچائیں ام بشر نے کہا کیا تم نے نہیں سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مومن کی روح جنت میں جہاں چاہے سیر کرے گی اور کافر کی روح سجین میں رہتی ہے کہا بے شک میں نے سنا ہے کہا اسی وجہ سے یہ پیام میں نے تم سے کہا۔

ارواح مؤمنین جنت کے ایک پہاڑ میں رہتی ہیں

(حدیث) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله أولاد المؤمنين في جبل في الجنة يكفلهم ابراهيم وسارة حتى يردهم إلى آباء هم يوم القيامة. ۳۲۵۔

۳۲۴۔ أخرجه ابن ماجة والطبراني والبيهقي في البعث بسند حسن۔

۳۲۵۔ أخرجه أحمدو الحاكم وصححه والبيهقي وابن ابي داؤد في البعث وابن أبي الدنيا في العزاء من طرق (منه) المستدرك للحاكم ۱: ۳۸٤- اتحاف السادة المتقين ۸: ٦٥٧- الدر المنثور ۱: ۱۱۸، ۲: ٤۲- كنزالعمال ۳۹٤۱۰ -كشف الخفاء للعجلوني ۱ ۰ ۰ ۳۱.

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمنین کی اولاد جنت کے ایک پہاڑ میں رہے گی ان کی پرورش حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بی بی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ذمہ ہوگی یہاں تک کہ قیامت کے دن ان کے ماں باپ کے حوالہ کریں گے۔

حالت اسلام میں پیدا ہونے والی اولاد جنت میں

(حدیث) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ کل مولود یولد فی الإسلام فهو فی الجنة شبعان ریان یقول یارب أورد علی أبوی. ۳۲۶۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو اولاد مسلمان ہونے کے بعد پیدا ہوتی ہے وہ جنت میں کھاتی پیتی اور آسودہ رہتی ہے اور کہتی ہے اے رب میرے ماں باپ کہاں ہیں ان کو میرے پاس پہنچا دے۔

طوبیٰ کے تھنوں سے شیر خوار بچے دودھ پیتے ہیں

روایت ہے خالد بن معدان سے کہ جنت میں ایک درخت ہے اس کا نام طوبیٰ ہے اس کی ہر شاخ میں تھن لگے ہیں جو بچے دودھ پینے کی حالت میں مرتے ہیں وہ طوبیٰ کے تھن سے دودھ پیتے ہیں ان کی پرورش حضرت ابراہیم علیہ السلام کرتے ہیں۔ ۳۲۷۔

خاندان فرعون کی ارواح سیاہ چڑیوں میں جہنم کا عذاب چکھتی ہیں

روایت ہے ہذیل سے کہ خاندان فرعون کی ارواح سیاہ چڑیوں میں ہیں اور صبح و شام جہنم کا عذاب چکھتی ہیں اور شہیدوں کی ارواح سبز چڑیوں میں ہیں اور مسلمانوں کی اولاد جو اب تک بالغ نہیں ہوئیں جنت میں سیر کرتی ہیں اور کھاتی پیتی ہیں۔ ۳۲۸۔

۳۲۶۔ أخرجه ابن أبی الدنیا فی کتاب العزاء (منه) اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۳۹۸.

۳۲۷۔ أخرجه ابن أبی الدنیا فی کتاب العزاء. (منه)

۳۲۸۔ أخرجه هناد بن السری فی الزهد. (منه)

اچھی اور بُری روحوں کی تقسیم

(حدیث) عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال أتیت بالمعراج الذی تعرج الیہ ارواح بنی آدم فلم یر الخلائق احسن فی المعراج مارأیت المیت حین یشق بصرہ طامحا الی السماء فان ذلک عجبہ بالمعراج فصعدت أنا وجبریلؑ فاستفتحت باب السمآء إذا أنا بآدم تعرض علیہ أرواح ذریتہ المؤمنین فیقول روح طیبة ونفس طیبة اجعلوھا فی علیین ، ثم تعرض علیہ أرواح ذریتہ الفجار ، فیقول روح خبیثة ونفس خبیثة اجعلوھا فی سجین۔ ۳۲۹ ۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ معراج کی شب مجھے اس جگہ لے جایا گیا جہاں انسانوں کی ارواح عروج کر کے پہنچتی ہیں مخلوقات کو اتنا حسین کبھی نہیں دیکھا گیا جتنا کہ میں نے میت کو دیکھا جب وہ اپنی نگاہ کو پھاڑ کر ٹکٹکی باندھ کر (اوپر) آسمان کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے معراج میں آنحضرت ﷺ کو (میت) کی یہ حالت سب سے زیادہ حیران کن نظر آئی اور فرمایا میں اور جبرئیل معراج کی رات جب آسمان میں پہنچے تو دیکھا کہ حضرت آدم وہاں پر ہیں اور اولاد مومنین کی ارواح کو فرشتے ان کے پاس لے جاتے ہیں تو وہ فرماتے ہیں یہ روح نیک کار اور پاک ہے اس کو علیین میں لے جاؤ پھر بدکار کی اولاد کی ارواح ان کے پاس لے جاتے ہیں تو فرماتے ہیں یہ روح بدکار اور نجس ہے اس کو سجین میں لے جاؤ۔

مقام بیضاء میں ارواح کا استقرار

روایت ہے وہب بن منبہ سے کہ ساتویں آسمان میں ایک مکان ہے اس کا نام بیضاء ہے اس میں مؤمنوں کی ارواح جمع ہوتی ہیں جب دنیا میں کوئی مرتا ہے تو اس کی روح یہاں آتی ہے کل ارواح اس سے دنیا کا حال پوچھتی ہیں جس طرح مسافر

---

۳۲۹ ۔ أخرجہ البیھقی فی الدلائل وابن أبی حاتم و ابن مردویہ. (منہ)

گھر آتا ہے تو سب لوگ اس سے سفر کا حال پوچھتے ہیں۔ ۳۳۰۔

ارواح مؤمنین کو حضرت جبریل کے پاس لے جاتے ہیں

روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ مؤمنوں کی ارواح کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پاس لے جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے تم قیامت تک اس کے دوست ہو۔ ۳۳۱۔

جمع ارواح کی ایک اور روایت

روایت ہے وہب بن منبہ سے کہ ارواح مومنین کو ایک بڑے فرشتہ کے پاس لے جاتے ہیں اس کا نام رومائیل ہے یہ ارواح مومنین کے داروغہ یعنی جمع کرنے والے ہیں۔ ۳۳۲

ارواح کفار کے داروغہ کا نام

روایت کی ہے ابان بن ثعلب نے اہل کتاب کے ایک آدمی سے کہ جو فرشتہ کفار کی ارواح کا داروغہ ہے اس کا نام دومہ ہے۔ ۳۳۳۔

جمع ارواح کی ایک اور روایت

روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ارواح مومنین کی چاہ زمزم میں ہیں اور بدترین زمین اللہ کے نزدیک حضر موت کا میدان ہے جس کو برہوت کہتے ہیں اس میں کفار کی ارواح جمع ہوتی ہیں۔ ۳۳۴۔

ایک اور روایت

روایت ہے علی کرم اللہ وجہہ سے کہ سب میدانوں میں اچھا میدان مکہ کا ہے اور سب میدانوں سے بدتر میدان حضر موت کا ہے اس میں کفار کی ارواح جمع ہوتی ہیں۔ ۳۳۵۔

۳۳۰۔ أخرجه ابو نعيم في الحلية. (منه)

۳۳۱۔ أخرجه المروزي في الجنائز (منه)

۳۳۲۔ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

۳۳۳۔ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه)

۳۳۴۔ أخرجه ابن أبي الدنيا. (منه)

۳۳۵۔ أخرجه ابو بكر النجاد في جزء المشهور. (منه)

ایک اور روایت

روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کفار کی ارواح بیر برہوت میں جمع ہوتی ہیں جو حضرت موت میں ہے اور مومنین کی ارواح جابیہ میں جمع ہوتی ہیں۔ ۳۳۶۔

(فائدہ) ملک یمن میں ایک شہر کا نام حضرت موت ہے اس کے قریب ایک جگہ ہے جس کو صنعاء کہتے ہیں یہاں ایک زمین بہت نیچی ہے اس کو برہوت اور بیر برہوت بھی کہتے ہیں اس میں ارواح کفار اور مشرکین کی جمع ہوتی ہیں اس کا تعلق جہنم کے ساتھ ہے اور بحر الکلام میں ہے کہ اسی کے نیچے جہنم ہے اور ملک شام میں ایک جگہ کا نام جابیہ ہے اس کو اریحا بھی کہتے ہیں یہاں ارواح مومنین کی جمع ہوتی ہیں ان دو جگہوں میں عالم برزخ ہے۔

حضرت جعفر طیارؓ کی شان

(حدیث) عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال بينما النبي ﷺ جالس وأسماء بنت عميس قريبة منه إذ ردالسلام وقال:ياأسماء هذا جعفر مع جبريل وميكائيل مروا فسلموا علينا، وأخبرني إنه لقي المشركين يوم كذا وكذا قال: فأصبت في جسدي من مقاديمي ثلاثا وسبعين من طعنة وضربة ، ثم أخذت اللواء بيدي اليمنى فقطعت ، ثم أخذته بيدي اليسرى فقطعت ، فعوضني الله من يدي جناحين أطير بهما مع جبريل وميكائيل، وأنزل من الجنة حيث شئت . وآكل من ثمارهاماشئت . قالت أسماء: هنيئا لجعفر مارزقه الله من الخير ، لكن أخاف أن لايصدق الناس ، فاصعد المنبر، فأخبر به الناس ، فصعد المنبر ، فحمد الله وأثنى عليه، ثم قال: إن جعفربن أبي طالب مرمع جبريل وميكائيل وله جناحان عوضه الله من يديه فسلّم علي ثم أخبرهم بماأخبره به. ۳۳۷۔

۳۳۶۔أخرجه المروزي وابن منده في الجنائز وابن عساكر. (منه)

۳۳۷۔ أخرجه الحاكم (منه) المستدرك للحاكم ۳: ۲۱۰، ۲۱۲، مجمع الزوائد للهيثمي ۹: ۲۷۲. كنزالعمال ۳۳۲۰۸.

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک دن نبی علیہ السلام بیٹھے تھے اور اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس آپ کے قریب تھیں آپ نے اچانک سلام کا جواب دیا اور فرمایا اے اسماء یہ جعفر طیار ہیں جبرئیل و میکائیل کے ساتھ اڑتے ہیں میرے پاس آئے اور سلام کیا اور کہا فلاں دن جہاد میں مشرکین نے میرے بدن کے اگلے حصہ میں تلوار اور نیزہ کے تہتر زخم لگائے تھے جب میں نے جھنڈا داہنے ہاتھ میں لیا تو داہنا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر جب بائیں ہاتھ میں لیا تو بایاں ہاتھ بھی کاٹ ڈالا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے بعوض دونوں ہاتھوں کے دو بازو عنایت کیے اور جبرائیل و میکائیل کے ساتھ میں اڑتا ہوں اور میوے کھاتا ہوں اسماء نے کہا یارسول اللہ جعفر کو اللہ تعالیٰ کی یہ عنایت مبارک ہو لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ اس واقعہ کا لوگ انکار کریں آپ منبر پر چڑھ کر اس کو بیان کر دیں آپ نے منبر پر چڑھ کر پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور فرمایا جعفر بن ابی طالب جبریل و میکائیل کے ساتھ میرے پاس سے گذرے اور اس کے دو بازو تھے جو اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کے عوض دیئے اور مجھے سلام کیا پھر جعفر طیار کا حال صحابہ کو سنایا۔

اس کی روح برہوت میں چلی گئی

روایت کی احمد بن محمد نیشاپوری نے اپنی کتاب میں حامد بن یحییٰ سے کہ مکہ معظمہ میں ایک خراسانی آدمی رہتا تھا اس کے پاس سب لوگ روپیہ امانت رکھتے تھے اور جب چاہتے لے لیتے تھے ایک آدمی بارہ ہزار اشرفی اس کے پاس امانت رکھ کر سفر میں چلا گیا خراسانی نے اس کو اپنے مکان میں دفن کر دیا اور بیمار ہو کر انتقال کر گیا اس کے بعد وہ آدمی آیا اور اس کے لڑکوں سے اشرفیاں طلب کیں لڑکوں نے کہا ہم کو تمہاری اشرفیوں کی خبر نہیں پھر لڑکوں نے مکہ کے علماء سے دریافت کیا کہ ہم کس طرح اس کی امانت ادا کریں علماء نے جواب دیا کہ خراسانی نیک آدمی تھا اور ہم کو خبر ملی ہے کہ نیکوں کی ارواح زمزم کوئیں میں رہتی ہیں جب آدھی رات گزرے تو تم زمزم کے قریب جا کر اپنے باپ کو پکارو یقین ہے کہ وہ جواب

دے گا جب وہ جواب دے تو اشرفیوں کا حال پوچھنا تین رات تک برابر لڑکوں نے پکارا مگر جواب نہ ملا پھر علماء کے پاس جاکر حال بیان کیا علماء نے کہا اناللہ وانا الیہ راجعون تمہارا باپ دوزخی ہو گیا تم یمن کے اس میدان میں جاؤ جس کو برہوت کہتے ہیں اس میں ایک کنواں ہے اس کا نام بھی برہوت ہے اس میں دوزخیوں کی ارواح رہتی ہیں جب آدھی رات گزرے تو برہوت کے قریب جا کر پکارو جب لڑکوں نے یہاں پکارا اس نے فوراً جواب دیا۔

یہودی کی روح برہوت میں

روایت کی ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں عمرو بن سلیمان سے کہ ایک یہودی مر گیا اس کے پاس ایک مسلمان کی امانت تھی اس کا لڑکا مسلمان ہو گیا جب اس نے امانت طلب کی تو لڑکے نے تلاش کی مگر نہ پایا شعیب جبائی کے پاس جاکر حال بیان کیا انہوں نے کہا تم سنیچر کے دن برہوت کے نزدیک جاکر اپنے باپ کو پکارو وہ تم کو جواب دے گا پھر اس سے امانت کا حال پوچھو لڑکے نے برہوت کے قریب جاکر دوبار پکارا یہودی نے جواب دیا اس نے پوچھا تو نے امانت کہاں رکھی ہے جواب دیا کہ دروازہ کی چوکھٹ کے نیچے دفن ہے وہاں سے نکال کر دے دو اور تم نے جو دین قبول کیا ہے اس پر قائم رہنا۔

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا جسم اوپر اٹھالیا گیا

(حدیث) عن عروة أن عامربن فهيرة قتل يوم بئر معونة فيمن قتل وأسر عمروبن امية الضمرى فقال له عامربن الطفيل هل تعرف أصحابك ؟قال نعم فطاف فيهم يعنى فى القتلى وجعل يسأله عن أنسابهم قال هل تفقد منهم من أحد؟ قال أفقد مولى لأبى بكر يقال له عامر بن فهيره قال كيف كان فيكم ؟ قال كان عن افضلنا قال ألا أخبرك خبره هذا طعنه برمح ثم انتزع رمحه فذهب بالرجل علوافى السماء حتى والله ماأراه وكان الذى قتله رجل من كلاب يقال له جبار بن سلمى فأتى الضحاك بن سفيان الكلابى فأسلم وقال دعانى

إلى الاسلام رأيت من مقتل عامر بن فهيرة ومن رفعه إلى السماء علوا فكتب الضحاك إلى رسول الله ﷺ با سلامه ومار أى من مقتل عامر بن فهيره فقال رسول الله ﷺ فإن الملائكة وارت جثته و انزل في عليين. ۳۳۸۔

(ترجمہ) روایت ہے عروہ سے کہ جنگ بیر معونہ میں (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام) عامر بن فہیرہ شہید ہوئے اور عمرو بن اُمیہ قید ہوئے عامر بن طفیل نے عمرو بن اُمیہ سے پوچھا تم اپنے ساتھیوں کو پہچانتے ہو کہا ہاں پہچانتا ہوں پھر ان کو شہیدوں کی لاشیں دکھلائیں اور ان سے ان کے انساب کے متعلق پوچھنے لگا اور کہا تمہارے ساتھیوں سے کون شخص اس میں نہیں ہے کہا ابو بکر کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ نہیں ہیں پھر پوچھا وہ کیسے تھے کہا وہ ہم سب سے افضل اور پرہیز گار تھے تمہیں اس کے بارے میں نہ بتلاؤں تب کہا یہ ان کی لاش میں نیزہ ہے ان کے بدن میں لگا ہوا ہے اور نیزہ کو ان کے بدن سے کھینچ کر نکالا پس ان کی لاش آسمان کی طرف روانہ ہوئی اور اتنی اوپر گئی کہ نظر سے غائب ہو گئی ان کے قتل کرنے والے کا نام جبار تھا جو بنی کلاب سے تھا یہ حال دیکھ کر وہ مسلمان ہو گیا پھر ضحاک نے رسول اللہ ﷺ کے پاس عامر کی لاش آسمان کی طرف جانے اور جبار کے مسلمان ہونے کا حال لکھا تو آپ نے فرمایا ملائکہ نے عامر کی لاش کو ڈھانپ لیا اور علیین میں لے گئے۔ اس روایت کو امام بخاری نے بھی لکھا ہے۔

حضرت خبیبؓ کی لاش بھی آسمان پر اٹھالی گئی

اور بیہقی میں ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی لاش بھی ملائکہ آسمان پر لے گئے۔ ابو نعیم اور احمد نے بھی اس روایت کو بیان کیا ہے۔

حضرت علاء حضرمیؓ کی لاش بھی آسمان پر اٹھالی گئی

اور اسی طرح علاء حضرمی رضی اللہ عنہ کی لاش بھی ملائکہ آسمان پر لے گئے۔

۳۳۸۔ أخرجه البيهقي وأبو نعيم في دلائل النبوة. (منه)

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال

روایت کی ابن عساکر نے عطاء خراسانی سے کہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا سفر میں شکم جاری ہوا اور انتقال کیا ان کے توشہ دان میں دیکھا کہ دو کپڑے رکھے ہیں لیکن دنیاوی کپڑے کی قسم سے نہیں اور نہ ایسے ہیں کہ ان کو انسان نے تیار کیا ہو پھر دونوں آدمی قبر کھودنے کے واسطے گئے اور واپس آ کر بیان کیا کہ پتھر کی چٹان میں ان کی قبر کھودی ہوئی تیار ہے اور غسل و کفن دے کر دفن کیا اور وہاں سے روانہ ہوئے عبداللہ بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ پھر لوٹ کر اس جگہ گئے نہ قبر دیکھی نہ کوئی نشان قبر کا پایا۔

تا حد نظر لوگ جنازہ میں شریک تھے

روایت ہے البسر المصون میں کہ جب مالک بن علی کا انتقال ہوا اور غسل و کفن دے کر جنازہ پڑھنے کے واسطے لائے تو لوگوں نے دیکھا کہ سارا میدان اور پہاڑ اور جہاں تک نظر جاتی ہے آدمیوں سے بھرا ہے نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ہیں سب نے نمازِ جنازہ پڑھی۔

جنازہ میں سارا میدان آدمیوں سے بھرا ہوا تھا

روایت ہے ابو خالد سے کہ عمرو بن قیس کا انتقال ہوا نماز جنازہ کے وقت لوگوں نے دیکھا کہ سارا میدان آدمیوں سے بھرا ہے اور سب سفید لباس پہنے ہیں جب دفن سے فارغ ہوئے تو سوائے چند آدمی کے کسی کو نہ دیکھا۔

آسمان سے جنازہ پڑھنے کو اترے

روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ ایک شخص کو میں نے جنگل میں دیکھا کہ بہت شوق و ذوق سے مناجات کرتا ہے الٰہی تو میرا مقصود ہے اور میری روح تیرے دیدار کی مشتاق ہے تیرے بغیر نہ دن کو مجھے آرام ہے نہ رات کو چین ہے یہ کہہ کر رویا اور چیخ مار کر زمین پر گرا اور انتقال کیا پھر میں نے دیکھا کہ بہت سے آدمی آئے اور غسل و

کفن دیا خوشبو لگائی نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا اور آسمان پر چلے گئے۔

اب میں دنیا میں رہنا نہیں چاہتا

روایت ہے حسن بصری سے کہ ایک رات مجھ کو جنگل میں رہنے کا اتفاق پڑا دیکھا کہ ایک غار میں ایک نوجوان آدمی نماز پڑھتا ہے اور غار کے دروازہ پر شیر کھڑا ہے میں نے کہا اے جوان تو دروازہ پر کچھ دیکھتا ہے اس نے جواب دیا کہ تم شیر سے ڈرتے ہو اگر شیر کے پیدا کرنے والے سے ڈرتے تو اچھا ہوتا پھر اس نے شیر کو کہا تو اللہ تعالیٰ کا کتا ہے اگر اللہ نے تجھے میرے کھانے کے واسطے بھیجا تو میں تیری خوراک بند نہیں کر سکتا اور اگر میرے کھانے کے واسطے نہیں بھیجا تو یہاں سے دور ہو پس شیر وہاں سے چلا گیا پھر جوان نے کہا اے اللہ میرا بھید ظاہر ہو گیا اب دنیا میں رہنا میرے واسطے بہتر نہیں ہے اگر آخرت میرے لئے خیر ہے تو مجھ کو اٹھا لے یہ کہہ کر اسی وقت جوان نے انتقال کیا۔ میں یہاں سے لوٹ آیا اور اپنے دوستوں کو جو نیک اور پرہیزگار تھے ساتھ لے کر گیا تاکہ اس کی تجہیز و تکفین کروں جب غار کے منہ پر پہنچا تو کچھ نہ دیکھا غیب سے آواز آئی کہ اے فلاں اپنے ساتھیوں لوٹ جا اس جوان کو آسمان پر اٹھا لے گئے۔ ۳۳۹۔

عجیب و غریب حکایت

روایت ہے کتاب شرف المصطفیٰ میں سعید رحمۃ اللہ علیہ سے کہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے تھے ایک جماعت ان کے پاس تھی اس درمیان میں ایک شخص آیا اس کی آنکھیں سبز تھیں حسن بصری نے اس سے پوچھا تیری آنکھیں پیدائشی سبز ہیں یا بیماری سے اس نے کہا آپ نے مجھ کو نہیں پہچانا کہا نہیں جب اس نے نام و پتہ اپنا بتایا تو سب لوگوں نے پہچانا اور پوچھا کہ تم پر کیا واقعہ گزرا اس نے بیان کیا کہ میں اپنا کل مال و اسباب کشتی میں بھر کر تجارت کے لئے چین کی طرف روانہ ہوا راستہ میں سخت طوفان آیا کشتی ٹوٹ کر ڈوب گئی میں تختہ پر بیٹھ گیا دریا

۳۳۹۔ أخرجه ابن الجوزي في عيون الحكايات. (منه)

کے کنارے ایک جنگل میں پہنچا چار مہینہ تک جنگل میں گھومتا پھرتا رہا اور درخت کے پتے اور گھاس کھاتا رہا ایک دن میں نے خیال کیا کہ کسی ایک طرف کا راستہ اختیار کروں تاکہ آبادی کی صورت دیکھوں یا چلتے چلتے میرا کام تمام ہو جائے پھر میں ایک طرف کو روانہ ہوا راستہ میں ایک مکان عالی شان خوبصورت دیکھا دروازہ کھول کر اس کے اندر گیا اور دیکھا کہ اس میں بڑے بڑے چبوترے بنے ہیں ہر چبوترے پر موتی کا صندوق رکھا ہے اور قفل سے بندھی ہوئی کنجیاں سامنے رکھی ہیں میں نے ایک صندوق کھولا اس کے اندر سے نہایت عمدہ خوشبو نکلی اور دیکھا کہ اس میں آدمی حریر لپیٹے ہوئے سوئے ہیں ایک آدمی کو میں نے بلایا تو وہ مردہ تھا پھر میں نے صندوق بند کیا اور مکان سے باہر آکر دروازہ بند کیا اور روانہ ہوا راستہ میں دو سواروں سے ملاقات ہوئی ایسے خوبصورت سوار میں نے کبھی نہ دیکھے تھے ان کے گھوڑے کی پیشانی اور پیر سفید تھے سواروں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کون ہے اور کہاں سے آرہا ہے میں نے اپنا واقعہ پورا بیان کیا میرا حال سن کر کہا کہ آگے چلو ایک باغ ملے گا اس میں ایک خوبصورت آدمی نماز پڑھتا ہوا ملے گا اس سے اپنا حال بیان کرنا وہ تم کو راستہ بتادے گا میں آگے بڑھا اس آدمی سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا اور میرا واقعہ پوچھا میں نے اپنا حال بیان کیا جب اس مکان میں جانے کا حال سنا تو بہت گھبرائے اور پوچھا پھر تم نے کیا کیا جب میں نے کہا کہ صندوق بند کر کے دروازہ بند کر دیا اور روانہ ہو گیا تب ان کی گھبراہٹ دور ہوئی اور کہا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا اور دیکھا کہ ایک بدلی آئی اور کہا السلام علیک یا ولی اللہ انہوں نے بدلی سے کہا تو کہاں جاتی ہے کہا فلاں شہر میں اسی طرح بدلیاں برابر آتی تھیں اور ہر ایک سے پوچھتے کہ کہاں جاتی ہے یہاں تک کہ ایک بدلی نے کہا میں بصرہ جاتی ہوں فرمایا اتر آ بدلی زمین پر آ گئی فرمایا اس آدمی کو اپنے اوپر سوار کر کے اس کے مکان پر صحیح و سالم پہنچادے میں نے بدلی پر سوار ہوتے وقت کہا جس خدا نے آپ کو یہ مرتبہ بخشا اس کی قسم دیتا ہوں فرمائیے وہ مکان کیسا ہے اور وہ دونوں سوار کون تھے اور آپ کون ہیں

فرمایا یہ مکان دریا کے شہیدوں کا ہے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مقرر کیا ہے کہ جو لوگ دریا میں غرق ہوں ان کی لاش نکال لائیں اور حریر کے کفن میں لپیٹ اس صندوق میں رکھیں اور وہ سوار دو فرشتے ہیں اللہ تعالیٰ کا سلام صبح وشام ان کو پہنچاتے ہیں اور میں خضر ہوں میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تمہارے پیغمبر کی امت کے ساتھ مجھ کو رکھے۔ پھر اس آدمی نے کہا جب میں بدلی پر سوار ہو کر چلا تو اس قدر خوف مجھ پر غالب ہوا کہ میری آنکھیں سبز ہو گئیں۔ اس قصہ کو شیخ الاسلام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب **الإصابة في معرفة الصحابه** میں حضرت خضر کے حال میں بیان کیا ہے۔

حضرت خضر کی درازی عمر کی وجہ

تفسیر درمنثور کی چوتھی جلد میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جب طوفان نوح کی خبر دی گئی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو شخص بعد طوفان کے مجھ کو دفن کرے اس کی عمر قیامت تک دراز کر حضرت خضر علیہ السلام نے بعد طوفان کے آپ کو دوبارہ دفن کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور خضر کی عمر قیامت تک درازکی۔

(فائدہ) قبر میں ارواح اپنے اعمال کے موافق ثواب وعذاب پاتی ہیں اور ہر دن دوبار صبح اور شام اگر وہ جنتی ہیں تو ان کو جنت دکھائی جاتی ہے اور فرشتہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا اصلی ٹھکانا ہے یہ روایت بخاری مسلم نے کی ہے۔

فرعون والوں کا عذاب

ایک روایت میں ہے کہ فرعون کے خاندان کی ارواح کو سیاہ چڑیوں کے اندر رکھ کر صبح وشام دوزخ کے پاس لے جاتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تمہارا اصلی گھر ہے۔

قبر کی آواز اور تنبیہ

روایت ہے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ قبر ہر دن صبح وشام

چلا کر صبح کو کہتی ہے کہ رات ختم ہوگئی دن نکل آیا فرعون والوں کو دوزخ کی طرف لے گئے اور شام کو کہتی ہے کہ دن ختم ہوا رات آئی فرعون کے خاندان والوں کو دوزخ کی طرف لے گئے اس آواز کو جن و انسان کے علاوہ کل جاندار سنتے ہیں اور دوزخ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(فائدہ) علامہ ابن قیم نے لکھا ہے کہ روح کے چار مکان ہیں اور ان چاروں مکان میں اس کا گزر ہوتا ہے۔

پہلا مکان ماں کا شکم ہے یہ مکان نہایت تنگ قید خانہ ہے اور سخت اندھیرا ہے۔

دوسرا مکان دنیا ہے جس میں پیدا ہوا اور اچھے اور بُرے کام کئے۔

تیسرا مکان عالم برزخ ہے یعنی موت کے بعد سے قیامت تک اور یہ مکان دنیا سے بہت زیادہ بڑا ہے جس طرح دنیا ماں کے شکم سے بڑی ہے چوتھا مکان جس کے بعد کوئی دوسرا مکان نہیں ہے وہ آخرت کا مکان ہے یعنی جنت اور جہنم۔

موت کے بعد مؤمن دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا

(حدیث) أن مثل المؤمن في الدنيا كمثل الجنين في بطن أمه إذا خرج من بطنها بكى على مخرجه حتى إذا رأى الضوء ورضع لم يحب أن يرجع إلى مكانه وكذلك المؤمن يجزع من الموت فإذا أفضى إلى ربه لم يحب أن يرجع إلى الدنيا كمالا يحب الجنين أن يرجع إلى بطن أمه. ۳۴۰۔

(ترجمہ) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن کے لئے دنیا ایسی تنگ ہے جیسے بچہ کے لئے ماں کا شکم جس وقت بچہ ماں کے شکم سے علیحدہ ہوتا ہے تو اس مکان کی جدائی کا اس کو بڑا غم ہوتا ہے اور روتا ہے پھر جب دنیا کو روشن اور بہت بڑی دیکھتا ہے اور دودھ پیتا ہے تو خوش ہوتا ہے (اور سمجھتا ہے کہ پہلا مکان نہایت تنگ اور نہایت اندھیرا تھا اور رہنے کے لائق نہ تھا) اور اسی طرح مؤمن دنیا سے نکلنے کو بُرا

۳۴۰۔ أخرجه ابن أبي الدنيا من مرسل سليم بن عامر الجبائي مرفوعا (منه) المغني عن حمل الاسفار ٤: ٤٨١ - اتحاف السادة المتقين ١٠: ٣٨٤.

جانتا ہے اور موت سے ڈرتا ہے لیکن جب دنیا کو چھوڑ کر دوسرے عالم میں جائے گا اور اس کی بڑائی اور خوبی دیکھے گا تب سمجھے گا کہ دنیا بہت تنگ اور خراب جگہ تھی اور رہنے کے لائق ہرگز نہ تھی اور دنیا میں دوبارہ جانے کو بھی کبھی پسند نہ کرے گا جس طرح بچہ دنیا میں آنے کے بعد ماں کے شکم میں جانے کو پسند نہیں کرتا۔

باب
زندوں کے اعمال مردوں کو دکھائے جاتے ہیں

زندوں کے اعمال مردوں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں

(حدیث) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ إن أعمالکم تعرض علی أقاربکم وعشائرکم من الأموات فإن کان خیرا استبشروا به وإن کان غیر ذلك قالوا اللّهم لاتمتهم حتی تهدیهم کما هدیتنا. (۳۴۱)

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے اعمال دکھائے جاتے ہیں تمہارے قرابت دار اور محلّہ والوں کو جو انتقال کر چکے ہیں پس اگر تمہارے اعمال نیک ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر نیک نہیں ہیں تو وہ سب کہتے ہیں اے اللہ ان کی جان نہ قبض کر جب تک کہ تو ان کو ہدایت نہ کرے جیسا ہم کو ہدایت کیا۔

بُرے اعمال کر کے حضور اور والدین کو اذیت نہ پہنچاؤ

(حدیث) من حدیث عبدالغفور بن عبدالعزیز عن أبیه عن جده قال

---

۳۴۱ - أخرجه أحمد والحکیم الترمذی فی نوادرالأصول وابن منده (منه) المعجم الکبیر للطبرانی - اتحاف السادة المتقین ۱۰: ۳۷۵، ۳۹۴. تفسیر ابن کثیر ۴: ۱۴۷. المغنی عن حمل الاسفار ۴: ۳۸۱ - کنز العمال ۴۳۰۲۹ - جمع الجوامع ۶۲۳۲، ۶۲۳۳ - الحاوی للفتاوی ۲: ۳۰۳، ۳۰۴ - کشف الخفاء للعجلونی ۲: ۴۹۹

قال رسول اللهﷺ تعرض الأعمال يوم الإثنين والخميس على الله و تعرض على الأنبياء وعلى الآباء والأمهات يوم الجمعة فيفرحون بحسناتهم وتزداد وجوههم بياضا وإشراقا فاتقوا الله ولاتؤذوا موتاكم. ۳۴۲ـ

(ترجمہ) روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بندوں کے اعمال سوموار اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور جمعہ کو انبیاء اوران کے ماں باپ کے سامنے پیش کرتے ہیں نیکیوں کو دیکھ کر یہ سب لوگ خوش ہوتے ہیں۔ اور ان کے چہرے روشن ہو جاتے ہیں پس اے لوگو اللہ سے ڈرو اور مردوں کو تکلیف مت دو یعنی بُرے کام نہ کرو کہ اس کو دیکھ کر ان کو صدمہ اور رنج پہنچے۔

باب
روح کو جنت میں جانے سے کون سی چیز روکتی ہے

والدین کی وفات کے بعد والدین کے حقوق

(حدیث) عن أبي أسيد الساعدي قال جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال يا رسول اللهﷺ هل بقي علي من بروالدي شئ أبرهمابه بعد موتهما؟ قال نعم أربع خصال بقين عليك الدعاء وإنفاذ عهديهما وإكرام صديقهما وصلة الرحم التي لارحم لك إلامن قبلهما. ۳۴۳ـ

۳۴۲ـ أخرجه الحكيم الترمذي في نوادره (منه).

۳۴۳ـ أخرجه أبو داؤد وابن حبان (منه) سنن الترمذي ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، سنن ابن ماجه ۲۴۱۳ – السنن الكبرى للبيهقي ٦: ٤٩٠، ٧٦ – ٢٥:٩ – المستدرك للحاكم ٢: ٢٦، ٢٧ – بدائع المنن للساعاتي ١٣٨٩، ٥٤٨ – المعجم الصغير للطبراني ٢: ١٣٣ – مسند الشافعي ٣٦٢ – الترغيب والترهيب للمنذري ٢: ٦٠٦ – كنز العمال ١٥٤٨٨ – شرح السنة للبغوي ٢٠٢: – مشكاة المصابيح ٢٩١٥ – حلية الاولياء لابي نعيم ٩: ١٥ – كشف الخفاء للعجلوني ٢: ٤٤٧ – الفوائد المجموعة ٢٦٨ – الكامل في الضعفاء لابن عدي ٥: ١٦٩٨.

(ترجمہ) روایت ہے ابی اسید رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ انتقال کر چکے کوئی صورت ایسی ہو سکتی ہے کہ میں اپنے ماں باپ پر احسان کروں آپ نے فرمایا ہاں چار طریقہ سے تو ان کے ساتھ احسان کر سکتا ہے ایک تو ان کے حق میں دعا کرنا دوسرے جو وصیت یا نصیحت تم کو کی ہے اس پر قائم رہنا تیسرے جو دوست ان کے ہیں ان کی تعظیم اور عزت کرنا چوتھے جو ان کا خاص قرابت والا ہے اس کے ساتھ محبت اور میل جول رکھنا۔

مؤمن کی روح قرضہ کی قید میں مقید ہوتی ہے

(حدیث) عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ نفس المؤمن معلقة بدینہ حتی یقضی عنہ۔ ۳۴۴۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مومن کی روح مقید ہے اس کے قرض میں (جب کوئی مومن مرا اور اس کے ذمہ قرض تھا اور وارثوں نے اس کا قرض ادا نہ کیا تو) اس کی روح جنت میں نہ جائے گی جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے گا۔

مقروض کا حضور بھی جنازہ پڑھائیں تو فائدہ نہ ہوگا

(حدیث) عن انس رضی اللہ عنہ قال کنا عند النبی ﷺ فاتی برجل یصلی علیہ فقال ھل علی صاحبکم دین قالوا نعم قال فما ینفعکم ان اصلی علی رجل روحہ مرتھن فی قبرہ لایصعد روحہ الی السماء فلو ضمن رجل دینہ قمت فصلیت علیہ فان صلاتی تنفعہ۔ ۳۴۵۔

(ترجمہ) روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ آیا تاکہ آپ اس کی نماز پڑھیں آپ نے پوچھا کیا اس پر کسی

۳۴۴۔ أخرجه الترمذی و ابن ماجه والبیهقی قال العلماء معلقة أی محبوسة من مقامها الکریم (منه)

۳۴۵۔ أخرجه الطبرانی (منه).

کا قرض ہے لوگوں نے کہاہاں آپؐ نے فرمایااس کی روح قرض کے قید میں ہے آسمان تک نہیں جاسکتی میری نماز سے اس کو فائدہ نہ پہنچے گاالبتہ اگر کوئی اس کے قرض ادا کرنے کا ذمہ دار بنے تو میں نماز پڑھوں اور میری نماز اس کو نفع دے۔

قرضہ کی وجہ سے میت عذاب میں چلی گئی

(حدیث) عن سمرة بن جندب رضی اللّٰه عنه أن النبی ﷺ صلی صلاة الصبح فقال أههنا أحد من بنی فلان فإن صاحبکم قدأحتبس عند باب الجنة بدین علیه فإن شئتم فافدوه وإن شئتم فأسلموه إلی عذاب اللّٰه. ۳۴۶؎

(ترجمہ) روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ایک دن نماز صبح کے بعد فرمایا کہ فلاں قبیلہ کا کوئی آدمی یہاں موجود ہے اس کا مردہ قرض کی وجہ سے جنت کے دروازہ پر روکا گیا ہے اور وہ تمہارے قبضہ میں ہے اگر اس کا قرض ادا کرو گے تو اس کی نجات ہے ورنہ اس پر عذاب ہوگا۔

مقروض کا حضور ﷺ نے جنازہ نہ پڑھایا

(حدیث) عن جابر رضی اللّٰه عنه ان رجلامات وعلیه دین دیناران فلم یصل علیه النبی ﷺ فتحملهما أبو قتادة فصلی علیه ثم قال له بعدذلك بیوم مافعل الدینا ران ؟ قال إنما مات أمس فعاد علیه من الغد فقال قد قضیتهما فقال الآن بردت علیه جلدته. ۳۴۷؎

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے وفات پائی اس پر کسی کے دو دینار قرض تھے نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی جب ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کا قرض اپنے ذمہ لیا تو آپ نے نماز پڑھی پھر دوسرے دن آپ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے قرض ادا کیا یا نہیں کہا ابھی کل

۳۴۶؎ أخرجه الطبرانی فی الأوسط (منه) مصنف عبدالرزاق ۱۵۲۶۳.

۳۴۷؎ أخرجه احمدوالبیهقی (منه) مسند احمد بن حنبل ۳:۳۳۰ مصنف ابن ابی شیبه ۳:۳۷۲ –مجمع الزوائد للهیثمی ۳:۳۶ ٤:۱۲۷ (منه).

تو وہ فوت ہوا تو آپ ﷺ نے اگلے دن پھر پوچھا پھر ابو قتادہ نے کہا ادا کیا آپ نے فرمایا اب اس کی روح خوش ہوئی۔

وارث مقروض میت کا پہلے قرضہ اتاریں

(حدیث) عن سعید بن الأطول قال مات أبونا وترك ثلاثمائة درهم وعیالا ودینا فأردت أن أنفق علی عیاله فقال رسول الله ﷺ إن أباك محبوس بدینه فاقض عنه. ۳۴۸ ؎

(ترجمہ) روایت ہے سعید ابن اطول رضی اللہ عنہ سے کہ میرے باپ کا انتقال ہو گیا اور تین سو درہم اور اولاد اور قرض چھوڑا میں نے ارادہ کیا کہ درہم کو اولاد پر خرچ کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیرا باپ قرض میں مقید ہے اس کا قرض ادا کرو۔

بغیر قرض اتارے جنت میں داخلہ مشکل ہے

روایت ہے کتاب مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ میں شیبان بن حسن رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میرے باپ اور عبدالواحد جہاد کے واسطے گھر سے روانہ ہوئے راستہ میں ایک کنواں ملا جو چوڑا اور بہت گہرا تھا اس میں سے آواز بھنبھناہٹ کی آئی ان میں سے ایک آدمی کنوئیں میں اترا دیکھا کہ ایک شخص پانی کے اوپر تختہ پر بیٹھا ہے انہوں نے پوچھا تو کون ہے جن ہے یا انسان ہے کہا میں انسان ہوں پھر پوچھا تو یہاں کیوں بیٹھا ہے اس نے جواب دیا کہ میں شہر انطاکیہ کا رہنے والا ہوں میں دنیا سے انتقال کر چکا ہوں مجھ پر قرض ہے اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قید کیا ہے میرے لڑکے انطاکیہ میں ہیں انہوں نے مجھ کو اپنے دل سے بھلا دیا اور میرا قرض ادا نہ کیا یہ سن کر وہ آدمی کنوئیں سے نکلا اور اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو پہلے اس کا قرض ادا کریں اس کے بعد جہاد کریں گے غرض کہ دونوں آدمی انطاکیہ کی طرف گئے اور قرض ادا کر کے لوٹے جب اس کنوئیں کے پاس آئے تو نہ کنواں دیکھا نہ کنوئیں کا کوئی نشان پایا رات کو یہاں سو رہے خواب میں وہ آدمی آیا

---

۳۴۸ ؎ اخرجه احمد. (منه)

کہنے لگا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو نیک بدلہ دے کہ تم نے میرا قرض ادا کیا اب اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جنت میں جگہ دی اور اجازت دی کہ میں جہاں چاہوں سیر کروں۔

بغیر وصیت کے مرنے والے کی سزا

(حدیث) عن جابر رضی اللّٰہ عنہ مرفوعا امن مات علی غیر وصیة لم یؤذن له فی الکلام إلی یوم القیامة قالوا یا رسول اللّٰہ ویتکلمون قبل یوم القیامة؟ قال نعم ویزور بعضهم بعضا. ۳۴۹ـ

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بغیر وصیت کے مرے گا اس کو دوسرے مردوں سے کلام کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی (یعنی مانند گونگے کے قیامت تک رہے گا) اصحاب نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ مردے بھی آپس میں کلام کرتے ہیں فرمایا ہاں کلام کرتے ہیں اور ملاقات کرنے بھی جاتے ہیں۔

باب
زندہ کی روح مردوں کی ارواح سے ملاقات کرتی ہے

زندوں اور مردوں کی ارواح ملاقات کرتی ہیں

علامہ ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے کہ خواب میں زندے اور مردوں کی ارواح کی ملاقات کے بارے میں بے شمار دلیلیں موجود ہیں اور اس ملاقات کے متعلق واقعات وروایات ایسے معتبر اور پرہیزگار لوگوں نے بیان کی ہیں کہ اس کے تسلیم کرنے اور مان لینے کے بغیر کوئی چارہ نہیں پس جس طرح زندوں کی ارواح آپس میں خواب میں ملاقات کرتی ہیں اسی طرح زندے اور مردے کی بھی ارواح آپس میں ملاقات کرتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَللّٰهُ يتوفى الْاَنفُسُ

۳۴۹ـ أخرجه ابو أحمد والحاكم فی الكنى (منه).

حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى یعنی اللہ قبض کر لیتا ہے روحوں کو ان کے مرنے کے وقت اور جو مرے نہیں ہیں ان کی روحیں ان کے سوتے وقت تو جن کی نسبت موت کا فیصلہ ہو چکا ہے ان کو روک لیتا ہے اور باقی سونے والوں کو ایک وقت مقرر تک چھوڑ دیتا ہے۔

اللّٰہ یتوفی الانفس کی تفسیر

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ زندوں اور مردوں کی ارواح خواب میں ملاقات کرتی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کا حال دریافت کرتی ہیں پس اللہ تعالیٰ مردوں کی ارواح کو اپنے پاس روک لیتا ہے اور زندوں کی ارواح کو چھوڑ دیتا ہے وہ اپنے بدن میں آجاتی ہیں۔ ۳۵۰۔

روایت کی ابن ابی حاتم نے سدی رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت کی تفسیر میں۔ اور ابن قیم نے لکھا ہے کہ ایک دلیل یہ بھی ہے کہ زندہ آدمی مردے کو خواب میں دیکھتا ہے اور میت آئندہ کی بات بتاتی ہے اور اسی طرح وہ بات ہوتی ہے۔

مردہ کی بتائی بات سچ ہوتی ہے

رایت ہے ابن سیرین سے کہ مردہ خواب میں جو کچھ بتائے وہ سچ ہے کیونکہ مردہ ایسی جگہ رہتا ہے جہاں جھوٹ کا گزر نہیں۔ ۳۵۱۔

ایک مردے نے حال سنایا

روایت کی ابن ابی الدنیا اور ابن جوزی نے عیون الحکایات کہ صعب اور عوف میں بڑی دوستی تھی اور آپس میں بھائی بن گئے تھے صعب نے عوف سے کہا اے بھائی ہم دونوں میں سے جو پہلے مرے وہ خواب میں آکر اپنا حال بیان کرے پہلے

۳۵۰۔ اخرجه بقی بن مخلد وابن منده فی کتاب الروح والطبرانی من طریق سعید بن جبیر .(منه)

۳۵۱۔ قاله ابو محمد خلف بن عمرو العکبری فی فوائده.(منه)

صعب نے انتقال کیا عوف نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ پروردگار نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا انہوں نے جواب دیا میرے گناہوں کو بخش دیا پھر عوف نے پوچھا تمہاری گردن میں سیاہ داغ کیسا ہے کہا کہ میں نے دس درہم ایک یہودی سے قرض لئے تھے وہ میرے تیر دان میں رکھے ہیں تم اس کو دے دینا اور جان لو کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرے گھر میں ہوا ہے مجھ کو سب کی خبر ہے یہاں تک کہ میری بلی جو فلاں روز مری اس کی خبر بھی مجھ کو ملی اور جان لو کہ میری لڑکی چھٹے روز مر جائے گی تم لوگ اس کو نیک باتیں سیکھاؤ۔ عوف کہتے ہیں کہ میں صبح کو صعب کے مکان پر گیا پہلے تیر دان منگا کر دیکھا اس میں دس درہم ایک کپڑے میں بندھے پائے پھر یہودی کو بلا کر میں نے پوچھا کہ صعب پر تمہارا کچھ قرض ہے یہودی نے کہا اللہ رحم کرے صعب پر وہ رسول اللہ کے نیک اصحاب میں سے تھے میں نے دس درہم ان کو قرض دیئے تھے پھر میں نے وہ دس درہم یہودی کے حوالہ کئے اور گھر والوں سے میں نے دریافت کیا کہ صعب کے بعد تم پر کیا گزری جو باتیں صعب نے خواب مجھ کو بتائی تھیں ان سب باتوں کو گھر والوں نے بیان کیا اور بلی کے مرنے کا بھی حال بیان کیا پھر میں نے پوچھا کہ میرے بھائی صعب کی لڑکی کو لاؤ جب وہ آئی میں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ بخار میں مبتلا تھی میں نے اس کو نیک باتیں سنائیں چھٹے روز وہ انتقال کر گئی۔

حضرت ثابت بن قیسؓ کی شہادت کے بعد کرامت

روایت ہے دلائل النبوۃ میں کہ ثابت بن قیس یمامہ میں شہید ہوئے اور قیمتی زرہ پہنے ہوئے تھے ایک مسلمان ان کے بدن سے زرہ اتار کر لے گیا وہاں دوسرا مسلمان سوتا تھا ثابت نے خواب میں آکر اس سے کہا کہ میں تجھ سے دو وصیت کرتا ہوں خبردار اس کو بھولنا نہیں اور اس کو جھوٹا خواب نہ سمجھنا پہلی وصیت یہ کہ جب میں شہید ہوا تو ایک مرد مسلمان نے میری زرہ اتار لی اس کا مکان اس محلّہ کے فلاں کنارے پر ہے اس کے دروازہ پر گھوڑا لمبی رسی سے بندھا چرتا ہے

زرہ گھر میں رکھ کر اوپر سے ہانڈی کے اوپر اونٹ کا کجاوہ رکھا ہے تم خالد بن ولید کے پاس جاکر کہنا کہ کسی آدمی کو بھیج کر وہاں سے زرہ منگالیں۔ دوسری وصیت یہ کہ جب تو مدینہ میں پہنچے تو امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر کہنا کہ مجھ پر اس قدر قرض ہے اور میرے دو غلام ہیں یعنی غلام کو بیچ کر میرا قرض ادا کریں جب مرد مسلمان خواب سے اٹھا تو خالد بن ولید کے پاس یہ حال بیان کیا خالد نے آدمی بھیج کر زرہ منگالی پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور خواب کا حال بیان کیا امیر المؤمنین نے اس کی وصیت کے بموجب غلام بیچ کر اس کا قرض ادا کیا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی کرامت ہے کہ بعد مرنے کے ان کی وصیت جاری کی گئی۔

جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے حضور ﷺ نے آپ کو افطار کی دعوت دی تھی

(حدیث) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما أن عثمان رضی اللہ عنه أصبح فحدث فقال إني رأيت النبي ﷺ الليلة في المنام فقال ياعثمان أفطر عندنا فأصبح عثمان صائما فقتل من يومه. ۳۵۲

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن بعد نماز صبح کے فرمایا کہ رات، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ نے فرمایا اے عثمان آج شام کو ہمارے پاس تم روزہ افطار کرنا اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ سے تھے اور اسی دن شہید ہوئے۔

۳۵۲۔ أخرجه الحاكم في المستدرك والبيهقي في الدلائل (منه) المستدرك للحاكم ۳:۱۰۳- مصنف ابن ابی شیبه ۱۱:۷۶، ۱۴:۵۹۲ الطبقات الكبرى لابن سعد ۳:۱:۲۵- المطالب العاليه لابن حجر ۴۴۳۸ البداية والنهاية ۷:۱۸۲.

اس عورت کے جسم پر صرف صدقہ کا چیتھڑا تھا

روایت کی حاکم نے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کے پاس ایک عورت آئی اور کہا آپ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرا ہاتھ درست کردے پوچھا کہ تیرے ہاتھ کو کیا ہو گیا ہے اس نے کہا میرا باپ بڑا سخی اور مالدار تھا اور میری ماں بڑی بخیل تھی میں نے اس کو کسی غریب کو کچھ دیتے ہوئے نہیں دیکھا البتہ ایک دن ہم نے گائے ذبح کی میری ماں نے اس کی چربی ایک مسکین کو دے دی اور ایک کپڑا چھوٹا سا اس کو پہنا دیا پھر میرے ماں باپ مر گئے میں نے باپ کو خواب میں دیکھا کہ ایک نہر پر بیٹھ کر لوگوں کو پانی پلاتا ہے میں نے پوچھا اے باپ میری ماں کو آپ نے دیکھا ہے کہا نہیں میں اس کو تلاش کرنے لگی دیکھا کہ ایک جگہ ننگی کھڑی ہے اس کے بدن پر صرف وہی چھوٹا کپڑا ہے جو مسکین کو دیا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہی چربی ہے اس کو چاٹتی ہے اور پیاس پیاس پکارتی ہے میں نے کہا اے ماں میں تیرے لئے پانی لاتی ہوں میں اپنے باپ کے پاس گئی اور ایک پیالہ پانی لا کر پلایا پھر کسی نے میرے باپ کے پاس جا کر کہا کہ فلاں عورت کو کس نے پانی پلایا باپ نے جواب دیا کہ جس نے پانی پلایا اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ بیکار کردے جب میں خواب سے اٹھی تو اپنا ہاتھ بیکار پایا۔

حضور ﷺ کو شہادت حسین رضی اللہ عنہ کا غم

روایت ہے دلائل النبوۃ میں سلمی نے کہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی دیکھا کہ وہ روتی ہیں میں نے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ روتے ہیں اور آپ کے سر اور داڑھی پر مٹی پڑی ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کیا حال ہے آپ نے فرمایا میں میدان کربلا میں گیا تھا میرے نواسہ حسین علیہ السلام کو ظالموں نے شہید کر ڈالا۔

سچے اور جھوٹے خواب کی پہچان

(فائدہ) شیخ عزالدین نے لکھا ہے کہ جب تک روح بدن میں رہتی ہے انسان جاگتا ہے اور جب نکل جاتی ہے تو سو جاتا ہے پھر یہ روح سیر کرتی ہے تو اگر آسمان تک پہنچ گئی ہے تو اس وقت جو خواب دیکھتی ہے وہ صحیح ہوتا ہے کیونکہ شیطان کا گزر آسمان میں نہیں اور اگر آسمان سے نیچے رہ کر خواب دیکھتی ہے تو یہ خواب جھوٹا ہوتا ہے کیونکہ شیطان کے وسوسہ کا یہ خواب ہوتا ہے۔ پھر جب روح بدن میں آجاتی ہے تو انسان جاگ جاتا ہے۔

روح کا جسم سے تعلق کیسے ہوتا ہے

اور عکرمہ اور مجاہد نے کہا ہے کہ خواب میں روح نکل جاتی ہے لیکن اس طرح کا تعلق بدن کے ساتھ قائم رہتا ہے جس طرح آفتاب کی روشنی زمین پر گرتی ہے اور تمام عالم روشن ہو جاتا ہے لیکن روشنی کا تعلق آفتاب کے ساتھ بذریعہ شعاع یعنی کرن کے قائم رہتا ہے اگر یہ تعلق قائم نہ رہے تو آفتاب سیاہ ہو جائے البتہ جب سونے میں روح قبض کر لیتے ہیں تو روحانی تعلق بدن سے الگ ہو جاتا ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ آدمی کس طرح سے خواب میں دیکھتا ہے کہ میں خراسان اور شام اور نئے نئے ملک میں پہنچ گیا ہوں جواب دیا کہ روح سیر کرتی ہے اور روح کا تعلق نفس کے ساتھ قائم رہتا ہے پھر جب نفس روح کو کھینچتا ہے تو انسان جاگ اٹھتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب

وہ حضرات جنہوں نے مردوں کو خواب میں دیکھا اور گفتگو کی

کتاب المنامات لابن ابی الدنیا

خواب میں مُردوں سے ملاقات کرنے اور ان سے حالات دریافت کرنے اور

جواب دینے کے بارے میں بے شمار روایات وارد ہیں ابن ابی الدنیا نے اس مضمون پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام کتاب المنامات ہے میں بطور نمونہ کے چند روائتیں یہاں بیان کرتا ہوں تاکہ کتاب درازنہ ہو۔

ابھی ابھی اپنا حساب دیکر فارغ ہوا ہوں

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے کہ جب امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا مجھ کو ہمیشہ تمنا رہتی تھی کہ اللہ تعالیٰ خواب میں ان کے حال سے مجھ کو آگاہ کرے میں نے ایک بار عالی شان محل دیکھا اور پوچھا کہ یہ کس کا مکان ہے لوگوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مکان سے نکل آئے میں نے خیریت پوچھی فرمایا اگر میرا رب غفور رحیم نہ ہوتا تو میں برباد ہو جاتا میں نے پوچھا آپ پر کیا حالت گزری کہا مجھے انتقال کئے کتنے دن ہوئے میں نے کہا بارہ برس گزر گئے فرمایا ابھی اپنا حساب دے کر فارغ ہوا ہوں۔ (ابن ابی الدنیا فی المنامات)

جو نیک کام سچی نیت سے کیا جائے وہی افضل ہے

روایت ہے عبدالملک سے کہ میں نے دیکھا عامر بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرنے کے بعد اور پوچھا کہ تم کیسے ہو کہا بہت اچھا ہوں پھر میں نے پوچھا کہ تمام نیکیوں سے تم نے کون سی نیکی سب سے افضل پائی کہا جو نیک کام سچی نیت سے کیا جائے وہی سب سے افضل ہے۔

آخرت کے بارے میں کیسا ہونا چاہئے

روایت ہے ابو عبداللہ سے کہ میرے چچا کا انتقال ہوا میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہتے تھے کہ دنیا سراسر دھوکا ہے اور آخرت نیک کام کرنے والوں کے واسطے خوشی کا گھر ہے اور مضبوط عقیدہ کے برابر اور مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے برابر کوئی چیز نہیں دیکھی اور نیک کام کو ہلکی بات نہ سمجھو اور جو اچھا کام کرو سمجھ لو کہ یہ میرا آخری کام ہے۔ (ابن ابی الدنیا فی المنامات)

فلاں کو میرا ایک درم کا قرضہ ادا کردو

روایت ہے میمون کردی سے کہ میں نے عروہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا انہوں نے کہا کہ فلاں پانی پلانے والے کا میرے ذمہ ایک درم باقی ہے وہ درم میرے گھر میں طاق میں رکھا ہے اس کو لے جا کر اس کو دے دو صبح کو میں نے پانی پلانے والے سے ملاقات کر کے پوچھا کہ عروہ کے ذمہ تیرا کچھ باقی ہے اس نے کہا ہاں ایک درم باقی ہے میں عروہ کے گھر گیا اور طاق سے درم لے کر اس کے حوالہ کیا۔ (ابن ابی الدنیا فی المنامات)

میں نے سب کچھ لا الہ الا اللہ کی کثرت سے پایا

روایت ہے کوفہ کے ایک رہنے والے سے کہ میں نے سوید بن عمرو کو مرنے کے بعد دیکھا کہ نہایت اچھی حالت میں شان و شوکت کے ساتھ ہیں میں نے پوچھا کہ اے سوید یہ درجہ آپ نے کس طرح پایا فرمایا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بہت پڑھتا تھا تم بھی پڑھا کرو اور کہا کہ داؤد طائی اور محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کلمہ کی بدولت پایا جو کچھ پایا۔ (ابن ابی الدنیا فی المنامات)

ہم اعمال کی فضیلت جانتے ہیں مگر نہیں کر سکتے

روایت ہے شعب الایمان میں کہ مطرف بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک بار ایک قبرستان میں گیا اور ایک قبر کے پاس دو رکعت [۱] نماز ہلکے طور سے پڑھ کر سو گیا اس قبر کے مردے نے کہا تم نے دو رکعت نماز پڑھی اور دل میں خیال کیا کہ بہت مختصر اور ہلکی پڑھی میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا کہ تم لوگ عمل کرتے ہو لیکن اس کی فضیلت نہیں جانتے اور ہم لوگ فضیلت جانتے ہیں لیکن عمل نہیں کر سکتے اگر تمہاری نماز کے مثل ہم لوگ دو رکعت پڑھ سکتے تو یہ نماز ہمارے حق میں تمام دنیا سے افضل اور بہتر ہوتی پھر میں نے پوچھا کہ اس

---

[۱] اکثر قبرستان میں ایک چھوٹی سی مسجد نماز کے لئے بنی رہتی ہے اس میں نماز پڑھ کر میت کو ثواب پہنچاتے ہیں۔ (منہ)

قبرستان میں کون لوگ ہیں کہا کل مسلمان ہیں اور سب نیک کار ہیں میں نے پوچھا سب سے افضل کون ہے ایک قبر کی طرف اشارہ کیا میں نے اپنے دل میں کہا یا اللہ اس مردے کو ظاہر کر تا کہ میں اس سے بات کروں ناگاہ قبر شق ہوئی ایک نوجوان نکلا (یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی بعید نہیں۔ کلامِ مجید میں اصحاب کہف اور عزیر علیہ السلام کا قصہ یاد کر لیا جائے) میں نے پوچھا تم ان سب میں افضل ہو کہا ہاں یہ لوگ ایسا ہی کہتے ہیں میں نے پوچھا کس عمل کی بدولت تم نے ایسا درجہ پایا تمہاری عمر کم ہے یہ گمان نہیں ہوتا کہ حج اور عمرہ اور جہاد اور دوسرے اعمال کے زیادہ کرنے سے تم کو یہ درجہ ملا ہوگا جواب دیا کہ مجھ پر مصیبتیں بہت نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو صبر کی توفیق عطا فرمائی جس کے سبب سے مجھ کو یہ مرتبہ ملا۔

بڑھاپے سے اللہ حیا کرتے ہیں

تاریخ بغداد میں محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قاضی یحییٰ بن اکثم کو میں نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ مجھ کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور خطاب کیا کہ اے نالائق بڈھے اگر تیری داڑھی سفید نہ ہوتی تو تجھ کو آگ میں جلا دیتا میرے تمام اعضاء خوف سے تھرتھرانے لگے اسی طرح تین بار خطاب کیا پھر جب مجھ کو افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی اے میرے پروردگار تیری طرف سے جس حدیث قدسی کی روایت مجھ کو ملی ہے وہ تو اس طرح کی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری طرف سے کون سی حدیث تجھ کو ملی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں نے عرض کی کہ

حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرزاق بن ہمام نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ابن شہاب زُہری سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے تیرے نبی ﷺ سے آپؐ نے جبرئیل علیہ السلام سے اور جبریلؑ نے تجھ سے روایت کی بے شک تو نے فرمایا مَاشَابَ لِیْ عَبْدٌ فِی الْاِسْلَامِ شَیْبَۃً

اِلَّا اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ اَنْ اُعَذِّبَهٗ بِالنَّارِ یعنی اسلام میں رہ کر میرا جو بندہ نہایت بڑھا ہو جائے تو مجھے شرم آتی ہے کہ آگ سے اس کو عذاب کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا سچ کہا عبدالرزاق نے اور سچ کہا معمر نے اور سچ کہا زہری نے اور سچ کہا انس رضی اللہ عنہ نے اور سچ کہا میرے نبی ﷺ نے اور سچ کہا جبرئیل نے اور میں نے یہ حدیث فرمائی ہے اے میرے فرشتو اس کو جنت میں لے جاؤ۔

دس لاکھ احادیث اور ان کے ساتھ درود لکھنے کا اجر

روایت ہے حفص بن عبداللہ سے کہ میں نے ابو زرعہ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان میں فرشتوں کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ان سے پوچھا کس عمل سے آپ کو یہ مرتبہ ملا کہا میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھیں اور ہر حدیث میں لکھا تھا عن النبی ﷺ اس درود کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ بخشا۔

اساتذہ حدیث کیلئے ہر حدیث پڑھانے کے بدلہ میں جنت کا محل

روایت ہے ابو القاسم ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں نے سعد رحمۃ اللہ علیہ کو جو بڑے محدث تھے خواب میں دیکھا وہ مجھ سے بار بار کہتے تھے اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ حدیث پڑھانے والوں کے واسطے ہر مجلس کے عوض میں جنت میں مکان تیار کرتا ہے۔

تین بھائیوں کی عبرت انگیز حکایت

روایت ہے ابن عساکر سے کہ صدقہ بن یزید نے ملک طرابلس میں تین قبریں بلند زمین پر دیکھیں پہلی قبر پر لکھا تھا کہ زندگی کا آرام وہ شخص نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ موت آئے گی اور ہمارا ملک ہم سے چھین لے گی اور قبر میں ہم کو سلا دے گی۔ دوسری قبر پر لکھا تھا کہ زندگی کا آرام وہ نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور اپنے کئے کا بدلہ پائے گا تیسری قبر پر لکھا تھا کہ زندگی کا آرام وہ نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ قبر ہماری جوانی کو خاک میں ملا دے گی اور

ہمارے چہرہ اور تمام اعضاء کو ریزہ ریزہ کر دے گی یہ دیکھ کر مجھ کو تعجب ہوا اور میں اس کے قریب والی آبادی میں گیا ایک بڈھے سے میں نے ان قبروں کی حالت دریافت کی اس نے کہا تین بھائی تھے ایک ان میں سے بادشاہ کا ملازم تھا اور لشکر کا سپہ سالار تھا دوسرا مالدار سوداگر تھا تیسرا درویش تھا اور رات دن عبادت کرتا تھا جب اس درویش کے انتقال کا وقت آیا تو اس کے دونوں بھائی اس کے پاس آئے اور کہنے لگے اگر تم کو کچھ وصیت کرنی ہے تو کرو اس نے جواب دیا کہ میرے پاس مال ہے نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے نہ میرے پاس کچھ اسباب ہے لیکن تم سے اس بات پر اقرار لیتا ہوں جب میں مر جاؤں تو اس ٹیلہ پر دفن کرنا اور میری قبر پر لکھ دینا کہ زندگی کا آرام وہ نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ ذرہ ذرہ کا سوال ہوگا اور اپنے کئے کا بدلہ پائے گا اس کے بعد تین دن تک برابر میری قبر کی زیارت کرنا اس سے تم کو نصیحت ملے گی پھر بعد مرنے کے دونوں نے تین دن تک برابر اس کی قبر کی زیارت کی تیسرے دن سپہ سالار نے زیارت کر کے جانے کا قصد کیا تو قبر کے اندر سے دیوار گرنے کی آواز سنی خوف سے کانپنے لگا اور ڈرتا ہوا مکان میں چلا گیا رات کو اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اے بھائی وہ کیسی آواز تھی کہا کہ فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ فلاں دن ایک مظلوم نے تجھ سے فریاد کی تھی اور تو نے اس کی مدد نہ کی یہ کہہ کر ایک گرز مارا یہ آواز اسی گرز کی تھی جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے بھائی سوداگر اور اپنے دوستوں کو بلا کر کہا کہ اب میں تم لوگوں کے درمیان نہیں رہوں گا اور بادشاہ کی صحبت اور ملازمت کی مجھ کو حاجت نہیں اسی وقت عیش و آرام دنیا کا چھوڑا اور پروردگار کی عبادت میں مشغول ہوا اور پہاڑ کا راستہ اختیار کیا جب اس کی وفات کا زمانہ آیا تو اس کا بھائی سوداگر آیا اور کہا اے بھائی اگر کچھ وصیت کرنا ہو تو کرو اس نے جواب دیا کہ میرے پاس نہ مال ہے نہ مجھ پر کسی کا قرض ہے لیکن میں تم سے اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو میرے بھائی کی قبر کے پاس مجھ کو دفن کرنا اور میری قبر پر لکھ دینا کہ زندگی کا آرام وہ نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ موت آئے گی اور

ہمارا ملک چھین لے گی اور ہم کو قبر میں سلادے گی اور تین دن تک میری قبر کی زیارت کرنا۔ پھر جب اس نے انتقال کیا تو تین دن تک قبر کی زیارت کی جب تیسرے دن زیارت کر کے جانے کا ارادہ کیا تو قبر کے اندر سے ایک ایسی آواز سنی کہ اس کا ہوش اڑ گیا اور ڈرتا ہوا مکان پر آیا رات کو خواب میں اپنے بھائی کو دیکھا تو پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے کہا اچھا ہوں توبہ سے میرے سب گناہ معاف ہو گئے میں نے پوچھا کہ میرا بھائی کیسا ہے کہا وہ نیک لوگوں کے ساتھ بڑے درجہ پر ہیں پھر میں نے پوچھا کہ میرا کیا حال ہو گا کہا جو جیسا عمل کرے گا ویسا بدلہ پائے گا تم کو لازم ہے کہ فرصت کو غنیمت جانو اور نیک عمل کا توشہ تیار کرو جب صبح ہوئی تو اس نے بھی دنیا سے منہ پھیرا اور اپنا کل مال فقراء و مساکین کو تقسیم کیا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں زندگی بسر کی جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس کا لڑکا آیا اور کہا اے باپ کچھ وصیت کیجئے باپ نے جواب دیا کہ میرے پاس مال نہیں کہ وصیت کروں لیکن تجھ سے اس بات کا اقرار لیتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو اپنے دونوں چچا کی قبر کے پاس مجھ کو دفن کرنا اور میری قبر پر لکھنا کہ زندگی کا آرام وہ نہیں پا سکتا جس کو یقین ہے کہ قبر ہماری جوانی کو خاک میں ملا دے گی اور ہمارے چہرہ اور تمام اعضاء کو ریزہ ریزہ کر دے گی اور تین دن تک برابر میری قبر کی زیارت کرنا جوان لڑکے نے تین دن تک قبر کی زیارت کی تیسرے دن قبر سے ایک آواز خوفناک سنی اور غمگین ہو کر گھر آیا رات کو اپنے باپ کو خواب میں دیکھا کہ تو بھی جلد ہمارے پاس آئے گا اپنے سفر کا سامان درست کر اور جس گھر میں تجھ کو آنا ہے اس کے واسطے مستعد ہو جا اور دنیاداروں کے مانند بے فکر نہ ہو کہ موت کے وقت تجھ کو افسوس اور شرمندگی ہو جلدی کر اور جلدی کر اور جلدی کر راوی بیان کرتا ہے کہ اس لڑکے نے جس رات کو یہ خواب دیکھا تھا اس کی صبح کو میں اس کے پاس گیا اس نے خواب کا حال مجھ سے بیان کیا اور کہا کہ میری زندگی کے تین مہینے یا تین دن باقی رہ گئے ہیں کیونکہ باپ نے تین بار مجھ سے تاکید کی کہ تیسرے دن اس نے گھر کے لوگوں کو جمع کیا اور

سب سے رخصت ہوا اور قبلہ رخ ہو کر کلمہ شہادت پڑھا اور انتقال کیا۔

باب
زندوں سے مردوں کو ایذاء اور تکلیف پہنچتی ہے

مردوں کی غیبت نہ کرو

جاننا چاہئے کہ جس طرح دنیا میں ایک کو دوسرے سے آرام یا تکلیف پہنچتی ہے اسی طرح زندوں سے مردوں کو آرام و تکلیف پہنچتی ہے اگر کوئی شخص کسی کی شکایت کرے یا پیٹھ پیچھے اس کی غیبت کرے تو سن کر اس کو صدمہ اور رنج ہوتا ہے اسی طرح مردوں کی بُرائی بیان کرنے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرشتے مقرر کئے ہیں کہ مردے کے حق میں جب کوئی بدخواہی کرتا ہے اور بُرائی بیان کرتا ہے تو فرشتے ان کو سناتے ہیں اس سے ان کو صدمہ پہنچتا ہے اسی واسطے حدیثوں میں مردہ کی بُرائی بیان کرنے کی بہت ممانعت آئی ہے آدمی کو لازم ہے کہ جب کوئی مر جائے تو اس کی خوبی اور بھلائی بیان کرے اور بُرائیوں سے درگذر کرے اس کا نام نہ لے۔

جو چیز زندگی میں اذیت دیتی ہے وہ مرنے کے بعد بھی اذیت دیتی ہے

(حدیث) عن عائشة رضی اللّٰہ عنها أن النبی ﷺ قال إن المیت یؤذیه فی قبره مایؤذیه فی بیته. ۳۵۳ ؎

(ترجمہ) روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس چیز سے مردہ اپنے گھر میں تکلیف پاتا تھا اس سے اپنی قبر میں بھی تکلیف پاتا ہے۔

مردوں کو بُرا نہ کہو وہ اپنا کیا بھگت رہے ہیں

(حدیث) عن عائشة رضی اللّٰہ عنها قالت قال رسول اللّٰہ ﷺ

---

۳۵۳ ؎ أخرجه الدیلمی (منه)

لاتسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا إلى ماقدموا. ۳۵۴ؔ

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مردہ کو برا نہ کہو وہ اپنا کیا بھگت رہے ہیں۔

مردے کا اچھائی سے ذکر کرو

(حدیث) عن صفية بنت شيبة قالت ذكر عندالنبی ﷺ هالك بسوء فقال ﷺ لاتذكر واهلكاكم إلابخير. ۳۵۵ؔ

(ترجمہ) روایت ہے صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کے پاس کسی نے ایک میت کو برائی کے ساتھ ذکر کیا آپ نے فرمایا جب میت کا ذکر کرو تو بھلائی کے ساتھ ذکر کرو۔

مردے کی برائیاں بیان نہ کرو

(حدیث) عن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال قال رسول اللّٰه ﷺ أذكروامحاسن موتاكم و كفوا عن مساوئهم. ۳۵۶ؔ

(ترجمہ) روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت کی خوبیوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں سے اپنی زبان بند کرو۔

اگر مردے جنتی ہیں تو تمہاری غیبت تمہیں ہی گناہگار کرے گی

(حدیث) عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت سمعت رسول اللّٰه ﷺ

۳۵۴ؔ أخرجه البخاری (منه) صحيح البخاری ۲: ۱۲۹، ۸: ۱۳٤ سنن النسائی ٤: ٥٣- السنن الكبری للبيهقی ٤: ٧٥- المستدرك للحاكم ١: ٣٧٥ شرح السنه للبغوی ٥: ٣٨٦- اتحاف السادة المتقين ٧: ٤٩٠ - كنز العمال ٤٢٧١٤- فتح الباری لابن حجر ١١: ٣٦٢-الاذكار النوويه ١٥١.

۳۵۵ؔ أخرجه النسائی (منه) سنن النسائی ٤: ٥٢ -اتحاف السادة المتقين ٧: ٤٩١.

۳۵۶ؔ أخرجه أبو داؤد والترمذی وابن أبی الدنيا (منه) المعجم الكبير للطبرانی ١٢: ٤٣٨.

يقول لاتذكروا موتاكم إلا بخير ان يكونوا من أهل الجنة تأثموا وإن يكونوا من أهل النار فحسبهم ماهم فيه۔ ۳۵۷ ؎

(ترجمہ) روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ میت کا تذکرہ نہ کرو مگر بھلائی کے ساتھ اگر وہ جنتی ہے تو تم گنہگار ہو گے اور اگر دوزخی ہے تو وہی اس کے لئے کافی ہے۔

مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا

روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ اگر میں کوئلہ کی آگ پر یا تیز تلوار پر چلوں یہاں تک کہ میرا پاؤں بیکار ہو جائے تو یہ مجھے پسند ہے اور مسلمان کی قبر پر قدم رکھنا پسند نہیں۔

میت کی قبر پر نہ بیٹھو

روایت ہے عمار بن حزم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا قبر سے اتر جا میت کو تکلیف نہ دے تاکہ وہ بھی تجھ کو تکلیف نہ دے یعنی تیرے لئے بددعا نہ کرے۔

قبروں پر چلنا

روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ قبر پر چلنا کیسا ہے فرمایا کہ جس طرح زندگی میں مومن کو تکلیف دینے کو میں برا جانتا ہوں اسی طرح مرنے کے بعد بھی اس کو تکلیف دینا برا جانتا ہوں۔

ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن کو مرنے کے بعد تکلیف دینا ایسا ہے جیسا زندگی میں تکلیف دینا۔

قبرستان میں پیشاب پاخانہ نہ کریں

روایت ہے کہ سلیم رحمۃ اللہ علیہ کسی قبرستان میں گئے اور ان کو پیشاب کرنے کی

---

۳۵۷ ؎ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه).

ضرورت تھی کسی نے کہا کہ پہلے آپ پیشاب کر لیں پھر زیارت کریں کہا میں مردوں سے اس طرح شرم کرتا ہوں جس طرح زندوں سے شرم کرتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان میں پیشاب یا پاخانہ کرنا نہیں چاہئے مردوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

باب
کیا کیا چیزیں میت کو قبر میں نفع دیتی ہیں

مردے ایصال ثواب کے ہر وقت محتاج رہتے ہیں

جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے اور نیکی کرنے سے وہ عاجز ہو جاتا ہے اور منتظر رہتا ہے کہ کوئی شخص اس کو نیکی پہنچائے تو عذاب سے نجات ملے ہم لوگ جس قدر کھانے پینے کے محتاج ہیں اس سے زیادہ مردہ ہماری دعا کا محتاج رہتا ہے ہم لوگ جس طرح میت کے لئے ثواب پہنچائیں نماز پڑھ کر یا روزہ رکھ کر یا صدقہ خیرات دے کر یا مسجد بنوا کر یا قرآن شریف پڑھ کر یا درود و استغفار پڑھ کر تو میت کو پورا پورا ثواب پہنچتا ہے اور ہمیں بھی اسی قدر ثواب ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ یعنی جو لوگ بعد کو آئے وہ کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے بخش دے ہم کو اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو جو ایمان کے ساتھ گذر گئے۔

مردہ قبر میں ایسا ہے جیسا کوئی دریا میں ڈوبنے والا

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مردہ اپنی قبر میں ایسا ہے جیسے دریا میں کوئی ڈوبتا اور فریاد کرتا ہو وہ منتظر رہتا ہے کہ میرا باپ یا ماں یا لڑکا یا دوست میرے واسطے دعا کرے پھر جب یہ دعا کرتے ہیں تو یہ دعا ان کو دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور جب زمین والے دعا کرتے ہیں

تو اللہ تعالیٰ پہاڑ کے مانند ثواب قبر والوں کو پہنچاتا ہے اور زندوں کا تحفہ مردوں کے لئے یہی ہے کہ ان کے لئے استغفار کریں۔

جن کو ایصال ثواب نہ کیا جائے وہ غمگین رہتے ہیں

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس گھر میں کوئی مر جاتا ہے اور گھر والے اس کی طرف سے صدقہ کرتے ہیں اس صدقہ کے ثواب کو حضرت جبرئیل نور کے طبق میں رکھ کر اس کی قبر پر لے جاتے ہیں اور کھڑے ہو کر کہتے ہیں اے قبر والو یہ تحفہ تمہارے گھر والوں نے تم کو بھیجا ہے اس کو قبول کرو پس مردہ خوش ہوتا ہے اور اپنے ہمسایہ کو خوشخبری سناتا ہے اور اس کے ہمسائے جن کو کوئی تحفہ نہیں پہنچا ہے غمگین رہتے ہیں۔

مردے کو حج کا پورا ثواب پہنچتا ہے

روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی طرف سے حج کرے تو اللہ تعالیٰ حج کرنے والے کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ان دونوں کو پورے پورے حج کا ثواب ملتا ہے بغیر کمی کے۔

اعمال صالحہ عذاب قبر کے سامنے ڈھال بنتے ہیں

(حدیث) عن كعب رضى الله عنه قال إذا وضع العبد الصالح فى قبره احتوته أعماله الصالحة الصلوة والصيام والحج والجهاد والصدقة وتجيء ملائكة العذاب من قبل رجليه فتقول الصلوة إليكم عنه لاسبيل لكم عليه فقدأطال بى القيام لله فيأتونه من قبل رأسه فيقول الصيام لاسبيل لكم عليه فقدأطال ظمأه لله تعالى فى دار الدنيا فيأتونه من قبل جسده فيقول الحج والجهاد إليكم عنه فقدأنصب نفسه وأتعب بدنه وحج وجاهد لله فلاسبيل لكم عليه فيأتونه من قبل يديه فتقول الصدقة كفواعن صاحبى فكم من

صدقة خرجت من هاتين اليدين حتى وقعت في يدالله ابتغاء وجهه فلاسبيل لكم عليه فيقال هنالك طبت حيا وطبت ميتا وتأتيه ملائكة الرحمة فتفرشه فراشامن الجنة ودثارا من الجنة ويفسح له في قبره مدبصره ويؤتى بقنديل من الجنة فيستضيء بنوره إلى يوم يبعثه الله من قبره. ۳۵۸ ؎

(ترجمہ) روایت ہے کعب رضی اللہ عنہ سے کہ جب نیک بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال نماز روزہ حج جہاد صدقہ اس کے پاس آتے ہیں اور عذاب کے فرشتے اس کے پیر کی طرف سے آتے ہیں نماز کہتی ہے کہ تم اس سے دور ہو جاؤ ادھر سے تمہارا راستہ نہیں اس پیر سے مسجد میں آیا ہے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی ہے پھر سر کی طرف سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے ادھر سے تمہارا راستہ نہیں ہے اس نے دنیا میں اللہ کے واسطے بھوک پیاس کی تکلیف اٹھائی ہے پھر دوسری طرف سے آتے ہیں تو حج اور جہاد کہتے ہیں کہ تم اس سے دور ہو جاؤ اس نے اپنے اوپر بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں اور اللہ کے واسطے حج و جہاد کئے ہیں ادھر سے تمہارا راستہ نہیں ہے پھر اس کے ہاتھ کی طرف سے آتے ہیں صدقہ کہتا ہے کہ تم اس سے دور رہو اس نے ان ہاتھوں سے صدقہ دیا ہے ادھر سے تمہارا راستہ نہیں ہے اس کے بعد غیب سے آواز آتی ہے کہ تجھ کو مبارک ہو زندگی میں تو اچھا تھا مرنے کے بعد بھی اچھا ہے رحمت کے فرشتے جنت سے فرش لاتے ہیں اور اس کی قبر میں بچھاتے ہیں اور جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک اس کی قبر کشادہ کی جاتی ہے اور نور کی قندیل جنت سے لا کر اس کی قبر میں رکھتے ہیں اور قیامت تک قبر روشن رہتی ہے۔

نیک اعمال کہتے ہیں ہم تجھے جنت میں پہنچائیں گے

روایت میں ہے کہ قبر میں جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے وہ جنت کو دیکھتا ہے اور اس کی خوشبو پاتا ہے اور اس کے نیک اعمال کہتے ہیں کہ ہمارے لئے

۳۵۸ ؎ أخرجه ابن أبي الدنيا (منه).

تو نے دنیا میں تکلیف اٹھائی آج ہم تیرے ساتھ رہیں گے یہاں تک کہ تجھ کو جنت میں پہنچائیں گے۔

صدقہ کا ثواب مردہ کو پہنچتا ہے (صحیح حدیث)

(حدیث) عن ابن عباس رضي الله عنهما أن سعد بن عبادة توفيت أمه و هو غائب فأتى رسول الله ﷺ فقال يا رسول الله إن أمي ماتت وانا غائب فهل ينفعها إن تصدقت عنها؟ قال نعم قال فإني أشهدك أن حائطي صدقة عنها. ۳۵۹۔

(ترجمہ) روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی ماں نے انتقال کیا اور سعد رضی اللہ عنہ سفر میں تھے جب مکان پر آئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میری ماں نے انتقال کیا اور میں سفر میں تھا تو اگر میں کچھ صدقہ دوں تو اس کو ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں ملے گا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا آپ گواہ رہیں کہ میں نے اپنا باغ ماں کے واسطے صدقہ کیا۔

ایصال ثواب میں بہترین صدقہ پانی پلانا ہے

(حدیث) وفي رواية قال عبادة فأى الصدقة أفضل ؟ قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لأم سعد. ۳۶۰۔

(ترجمہ) ایک روایت میں ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے آپ نے فرمایا پانی سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور کہا یا اللہ یہ کنواں سعد کی ماں کی طرف سے ہے۔

مردوں کے نزدیک ایصال ثواب کی قدر

روایت ہے ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے کہ میں ملک شام سے بصرہ میں آیا اور غسل کر

۳۵۹۔ أخرجه البخاري (منه) مشكاة المصابيح ۱۹۵۰.

۳۶۰۔ أخرجه أحمد والأربعة. (منه)

کے رات کو ایک قبر کے قریب دو رکعت نماز پڑھی اور اس کا ثواب بخش دیا اور ایک قبر سے تکیہ لگا کر سو رہا میت نے شکایت کی کہ تم نے آج ہم کو تکلیف دی تم لوگ عمل کرتے ہو اور اس کے ثواب کا حال نہیں جانتے اور ہم لوگ ثواب کا حال جانتے ہیں لیکن عمل نہیں کر سکتے دو رکعت جو تم نے پڑھی وہ ہمارے واسطے سارے جہاں سے افضل ہے پھر میت نے کہا اللہ تعالیٰ دنیا والوں کو خوش رکھے کیونکہ ان کی دعا سے پہاڑ کے برابر ہم کو نور ملتا ہے تم ان کو ہمارا اسلام کہنا۔ ۳۶۱ ـ

پہاڑوں کے برابر نیکیاں

(حدیث) عن أبی سعید الخدری رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ یتبع الرجل یوم القیامة من الحسنات أمثال الجبال فیقول أنی هذا؟ فیقال باستغفار ولدك لك. ۳۶۲ ـ

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن مومن کے ساتھ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی وہ کہیں گے (دنیا میں تو ہم نے اس قدر نیکیاں نہیں کی تھیں) اس قدر ثواب کہاں سے آیا آواز آوے گی کہ تیرے لڑکے نے تیرے واسطے استغفار پڑھا تھا یہ وہی نیکیاں ہیں۔

وفات کے بعد میت کے پہنچنے والے نیک عمل

(حدیث) عن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ إن مما یلحق المؤمن من حسناته بعد موته علما نشره أو ولدا صالحا ترکه أو مصحفا ورثه أو مسجدا بناه أو بیتا لابن السبیل بناه أو نهرا أجراه أو صدقة أخرجها من ماله فی صحته تلحقه بعد موته. ۳۶۳ ـ

(ترجمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

۳۶۱ ـ أخرجه ابن أبی الدنیا ۳۸۱ .(منه)

۳۶۲ ـ أخرجه الطبرانی فی الأوسط (منه) مجمع الزوائد للهیثمی.

۳۶۳ ـ أخرجه ابن ماجة وابن خزیمة(منه).

نے ارشاد فرمایا بے شک نیکی کا ثواب مومن کی موت کے بعد جاری رہتا ہے وہ علم ہے جو اس نے پھیلایا ہو نیک بیٹا جو اس نے چھوڑا پھر قرآن پاک جو اس نے وراثت میں چھوڑا ہو، مسجد بنوائی، مسافروں کے لئے کوئی سرائے سوائی، کوئی نہر جاری کروائی یا صدقہ جو اس نے اپنی صحت میں اپنے مال سے نکالا ہو تو اس کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو ملتا رہے گا۔

تعلیم علم دین کا ثواب قیامت تک پہنچتا رہے گا

(حدیث) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه مرفوعا من علم آية من كتاب الله عزوجل أو بابا من علم أنمى الله أجره إلى يوم القيامة. ۳۶۴۔

(ترجمہ) روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کسی کو کچھ قرآن شریف پڑھایا یا کوئی مسئلہ بتایا تو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کو قیامت تک زیادہ کرتا ہے۔

نفلی عبادات کا ثواب مردوں کو بھی بخشا کرو

(حدیث) عن الحجاج بن دينار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من البر بعد البر أن تصلي عليهما مع صلاتك وأن تصوم عنهما مع صيامك وأن تتصدق عنهما مع صدقتك. ۳۶۵۔

(ترجمہ) روایت ہے حجاج بن دینار سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو ان کے واسطے بھی پڑھو اور جب روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب صدقہ دو تو ان کے واسطے بھی دو۔ (مطلب یہ کہ

۳۶۴۔ أخرجه ابن عساكر (منه) كنزالعمال ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۸۷۰٤، ۲۸۸۸٤، ۲۸۸۸۵، ۲۸۸۸۷ –حلية الاولياء لابي نعيم ۸: ۲۲٤ –السلسلة الصحيحة للالباني ۱۳۳۵.

۳۶۵۔ أخرجه ابن أبي شيبة (منه) ۳: ۳۸۷ –تاريخ واسط ۲۰۹ – تاريخ بغداد للخطيب البغدادي ۳: ۳۶۳.

ان نفل نماز، روزہ صدقہ کا ثواب ان کو بھی بخش دو اس طرح سے ان کو بھی ثواب مل جائے گا اور تمہارا بھی ثواب کچھ کم نہ ہوگا۔)

ایصال ثواب مردے کو کیسے پیش کیا جاتا ہے

روایت ہے بشار بن غالب رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں رابعہ کے لئے بہت دعا کرتا تھا ایک بار ان کو خواب میں دیکھا انہوں نے کہا اے بشار تمہارا تحفہ نور کے طبق میں رکھ کر ہمارے پاس بھیجا جاتا ہے جس پر حریر کا رومال ہوتا ہے میں نے کہا اس شان سے پہنچایا جاتا ہے کہا ہاں مومن کی دعا جب مردہ کے لئے قبول ہوتی ہے تو اسی طرح نور کے طبق میں رکھ کر حریر کے رومال سے ڈھانپتے ہیں اور میت کے پاس لے جا کر کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے تم کو یہ تحفہ بھیجا ہے۔ ۳۶۶ھ

قبرستان میں ایصال ثواب کا نور چمک رہا تھا

روایت کی ابن نجار نے اپنی تاریخ میں مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے غیب سے آواز آئی کہ اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جس کو قبر والے بھائیوں کے پاس بھیجا ہے میں نے کہا تم کو خدا کی قسم ہے مجھ کو بتاؤ یہ کیسا تحفہ ہے کہا ایک مومن نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے قل ھو اللہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ اس کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان بھائیوں کو میں نے بخش دیا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا اور ہماری قبروں کو کشادہ کیا۔ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ جمعہ کی رات کو اسی طرح سے دو رکعت نماز پڑھ کر مردوں کو بخشتا رہا پس میں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے مالک بن دینار جس قدر تم نے میری امت کے لئے نور کا تحفہ بھیجا ہے اس کی گنتی کے موافق اللہ

۳۶۶۔ أخرجه ابن ابی الدنیا. (منہ)

تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کی اور اسی قدر تم کو بھی ثواب دیا اور تمہارے واسطے جنت میں ایک مکان تیار کیا ہے جس کا نام منیف ہے۔

میت کی روح اپنے گھر آکر ایصال ثواب کی التجاء کرتی ہے

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے واسطے تحفہ بھیجو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کیا تحفہ بھیجیں آپ نے فرمایا مومنوں کی ارواح جمعہ کی رات کو آسمان سے دنیا کی طرف آتی ہیں اور اپنے مکان کے مقابل کھڑی ہو کر ہر ایک روح غمگین آواز سے پکارتی ہے اے میرے گھر والو اے میرے خاندان والو! اے میرے قرابت والو مہربانی کر کے ہم کو کچھ دو اللہ تم پر رحم کرے اور ہم کو یاد رکھو اور مت بھولو ہم قید خانہ میں ہیں اور بہت غم میں مبتلا ہیں پس ہم پر رحم کرو اللہ تم پر رحم کرے اور نہ بند رکھو ہم سے اپنی دعا اور صدقہ کو اور تسبیح کو شاید اللہ رحم کرے ہم پر قبل اس کے کہ تم بھی ہمارے مثل ہو جاؤ۔ افسوس ہائے شرمندگی اے اللہ کے بندو ہمارا کلام سنو اور ہم کو نہ بھولو تم جانتے ہو کہ یہ مکان جو آج تمہارے قبضہ میں ہے کل کے دن ہمارے قبضہ میں تھا اور ہم اللہ کی راہ میں کچھ خرچ نہ کرتے تھے اور اللہ کی راہ میں کچھ نہ دیتے تھے پس وہ مال ہم پر وبال ہو گیا اور دوسرے لوگ اس سے نفع لیتے ہیں اور اس کا حساب و عذاب ہم پر ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا ہر ایک روح ہزار بار مردوں اور عورتوں کو پکارتی ہے کہ مہربانی کرو ہم پر درہم سے یا روٹی کے ٹکڑے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رونے نبی ﷺ اور ہم لوگ بھی روئے۔

مردوں کو ایصال ثواب کا طریقہ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میت پر پہلے دن اور پہلی رات سے بھی زیادہ سخت وقت آتا ہے تم لوگ صدقہ دے کر اپنی میت پر رحم کرو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم صدقہ دینے کو کچھ نہ پائیں آپ نے فرمایا دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے آیت

الکرسی اور الھکم التکاثر ایک ایک بار اور قل ھو اللّٰہ گیارہ بار پڑھے جب نماز سے فارغ ہو تو ستر بار نبی ﷺ پر درود بھیجے اور اس کا ثواب میت کو تحفہ دے تو اللہ تعالیٰ اس میت کی طرف سے ستر فرشتے بھیجتا ہے ہر فرشتہ کے ساتھ لباس اور تحفہ جنت کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی قبر نورانی کرتا ہے اور لحد کشادہ کرتا ہے۔ ان دونوں روایتوں کو بیان کیا شیخ احمد مکی نے اپنے رسالہ احسن المبرات میں۔

مردوں میں ایصال ثواب کی تقسیم

حکایت: عبدالوہاب شعرانی نے نقل کیا ہے صالح مروزی سے کہ میں جمعہ کی رات کو مکان سے بہت سویرے جامع مسجد کی طرف نماز فجر کے واسطے نکلا اور دو رکعت نماز پڑھ کر ایک قبر سے تکیہ لگا کر بیٹھا اور مجھ کو نیند آگئی پس میں نے دیکھا کہ قبرستان کے تمام مُردے اپنی اپنی قبروں سے نکلے ہیں اور ایک ایک جماعت ہو کر باتیں کرتے ہیں ان میں ایک جوان میلے کپڑے پہنے غمگین بیٹھا ہے کچھ عرصہ کے بعد بہت سے طبق رومال سے ڈھانپے ہوئے اترے ہر میت ایک ایک طبق لے کر اپنی قبر میں چلا گیا پس میں نے اس جوان سے پوچھا اے اللہ کے بندے تو کیوں غمگین ہے اور یہ طبق کیسے ہیں اس نے کہا تم نے طبقوں کو دیکھ لیا ہے میں نے کہا ہاں دیکھ لیا ہے کہا یہ زندوں کے طبق ہیں میت کے واسطے اس میں وہی صدقہ اور دعا ہے جو ان کی طرف ثواب کا جمعہ کی رات میں بھیجا گیا ہے اور میں ملک سندھ کا رہنے والا ہوں اور میری والدہ سندھ سے حج کے ارادہ سے چلی جب بصرہ میں پہنچی تو میرا انتقال ہو گیا اور میری والدہ نے دوسرا نکاح کر لیا اور مجھ کو دعا سے کبھی یاد نہ کیا اس لئے مجھ کو غمگین رہنا ہی ہے اور میرا کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے کہ مجھ کو دعائے خیر سے یاد کرے۔ صالح مروزی کہتے ہیں میں نے پوچھا تیری ماں کا مکان کہاں ہے اس نے مکان کا پتہ بتایا جب میں صبح کی نماز سے فارغ ہوا تو اس کا مکان دریافت کر کے وہاں گیا پس اجازت لے کر مکان میں

داخل ہوا اور کہا اللہ تم پر رحم کرے کیا تمہارے کوئی لڑکا تھا اس نے کہا نہیں پھر میں نے پوچھا پہلے بھی کوئی لڑکا نہ تھا یہ سن کر اس نے ٹھنڈی سانس لی اور کہا ایک لڑکا تھا وہ مر گیا۔ پس میں نے اس کا قصہ بیان کیا وہ بہت روئی اور کہا اے صالح وہ میرا لڑکا اور میرے کلیجہ کا ٹکڑا ہے یہ ہزار درہم ہے اور تجھ کو اللہ تعالیٰ نے یہاں تک آنے کی توفیق دی تو ان درہموں کو میرے لڑکے کی طرف سے صدقہ کر اور اللہ کی قسم میں گواہی دیتی ہوں کہ اس کو صدقہ اور دعا سے تمام عمر یاد کروں گی اور کبھی نہ بھولوں گی۔ صالح کہتے ہیں کہ درہم لے کر چلا اور ان کی طرف سے صدقہ کیا۔ اس روایت کو بھی شیخ احمد مکی نے احسن المبرات میں نقل کیا ہے۔

مسلمانوں کے استغفار سے اہل قبور کی بخشش

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت نازل کی ہے کہ قبر میں گناہ لے کر داخل ہوگی اور قیامت کے دن جب قبر سے اٹھے گی تو گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اٹھے گی بسبب استغفار مسلمانوں کے۔

ایک لڑکے کا والدہ کیلئے ایصال ثواب (حکایت)

حکایت: امام یافعی یمنی جو اپنے وقت کے زبردست عالم اور ولی اللہ تھے وہ اپنی کتاب روض الریاحین میں لکھتے ہیں کہ ایک عورت جس کا نام بابیہ تھا نہایت عبادت گزار تھی مرتے وقت اپنا منہ آسمان کی طرف کر کے کہا خداوندا تجھ پر میرا بھروسہ تھا اور بعد مرنے کے بھی تجھی پر میرا بھروسہ ہے موت کے وقت مجھے رسوا نہ کر اور قبر میں مجھے آرام دے جب اس کا انتقال ہو گیا تو اس کا لڑکا ہمیشہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اس کی قبر پر جاتا اور قرآن شریف پڑھ کر اس کو اور سب مردوں کو بخشتا اور استغفار و دعا کرتا تھا کہ الٰہی تو ان سے خوش ہو اور ان کے گناہ معاف فرما۔ لڑکا بیان کرتا ہے کہ ایک بار ماں کو میں نے خواب میں دیکھا سلام کیا اور کہا اے ماں تو کس حال میں ہے جواب دیا کہ موت کی تکلیف بڑی سخت

سخت ہے میری قبر میں پھول بچھے ہیں اور عمدہ عمدہ ریشمی تکیے لگے ہیں اور قیامت تک رہیں گے پھر میں نے پوچھا اے ماں تجھے کچھ ضرورت ہے کہا ہاں بیٹے ہماری زیارت نہ چھوڑنا اور دعا واستغفار و تلاوتِ قرآن جو ہمارے واسطے کرتے ہو اس کو کبھی نہ چھوڑنا میں تیری زیارت سے خوش ہوتی ہوں جب تو زیارت کے واسطے آتا ہے تو کل مُردے کہتے ہیں اے بابیہ تیرا لڑکا آتا ہے اس کا آنا ہم سب کو مبارک ہے میں نے ایک بار خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت میرے پاس آئی میں نے پوچھا تم کون ہو اور کہاں سے آئے جواب دیا کہ ہم قبرستان کے مُردے ہیں تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں اور تم سے سوال کرتے ہیں کہ اپنی دعا ہمارے واسطے برابر جاری رکھنا۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ کا عبرتناک واقعہ

حکایت : حضرت مالک بن دینار جو بڑے اولیاء اللہ سے ہیں کہتے ہیں کہ میں شروع جوانی میں چنگی وصول کرنے پر نوکر تھا اور شراب خوب پیتا تھا جب میں نے شادی کی ایک لڑکی پیدا ہوئی اس سے بڑی محبت تھی جب میں شراب پیالہ میں ڈھالتا تو وہ میرے کپڑے پر گرادیتی دو برس کی عمر میں اس نے انتقال کیا مجھ کو نہایت صدمہ ہوا جب شب برات آئی اور جمعہ کی بھی رات تھی تو اس رات کو بھی میں نے شراب پی رات کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ قیامت قائم ہے مُردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع ہیں میں ان کے ساتھ ہوں۔ اچانک دیکھا کہ پیچھے سے ایک اژدہا منہ کھول کر میری طرف دوڑتا ہوا آتا ہے میں بدحواس ہو کر بھاگا بہت دور جانے کے بعد ایک ضعیف بڈھا ملا جو عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھا اور خوشبو سے معطر تھا میں نے سلام کیا اور کہا کہ مجھے پناہ دیجئے اور میری مدد کیجئے اس نے جواب دیا کہ میں کمزور ہوں اس کے دفع کرنے کی طاقت نہیں رکھتا میں بھاگتا ہوا میدان محشر میں ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا دیکھا کہ ہزاروں کوس تک آگ جل رہی ہے قریب تھا کہ میں بدحواس ہو کر اس میں گر پڑوں۔ وہاں سے دوسری

طرف بھاگا اژدہا بھی منہ کھولے میرے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے پھر اس بڈھے سے ملاقات ہوئی اس نے کہا اس پہاڑ کی طرف جا اس میں مسلمانوں کی امانت ہے اگر تیری بھی امانت اس میں ہوئی تو تیری مدد کرے گی میں پہاڑ کی طرف بھاگا جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ اس میں مکانات بنے ہیں دروازے سونے کے لگے ہیں اس پر یاقوت اور موتی جڑے ہیں ریشمی پردے دروازوں پر لٹکتے ہیں ایک فرشتہ نے پکارا کہ پردہ اٹھادو اور دروازے کھول دو شاید اس مصیبت زدہ کی کوئی امانت اس میں ہو اور اس کی مدد کرے اور دشمن سے اس کو پناہ دے اس وقت سب دروازوں کے پردے اٹھ گئے اور دروازے کھول دیئے گئے میرے پاس بہت سے لڑکے آئے جن کے منہ چاند کی طرح چمکتے تھے اژدہا بھی میرے قریب آ پہنچا اور مجھے ہلاک کرنے کا قصد کیا ایک لڑکے نے پکارا اے لڑکو سب باہر آجاؤ فوج در فوج لڑکے باہر آنے لگے ان کے ساتھ میری وہ لڑکی بھی تھی جو انتقال کر چکی تھی وہ دوڑ کر مجھے لپٹ گئی اور رونے لگی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑا اور اپنا داہنا ہاتھ اژدہا کی طرف بڑھایا اژدہا بھاگا یہاں تک کہ میری نظر سے غائب ہو گیا پھر لڑکی نے مجھے بٹھایا اور آپ میری گود میں بیٹھ گئی اور داہنا ہاتھ میری داڑھی میں ڈالا جیسا بچوں کی عادت ہوتی ہے اور کہنے لگی اے باپ الم یأن للذین اٰمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق یعنی کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ایمان والوں کے لئے کہ کانپ جائیں ان کے دل اللہ کی یاد کے لئے اور جو حق بات اللہ کی طرف سے آئی۔ پھر میں نے پوچھا اے لڑکی یہ اژدہا کیسا تھا اس نے جواب دیا کہ یہ تیرا عمل بد ہے تجھ کو جہنم میں ڈالنا چاہتا تھا میں نے پوچھا اے لڑکی وہ ضعیف بڈھا کون شخص تھا جو راستہ میں مجھ کو ملا تھا کہا وہ تیرا نیک عمل ہے جس کو تو نے کمزور کر دیا ہے جو تیرے بد عمل کو معاف نہیں کرا سکتا۔ پھر میں نے پوچھا اے لڑکی تم سب اس پہاڑ میں کیا کام کرتی ہو کہا ہم سب مسلمانوں کے بچے ہیں قیامت تک اس میں ... ہے اور تم لوگوں کی انتظار کرتے ہیں جب تم لوگ یہاں آؤ گے تو تمہاری شفاعت کریں گے مالک بن دینار

کہتے ہیں کہ جب میں خواب سے جاگا تو سب گناہوں سے توبہ کی اور دنیا کو چھوڑ کر اللہ کی طرف رجوع کیا۔

اور امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی کے ساتھ اس کا عمل بھی قبر میں دفن کیا جاتا ہے پس اگر نیک ہے تو میت کو آرام پہنچاتا ہے یعنی قبر کی تنہائی میں میت کے ساتھ رہتا ہے اور اس کو خوشخبری سناتا ہے اور قبر کو روشن اور کشادہ کرتا ہے اور قبر کے خوف اور عذاب سے محفوظ رکھتا ہے اور اگر عمل بد ہے تو میت کو عذاب کے حوالہ کرتا ہے یعنی قبر کو تنگ اور اندھیری کرتا ہے اور اس پر عذاب کی سختی اور مصیبت پہنچاتا ہے۔

ایصال ثواب کا منکر وفات کے بعد قائل ہو گیا

(فائدہ۔۱) روض الریاحین میں لکھا ہے کہ مفتی شیخ عزالدین میت کو ثواب پہنچنے کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ قرآن پڑھ کر میت کو ثواب بخشنے سے اس کو ثواب نہیں پہنچتا ان کے مرنے کے بعد ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ اگر کوئی شخص قرآن پڑھ کر میت کو ثواب بخشے تو پہنچتا ہے یا نہیں جواب دیا کہ افسوس صد افسوس میرا خیال غلط تھا یہاں تو اس کے برعکس معاملہ ہے اور پورا ثواب پہنچتا ہے۔

اعادہ ارواح میں اہل سنت والجماعت کا مذہب

(فائدہ۔۲) روض الریاحین میں ہے کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے کہ مُردوں کی ارواح کو جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے تو علیین یا سجین سے کبھی کبھی قبر پر آتی ہیں خاص کر جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اور قبروں پر بیٹھتی ہیں اور بات چیت کرتی ہیں اس حالت میں جو عذاب کے لائق ہیں ان پر عذاب ہوتا ہے اور جو ثواب کے قابل ہیں ان کو ثواب پہنچتا ہے لیکن ان دو وقتوں میں مومنوں پر عذاب نہیں ہوتا۔

ایصال ثواب پر امت کا اتفاق ہے

(فائدہ۔ ۳) علماء کا اتفاق ہے کہ نیک کام کا ثواب اگر میت کو بخشا جائے تو اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ قبرستان میں تشریف لے جاتے اور مُردوں کے واسطے دعا و استغفار کرتے تھے اور قبر کی زیارت اور استغفار کا آپ نے حکم دیا ہے اور ترغیب فرمائی ہے اس وقت سے آج تک ہر زمانہ میں مسلمانوں کا یہی طریقہ رہا اور اس پر تمام امت کا اجماع ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص قبرستان میں جائے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الھکم التکاثر پڑھ کر ثواب قبرستان کے مومنین اور مومنات کو بخشے تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کے واسطے سفارش کرتے ہیں۔

مدینہ منورہ میں انصار کے یہاں جب میت ہوتی تو سب لوگ اس کی قبر پر جاتے اور قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اس بارے میں حدیثیں بہت وارد ہیں اور بعض بعض حدیثیں پہلے بیان ہو چکی ہیں وہ کافی ہیں۔

باب

وہ اعمال جو مرنے کے بعد جنت میں جلدی پہنچاتے ہیں

فرائض کے بعد آیت الکرسی پڑھنے کا ثواب

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بعد ہر نماز فرض کے آیت الکرسی پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شاکرین کا دل عطا فرمائے گا۔ اور صدیقین کے مثل عمل دے گا اور نبیوں کا سا ثواب دے گا اور اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور جنت میں داخل ہونے سے موت اس کو روکتی ہے یعنی موت آنے پر فوراً جنت میں داخل ہو گا۔

فرائض کے بعد آیت الکرسی فوراً جنت میں لے جائے گی

(حدیث) عن صلصال قال رسول اللہ ﷺ من قرء آیة الکرسی فی دبر کل صلوة لم یکن بینه وبین أن یدخل الجنة إلا أن یموت فإذا مات دخل الجنة. ۳۶۷ ؎

(ترجمہ) روایت ہے صلصال سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت کا پردہ ہے جب مرے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اسی طرح علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بھی روایت ہے اور نسائی اور رویانی اور ابن حبان اور دارقطنی اور ابن مردویہ نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے یہ سب مضمون تفسیر درمنثور سے لکھا گیا ہے۔

باب
موت کا کون سا وقت اچھا ہے

کون سے اوقات کی وفات جنت میں لے جائے گی

(حدیث) عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ من وافق موته عند انقضاء رمضان دخل الجنة ومن وافق موته عند انقضاء عرفة دخل الجنة ومن وافق موته عند انقضاء صدقة دخل الجنة. ۳۶۸ ؎

(ترجمہ) روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص رمضان شریف کے اخیر مہینہ میں انتقال کرے وہ جنتی ہو گا۔ اور جو شخص عرفہ کے روز یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کے آخیر دن میں مرے گا وہ جنتی ہو

---

۳۶۷ ؎ أخرجه البیهقی (منه) تاریخ اصبهان لابی نعیم ۱: ۳۵۴۔

۳۶۸ ؎ أخرجه ابو نعیم (منه) کنز العمال ۴۲۷۰۱ ــ حلیة الأولیاء ۵: ۲۳۔

گا اور جو شخص صدقہ دے کر مرے گا وہ جنتی ہو گا۔

کون سے اعمال سے جنت ملتی ہے

(حدیث) عن حذيفة قال قال رسول الله ﷺ من قال لاإله إلا الله ابتغاء وجه الله ختم له بها دخل الجنة ومن صام يوما ابتغاء وجه الله ختم له به دخل الجنة ومن تصدق بصدقة ابتغاء وجه الله ختم له بهادخل الجنة. ۳۶۹؎

(ترجمہ) روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص مرتے وقت خالص نیت سے لاإله الا الله کہے گا وہ جنتی ہو گا۔ اور جس نے اللہ کے واسطے روزہ رکھا اور اسی حال میں مر گیا وہ جنتی ہو گا اور جو سچی نیت سے صدقہ دے کر مرے گا وہ جنتی ہو گا۔

روزے کی حالت میں فوت ہونے والا جنت میں جائے گا

(حدیث) عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ من مات صائما أوجب الله له الصيام إلى يوم القيامة. ۳۷۰؎

(ترجمہ) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے روزہ رکھا اور اسی حال میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے قیامت تک کے روزہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔

جمعہ کی موت عذاب قبر سے نجات ہے

(حدیث) عن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من مات ليلة الجمعة أو يوم الجمعة أجير من عذاب القبر وجاء يوم القيامة وعليه طابع الشهداء. ۳۷۱؎

۳۶۹؎ أخرجه أحمد (منه) مسند احمد بن حنبل ۵: ۳۹۱ مجمع الزوائد للهيثمى ۷: ۲۱۵ كنز العمال ۴۳۳۷۶.

۳۷۰؎ أخرجه الديلمى (منه) كنز العمال ۲۳۶۴۳.

۳۷۱؎ أخرجه أبو نعيم (منه) كشف الخفاء للعجلونى ۲: ۳۱۸- مصنف عبدالرزاق ۵۵۹۵

(ترجمہ) روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی جمعہ کی رات کو یا جمعہ کے دن مرے گا اس کو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے نجات دے گا اور جب قیامت کے دن وہ میدان محشر میں آئے گا تو اس کے بدن پر شہیدوں کی مہر ہوگی۔

جمعہ کے دن کی وفات سے جہنم سے نجات

روایت ہے ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے جو شخص جمعہ رات میں مرے گا عذاب سے نجات پائے گا۔ اور جو شخص جمعہ کے دن مرے گا دوزخ سے نجات پائے گا۔ ۲ے ۳۔

باب

ہر میت کا بدن سڑتا اور گلتا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام اور ان کی مثل حضرات کے

اگر میت سڑتی اور بدبودار نہ ہوتی تو لوگ اس کو گھر ہی میں رکھ لیتے

روایت ہے وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہ میں نے بعض آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر سڑنے اور بدبودار ہو جانے کا حکم میں نہ کرتا تو آدمی اپنی میت کو گھروں میں رکھتے۔ ۳ے ۳۔

مردوں اور اناج کو گلنے سڑنے والا کیوں بنایا

(حدیث) عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ مرفوعاً یقول اللہ تعالیٰ توسعت علی عبادی بثلاث خصال بعثت الدابة علی الحبة ولولا ذلك لكنزها ملوكهم كما يكنزون الذهب والفضة وتغير الجسد من بعد الموت ولولا ذلك لما دفن حميم حميمه و أسليت حزن الحزين

۲ے ۳۔ اخرجہ حمید فی ترغیب (منہ)

۳ے ۳۔ اخرجہ ابو نعیم (منہ)

ولولا ذلك لم یکن یسلو. ۳۷۴؎

(ترجمہ) روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے تین چیزوں سے اپنے بندوں پر آسانی کر دی ہے ایک یہ کہ غلہ پر کیڑوں کو مقرر کیا اگر ایسا نہ کرتا تو بادشاہ تمام غلہ کو پاس اپنے جمع کر لیتے جس طرح سونا چاندی کو جمع کر لیتے ہیں دوسری یہ کہ موت کے بعد بدن کو میں نے سڑنے اور گل جانے کا حکم کیا اگر ایسا نہ کرتا تو کوئی دوست اپنے دوست کے مرنے کے بعد دفن نہ کرتا تیسرے یہ کہ غم زدہ کے دل سے غم دور کرتا ہوں اگر ایسا نہ کرتا تو انسان کبھی خوش نہ ہوتا۔

روح سے اچھی چیز پیدا نہیں کی گئی

روایت ہے ابو قلابہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے روح سے اچھی اور پاکیزہ کوئی شے نہیں بنائی جب تک روح بدن میں رہتی ہے بدن تروتازہ رہتا ہے اور جب اس کو نکال لیتے ہیں تو بدن سڑگل جاتا ہے۔

صرف ریڑھ کی ہڈی باقی رہ جاتی ہے

(حدیث) عن أبی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ ليس من الإنسان شئ إلا يبلى إلا عظما واحدا و هو عجب الذنب ومنه يركب الخلق يوم القيامة. ۳۷۵؎

(حدیث) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی کا ہر عضو سڑگل جاتا ہے مگر جو ہڈی ریڑھ کی ہوتی ہے وہ نہیں سڑتی قیامت کے روز اسی سے تمام بدن درست کیا جائے گا۔

۳۷۴؎ أخرجه ابن عساكر (منه).

۳۷۵؎ أخرجه مسلم (منه) صحيح البخاری ۶:۲۰۵- صحيح المسلم كتاب الفتن باب ۲۸ رقم ۱۴۱- الترغيب والترهيب للمنذری ۴:۳۸۳- فتح الباری لابن حجر ۸:۵۵۲ تفسير ابن كثير ۸:۳۲۹.

حضور ﷺ اپنے روضہ اقدس میں زندہ ہیں

(حديث) عن أوس بن أوس قال قال رسول اللهﷺ أكثروا الصلاة علي يوم الجمعة فإن صلاتكم معروضة علي قالوا يارسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد أرمت ؟ يعني بليت فقال إن الله حرم على الأرض أجسادا لأنبياء. ۳۷۶ ـ

(ترجمہ) روایت ہے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز مجھ پر درود زیادہ پڑھو اس لئے کہ اس روز تمہارے درود کو میرے پاس پہنچایا جاتا ہے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس طرح ہمارا درود آپ تک پہنچایا جائے گا حالانکہ آپ بھی تو قبر میں مٹی ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی لاش کھانا زمین پر حرام کیا ہے۔ (اس لئے ان کے بدن محفوظ رہتے ہیں اور درود پہنچنے کی دلیل سے زندہ بھی ہوتے ہیں)۔

شہداء احد سب سلامت اور تروتازہ تھے

روایت کی بیہقی اور واقدی نے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقام احد میں کنواں کھدوانے کا ارادہ کیا اور منادی کر دی کہ جن کے مردے احد میں دفن ہوں وہ لوگ حاضر ہوں سب لوگ وہاں گئے کنواں کھودنے میں جتنی لاشیں نکلیں سب تروتازہ اور نئی تھیں اتفاقاً ایک میت کے پاؤں میں کلہاڑی لگی اور تروتازہ خون اس سے جاری ہوا۔

چھیالیس برس بعد بھی عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے تروتازہ لاشے

روایت ہے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہ جنگ احد میں عمرو بن جموح انصاری

۳۷۶ ـ أخرجه أبو داود والحاكم (منه) سنن ابن ماجه ۳: ۲٤۹ ـ مجمع الزوائد ۲: ۱٤٤، ۱٦۹ ـ المطالب العالية لابن حجر ۳۳۲۲ ـ الترغيب والترهيب للمنذري ۲: ٤۹۸ ـ بدائع المنن للساعاتي ٤۳۲ ـ تفسير ابن كثير ٦: ٤٦٤ ـ ۸: ۳۸٦ ـ كشف الخفاء للعجلوني ۱: ۱۸۹ ـ اللآلي المصنوعه ۱: ۱۳۷.

اور عبداللہ بن عمر انصاری شہید ہوئے اور دونوں ایک قبر میں ایک نیچی زمین میں دفن کئے گئے بارش کے زمانہ میں سیلاب آیا یہ دونوں قبریں کھل گئیں دونوں لاشیں نکالی گئیں تاکہ کسی دوسری بلند زمین میں دفن کی جائیں دونوں لاشیں تروتازہ نکلیں اور کوئی حالت بدلی نہ تھی گویا آج ہی مرے ہیں ایک لاش کے بدن میں زخم تھا اس پر اپنا ہاتھ رکھا تھا جب اس کا ہاتھ زخم سے ہٹا کر سیدھا کیا گیا تو پھر لاش نے اپنا ہاتھ زخم پر رکھ لیا پھر دونوں لاشیں ایک دوسری اونچی زمین میں دفن کی گئیں جنگ اُحد سے اس وقت تک چھیالیس برس گزر چکے تھے۔

مخلص مؤذن کی لاش قبر میں محفوظ رہے گی

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی اذان کہے اللہ کے واسطے یعنی کسی سے نفع کی امید نہ رکھے بلکہ محض ثواب کی نیت ہو تو وہ مثل اس شہید کے ہے جو خون میں تڑپتا ہو مرنے کے بعد اس کا بدن محفوظ رہے گا یعنی اس کے بدن کو زمین نہ کھائے گی۔

مؤذن کا قیامت کے دن اعزاز

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن میدان محشر میں موذن کی گردن سب سے بلند رہے گی اور قبر میں اس کا بدن محفوظ رہے گا۔

حافظ قرآن کا جسم قبر میں محفوظ رہے گا

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب حافظ قرآن انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس کا گوشت نہ کھائے زمین کہتی ہے اے رب میں کیونکر اس کا گوشت کھا سکتی ہوں جب کہ تیرا کلام پاک اس کے سینہ میں ہے۔

کبھی گناہ نہ کرنے والا بھی محفوظ رہے گا

روایت ہے کہ جس شخص نے کبھی گناہ نہیں کیا ہے زمین اس کا گوشت نہیں کھا سکتی۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھ کو اس کتاب کے تالیف کرنے کی توفیق بخشی اور اختتام کو پہنچایا۔

خداوند اہل اسلام کو اس کتاب سے فائدہ دے اور اس کے پڑھنے والوں کو اور مجھ کو نیک راستہ پر چلا اور گناہوں کو معاف فرما اور میرا اور ان کا خاتمہ بخیر کر۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم وتب علينا إنك أنت التواب الرحيم.

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد و آله واصحابه

اجمعين برحمتك ياارحم الراحمين.

المولد البرزخی

المولدالبرزخی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حامدًا وَّمُصَلِّیاً

یہ مضمون ملخصاً ماخوذ ہے مُرشدنا و مولانا و مقتدانا حضرت مولوی حاجی قاری شاہ محمد اشرف علی صاحب دامت فیوضہم وبرکاتہم کے وعظ المولد البرزخی سے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وفات پر ہم کو ذرا رنج نہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ حقیقت میں اس وطن عارضی سے وطن اصلی کی طرف جانا ہے اور وطن اصلی جاتے ہوئے کوئی رنج نہیں کیا کرتا کیونکہ وہاں ہر طرح کے سامان عیش و عشرت مجتمع ہیں اور چونکہ سارے وعظ کا خلاصہ یہی مضمون ہے اس لئے اس مضمون کا بھی نام المولدالبرزخی رکھا گیا تقریر اس مضمون کی حسب ذیل ہے۔

وفات میں دو حیثیتیں ہیں ایک یہ کہ وہ منتہی ہے ایک حیات کا اور وہ حیات ناسوتیہ (دنیویہ) ہے اس حیثیت سے بے شک وہ واقعہ غم ہے۔ دوسری حیثیت یہ کہ مبدأ ہے ایک حیات کا اور وہ حیات ملکوتیہ (اخرویہ) ہے اور ولادت صوریہ (ظاہریہ) کی حقیقت معنویہ یہی ہے کہ وہ ابتداء ہے حیات کی اس حیثیت سے وفات بھی معنی ولادت میں داخل ہے۔ اور یہ ولادت ملکوتیہ ولادت ناسوتیہ سے اہم و اعظم ہے حقیقت کے اعتبار سے بھی اور آثار کے اعتبار سے بھی حقیقت کے اعتبار سے تو اس لئے کہ جس حیات کی یہ ابتداء ہے یعنی حیات ملکوتیہ وہ بہ نسبت اس حیات کے کہ جس کی وہ ولادت ابتداء ہے یعنی حیات ناسوتیہ اقویٰ والبقی واصفی واکمل ہے۔ چنانچہ وہ اقویٰ تو اس طرح ہے کہ جو تصرفات وافعال انسان سے اس حیات میں صادر ہوتے ہیں وہ حیات ناسوتیہ میں صادر نہیں ہوتے چنانچہ حدیث میں ہے

ارواح الشهداء فی حواصل طير خضر تسرح فی الجنة حيث شاء ت ثم

تاوی الی قنادیل تحت العرش (رواہ مسلم)
یعنی شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے حواصل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پھرتی ہیں۔ پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں آکر قرار پکڑتی ہیں۔ بھلا یہ قوت طیران کی یہاں کہاں اور ایک حدیث میں ہے کہ مومنین کی روحیں سبز پرندوں کے حواصل میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پیتی پھرتی ہیں (اخرجه الطبرانی) اور اس سے اصفی ہونا بھی معلوم ہو گیا کیونکہ اتنی راحت و بے فکری یہاں کہاں۔ غرض دنیا میں نہ اتنی قوت انسان میں ہوتی ہے نہ اتنی راحت و بے فکری بلکہ یہاں تو مشقت و محنت اور تکلیف ہی کا حصہ غالب ہے چنانچہ حق تعالیٰ خود فرماتے ہیں لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ یعنی بے شک ہم نے انسان کو بڑی تعب میں پیدا کیا ہے۔ واقعی اگر دیکھا جائے تو حیوانات اپنے باب معیشت میں انسان سے زیادہ آزاد ہیں جانوروں کا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی کھانا پینا چلنا پھرنا شروع کر دیتا ہے اور انسان کا بچہ عاجز و محتاج ہوتا ہے پھر جانوروں کو نہ لباس کی کوئی ضرورت نہ غذا کے لئے سامان کرنے کی ضرورت اور انسان ایک دن کی غذا بھی بدوں ہزاروں مخلوق کی امداد کے حاصل نہیں کر سکتا اور دوسرے افکار اس کے علاوہ ہیں غرض اس حیات میں تو غم اور مشقت ہی ہے کسی کو کسی رنگ میں کسی کو کسی رنگ میں اور اس حیات میں غم کا نام نہیں چنانچہ ارشاد ہے لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ اور اکمل اس طرح کہ ولادت ناسوتیہ میں آثار حیات یعنی کمالات متصلاً و فوراً ظاہر نہیں ہوتے چنانچہ بچہ نہ کچھ افعال کر سکتا ہے نہ چلتا پھرتا ہے نہ خود کھاتا پیتا نہ بولتا ہے۔ بلکہ جمادات سے ملحق ہوتا ہے حیوانات سے بھی زیادہ بیکار ہوتا ہے کیونکہ جانوروں کے بچے پیدا ہوتے ہی اچھلنے کودنے پھرنے لگتے ہیں اور آدمی کا بچہ سوائے ٹیں کے کچھ نہیں کر سکتا۔ اور مرنے کے بعد جو ولادت ملکوتیہ ہوتی ہے اس کے آثار متصلاً ظاہر ہو جاتے ہیں کہ روح پھر سے ادھر اڑ گئی پھر سے ادھر اڑ گئی جیسا اوپر مذکور ہوا۔ نیز حیات ناسوتیہ کے ابتداء کے وقت کامل انسان بھی کمالات سے خالی ہوتا

ہے اور حیات ملکوتیہ کی ابتداء میں مکمل حالت میں ہوتا ہے چنانچہ موت کے بعد عقل وغیرہ سب کامل ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ نے پوچھا کہ اے عمر اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب قبر میں تمہارے پاس دو فرشتے گرجتے کڑکتے آئیں گے اور تم کو ہلا ڈالیں گے اور حاکمانہ گفتگو کریں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہماری عقل بھی درست ہوگی یا نہیں حضور ﷺ نے فرمایا نعم کھیئتکم الیوم یعنی اس وقت ایسی عقل ہوگی جو آج ہے انہوں نے کہا بس کام چلا لوں گا (اخرجه احمد و طبرانی) اور البقی اس طرح ہے کہ اس کے لئے فنا نہیں اور حیات ناسوتیہ کے لئے فنا لازم ہے یہاں کی صبح کے لئے تو شام بھی ہے وہاں ایسی صبح ہوگی کہ جس کی شام ہی نہیں۔

اس پر شاید یہ اشکال ہو کہ ایک عاشق تو یوں فرماتے ہیں

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

ہرگز نمیرد سے معلوم ہوتا ہے کہ عشاق کی یہ زندگی فنا نہیں ہوتی تو سمجھ لیجئے کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ زندہ دلان عشق کو موت نہیں آتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اصلی حیات تو آخرت کی حیات ہے مگر یہاں کی حیات جب آخرت کی معین ہوگی اور اس کے انقطاع کے متصل ہی وہ حیات (آخرت کی) شروع ہوگئی پس گویا موت موت ہی نہیں کہ جس سے گھبراہٹ اور پریشانی ہو۔ بلکہ موت شیریں اور خوشگوار ہو جاتی ہے کیونکہ عاشق جانتا ہے کہ اس موت سے وہ موانع وصل مرتفع ہو جائیں گے جو حیات ناسوتیہ میں قرب خاص سے مانع تھے پس وہ موت کو حیات اور یہاں کی فنا کو بقا سمجھتا ہے پھر مرنے کے بعد جو حیات حاصل ہوگی وہ تو ابقی ہے ہی۔ کیونکہ اس کے بعد پھر موت نہ ہوگی اگر یہ شبہ ہو کہ بعض نصوص سے تو اس حیات ملکوتیہ کا بھی منقطع ہونا معلوم ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے کل شیء ھالك الا وجهه اور کل من علیها فان کہ نفخ صور کے وقت

ارواح بھی فنا ہو جائیں گی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ فنا تھوڑی دیر کے لئے ہوگا ممتد نہ ہوگا بلکہ محض قسم پوری کرنے کے لئے ہوگا جیسے قرآن شریف میں ہے ان منکم الا واردھا کہ ہر شخص کو جہنم کا ورود ہوگا جس کی صورت یہ ہوگی کہ جہنم کی پشت پر پل صراط بچھایا جائے گا جس پر ہو کر سب مسلمان گزریں گے ۔بعض تو کٹ کر جہنم ہی میں گر جائیں گے یہ تو حقیقتہ وارد ہوں گے اور بعض مثل برق خاطف کے گزر جائیں گے ان کو خبر بھی نہ ہوگی کہ جہنم کدھر تھا ان کا ورود تحلہ قسم (قسم پوری کرنے) کے لئے ہوگا کہ بس جہنم کی پشت پر سے گزر گئے اور راستہ میں جہنم پڑ گیا تو ان کو خبر بھی نہ ہوئی جیسے کوئی جلدی سے آگ کے اندر کو ہاتھ گزار دے اسی طرح قسم پوری کرنے کے لئے ارواح کا فنا بھی ایک آن کے لئے ہو جائے تو یہ مانع بقانہ ہوگا۔ کیونکہ امور عادیہ میں زمان لطیف کا انقطاع مانع استمرار نہیں۔ موٹی بات ہے اگر ایک شخص پانچ گھنٹہ تک تقریر کرے اور درمیان درمیان میں ایک ایک سیکنڈ سکوت کرے تو یہ سکوت مانع استمرار تقریر نہیں۔ بلکہ محاورہ میں یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے پانچ گھنٹہ تک مسلسل تقریر کی۔ غرض یہ کہ حیات ملکوتیہ حیات ناسوتیہ سے ادوم بھی ہے اور اتم بھی اور اقوم بھی اور افضل بھی اکمل بھی اجمل بھی ابقی بھی قوی بھی اعلی بھی امضی بھی ازکی بھی انفع بھی ارفع بھی اسنی بھی اوقع بھی احلی بھی اشہی بھی اور احظی بھی پس ثابت ہوا کہ جب حیات ملکوتیہ حیات ناسوتیہ سے اعظم ہے تو ولادت ملکوتیہ یعنی حیات ملکوتیہ کی ابتداء کہ سفر آخرت یا وفات ہے ولادت ناسوتیہ یعنی حیات ناسوتیہ کی ابتداء سے جو ولادت متعارفہ ہے اہم و اعظم ہوگی۔

علماء میں اختلاف ہوا ہے کہ موت اور حیات میں افضل کون ہے بعض نے حیات کو ترجیح دی ہے اور بعض نے موت کو۔ دلائل فضیلت حیات کے یہ بیان کرتے ہیں کہ طول حیات میں تکثیر اعمال ہے جس سے ثواب بڑھتا ہے اور موت سے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں لیکن حضرت والا فرماتے ہیں کہ اس سے حیات (من حیث ھی حیات) کی فضیلت نہیں ثابت ہوئی بلکہ ایک عارض کی

وجہ سے فضیلت ثابت ہوتی ہے اور وہ عارض بھی عند التأمل راجع ہے فضیلت موت ہی کی طرف کیونکہ اعمال کا ثمرہ موت ہی کے بعد ملے گا تو اس میں خود اقرار ہے فضیلت موت کا اور فضیلت موت کی ذاتی ہے جس کی صریح دلیل نص ہے کہ حدیث میں آیا ہے تحفة المومن الموت کہ موت مومن کے لئے تحفہ ہے بخلاف حیات کے اس کو تحفہ کہیں نہیں کہا گیا۔

اب میں حیات و موت کے متعلق ایک لطیف نکتہ عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ اب تک تو میں نے موت کو حیات ہونا ثابت کیا تھا اب حیات کو موت بتاتا ہوں تفصیل اس کی یہ ہے کہ موت کی حقیقت معنویہ ہے انتقال من عالم الیٰ عالم آخر یعنی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہونے کو موت کہتے ہیں پس جس طرح موت صوری میں اس وطن عارضی سے وطن اصلی کی طرف انتقال ہوتا ہے اسی طرح ولادت ناسوتیہ میں وطن اصلی سے وطن عارضی کی طرف انتقال ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ وطن اصلی کی طرف تو جانا مطلوب ہوتا ہے اس کو موت کہنا تو محض عرف کی بنا پر ہے اصلی موت تو یہ ہے کہ وطن اصلی کو چھوڑ کر وطن عارضی میں آجائے مگر چونکہ عام طور پر لوگ وطن اصلی سے غافل ہیں اور اس عالم ناسوت کو وطن اصلی سمجھے ہوئے ہیں اس لئے وہ حیات ناسوتیہ ہی کے انقطاع کو موت کہتے ہیں اور ولادت ناسوتیہ کو موت نہیں کہتے اور جس کی نظر وطن اصلی پر ہے وہ اس کا عکس سمجھتا ہے چنانچہ مولانا جامیؒ اسی وطن اصلی کا پتہ دیتے ہیں اور اس سے مفارقت پر رنج ظاہر کرتے ہیں۔

دلا تا کے دریں کاخ مجازی !
کنی مانند طفلاں خاکبازی

توئی آں دست پرور مرغ گستاخ
کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ

چرا زآں آشیاں بیگانہ گشتی

چو دوناں چغد ایں ویرانہ گشتی

صاحبو وہ تھا ہمارا وطن اصلی یعنی عالم ارواح جس کے سامنے یہ عالم ناسوت ویران ہے اس کی جدائی پر حزن ہونا چاہئے نہ کہ یہاں سے جدا ہونے پر چنانچہ مولانا رومی بھی اسی کو یاد کر کے فرماتے ہیں۔

بشنواز نے چوں حکایت مے کند
وز جدائیہا شکایت می کند

کز نیستاں تامرا ببریدہ اند
از نفیرم مرد وزن نالیدہ اند

اب یہاں ایک سوال ہوتا ہے وہ یہ کہ جب یہ حیات بھی موت ہی ہے اور ہم اصل میں عالم ارواح میں تھے تو پھر وہاں سے نکال کر ہم کو یہاں کیوں بھیجا گیا۔ اگر وہیں رکھا جاتا تو اچھا تھا کیونکہ وہ اصلی وطن بھی تھا اور وہاں کی حیات یہاں سے افضل بھی تھی۔ اور وہاں یہاں سے زیادہ قرب بھی تھا چنانچہ ایک عاشق مغلوب الحال کہتے ہیں

کیا ہی چین خواب عدم میں تھا نہ تھا زلف یار کا خیال
سو جگا کے شور ظہور نے مجھے کس بلا میں پھنسا دیا

(وجہ یہ کہ خیال عادۃً فراق میں ہوتا ہے نہ کہ وصال و قرب میں) اس کا جواب یہ ہے کہ اسی قرب کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے بذریعہ اعمال کے اور اسی عارض اعمال کی وجہ سے اس حیات ماضیہ پر ترجیح ہے جو ہم کو عالم ارواح میں یہاں آنے سے پہلے حاصل تھی۔ اور اس عاشق کا قول غلبہ حال پر محمول ہے۔ کیونکہ سمجھنے کی بات ہے کہ اس کو اس عالم کی تمنا کیوں ہے اسی لئے تو کہ وہاں قرب تھا اور اس قرب کی حالت یہ ہے کہ اس کی کچھ حد نہیں۔ غیر متناہی ہے چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود غایت قرب کے امر قل رب زدنی علما کا ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ قرب طبعاً محبوب ہے تو اس کا ہر درجہ محبوب ہے خصوصاً عشاق تو اگر جان لیں کہ قرب کے اور بھی درجات ہیں تو ان کو حالت موجودہ پر کبھی صبر نہیں آسکتا اسی کو فرماتے ہیں۔

دلارام در بر دلارام جو
لب از تشنگی خشک و بر طرف جو

نہ گویم کہ بر آب قادر نیند
کہ بر ساحل نیل مستقی اند

اور کہتے ہیں

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

غرض زیادت قرب سے عشاق کا پیٹ نہیں بھرتا تو اب سمجھئے کہ اس عالم میں قرب تو تھا مگر وہ حد خاص پر متوقف تھا بڑھتا نہیں تھا کیونکہ عادت ہے کہ قرب بڑھتا ہے جانبین کے تعلق سے اور حق تعالیٰ کی عادت ہے کہ اس کو بندہ کے ساتھ تعلق اس وقت بڑھتا ہے جب ادھر سے طلب ہو گو طلب کی توفیق بھی اول ادھر ہی سے ہوتی ہے مگر ترقی قرب و رضا کی طلب ہی کے بعد ہوتی ہے۔ اور طلب کی حقیقت ہے عمل اور وہاں عمل تھا نہیں۔ کیونکہ ارواح سے بدوں اجساد کے عمل ممکن نہیں اس لئے عالم ارواح سے اجسام میں بھیجا تاکہ اعمال صالحہ کا صدور ہو کر ترقی و قرب مزید کا باب مفتوح ہو چنانچہ حدیث قدسی میں فرماتے ہیں کہ جو شخص میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جو ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں ایک باع (یعنی دو پھیلے ہوئے کھلے ہوئے ہاتھ) بڑھتا ہوں۔ اور جو میری طرف آہستہ چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ سبحان اللہ کس قدر عنایت ہے کہ وہ بندہ کی ذرا سی طلب پر کس قدر توجہ فرماتے ہیں ورنہ واقعی یہ راستہ بندہ کے چلنے سے تھوڑا ہی طے ہو سکتا تھا وہ تو اس قدر غیر محدود مسافت ہے جو کہیں ختم ہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ فرماتے ہیں

نہ گردد قطع ہرگز جادۂ عشق از دویدنہا
کہ می بالد بخود ایں راہ چوں تاک از بریدنہا

غرض وہاں قرب تو تھا لیکن آلات اکتساب نہ ہونے کی وجہ سے اعمال پر قدرت ہی نہ تھی اس لئے ایک حد پر تھی اس سے آگے ترقی نہیں ہو سکتی تھی۔ سو محقق کو تو عالم ارواح کے تصور سے بھی بے چینی ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ وہاں کیا خاک چین تھا۔ آرام وراحت تو یہاں ہے کہ راحت وچین میں جتنی ترقی چاہو اعمال کے ذریعہ سے کر سکتے ہو۔ کوئی اس کے لئے حد ہی نہیں ہوتی۔ عاشق کو بھلا اس پر کہاں چین آسکتا ہے کہ محبوب سامنے ہو اور وہ یہ کہہ دے کہ خبردار آگے نہ بڑھنا۔ مجھ سے دو گز دور رہو وہ تو یہی چاہے گا کہ محبوب سے لپٹ جاؤں بلکہ اس سے زیادہ یہ چاہتا ہے کہ وہ مجھ سے لپٹ جائے اگر اس کا مکلّف بھی کیا جائے تو اسکی وہی حالت ہوگی۔ ے

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن ترمکن ہوشیار باش

تو صاحب عالم ارواح میں تو بس ایسا ہی قرب تھا کہ بس دور سے جھرمٹی دیکھتے رہو پاس آنے کی اجازت نہیں تو حضور وہاں کہاں چین تھا۔ اس کو سوچ کر تو وہاں کی زندگی وبال جان ہو جاتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی عنایت ہوئی کہ یہاں بھیج کر اعمال سے زیادت قرب کا موقع دیا۔ ہاتھ پاؤں دیئے جن سے روزہ نماز ادا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا و محبت میں جتنی چاہیں ترقی کر سکتے ہیں۔ اس کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی روک ٹوک۔ اگر ہمیشہ احکام الٰہی پر نظر رکھی جائے اور ان کی یاد سے غافل نہ ہو پھر جانبین سے قرب کی وہ کیفیت ہوگی جس کو اردو کا ایک شاعر کہتا ہے۔

آرزو یہ ہے کہ نکلے دم تمہارے سامنے
تم ہمارے سامنے ہو ہم تمہارے سامنے

البتہ ظہور تام اس قرب کا اور اس سے کامل تمتع آخرت ہی میں ہوگا کیونکہ ہر شخص کو اس کی تمنا کے موافق انکشاف میسر ہوگا کیونکہ وہاں تمنا کے موافق تحمل عطا ہوگا۔ اور یہاں تو قوت بشریہ اس انکشاف کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی مگر یہ ضرور ہے کہ تمنا استعداد سے زیادہ نہ ہوگی اور یہی راز ہوگا تفاوت

درجات قرب میں جس کی استعداد کا جیسا مقتضا ہوگا اسی قدر قرب اس کو عطا ہو جائے گا اور اسی وجہ سے ہر شخص کو تسلی ہو جائے گی۔ پس تعجب کی بات ہے کہ وطن غیر اصلی سے وطن اصلی کو جانا تو موت ہو اور وطن اصلی سے غیر اصلی کو آنا موت نہ ہو حالانکہ یہ معنی اس سے بڑھ کر موت ہے اگر یہ شبہ ہو کہ اگر یہ حیات موت ہے تو چاہئے کہ جب کوئی روح عالم ارواح سے دنیا میں آتی ہوگی تو شاید ارواح بھی روتی ہوں گی کہ ہائے ایک عدد کم ہو گیا جیسے یہاں سے کوئی چلا جاتا ہے (یعنی مر جاتا ہے) تو ہم لوگ روتے ہیں۔ تو سمجھ لیجئے کہ یہاں کے ادراکات اور وہاں کے ادراکات میں فرق ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرنے کے وقت جو ہم یہاں روتے ہیں تو موت سبب رونے کا نہیں بلکہ مفارقت دائمہ کا گمان ہے کہ وہ اب اس عالم (ناسوت) میں عود نہ کرے گا۔ چنانچہ اگر ہمارا کوئی عزیز کسی قصبہ میں چلا جائے تو اس پر کوئی نہیں روتا کیونکہ جانتے ہیں کہ ایک گھنٹہ میں واپس آئے گا اسی طرح ان ارواح کو یقین ہے کہ یہ روح پھر عود کرے گی۔ مفارقت دائمہ نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ مفارقت عارضہ ہے۔ اس لئے ان کو رنج نہیں ہوتا مگر باوجود اس کے چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ شاید ہمارے پاس نہ آئے اس احتمال غم کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ جب کوئی روح بعد موت اس عالم میں پہنچتی ہے تو ارواح بے حد مسرور ہوتی ہیں اور جو دریافت کرنے پر کسی کا مرنا سنتی ہیں جو ان کے پاس نہیں پہنچا تو افسوس کرتی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ میں گیا اسی سے معلوم ہو گیا کہ عاصین کے روح کا ٹھکانا دوسرا ہے۔ گو بعد مغفرت جو کسی وجہ سے ہو جائے مثلاً اولاد صالح کی دعائے مغفرت سے اس کی مغفرت ہو جائے پھر علیین میں آجائے جو ٹھکانا ہے مومنین کی ارواح کا البتہ عالم ارواح میں مفارقت کا رنج و افسوس اتنا نہیں ہوتا جتنا کہ یہاں کی موت سے ہوتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ عالم ارواح میں طبیعت حاکم نہیں۔ اور یہاں طبیعت حاکم ہے۔

اس تقریر سے سب شبہات دفع ہو گئے اور مدعا ثابت ہو گیا کہ یہ حیات

دنیویہ معنی موت ہے اور یہاں کی موت (یعنی موت متعارفہ) وہاں کی حیات ہے۔ گو یہاں کی موت پر طبعاً حزن بھی ہوتا ہے اور کاملین کو بھی ہوتا ہے لیکن وہ مقتضا طبع کا ہے جیسا کہ فرح مقتضا عقل کا ہے۔ اگرچہ وہ حضرات اپنی قوت سے مقتضیات طبع کو روک بھی سکتے ہیں مگر اس حزن و بکا میں حکمتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اس لئے وہ امر طبعی کو روکتے ہیں۔ چنانچہ اس حکمت کا بیان حضور ﷺ نے اپنے صاحبزادے کے واقعہ وفات میں ارشاد بھی فرمایا ہے۔ انماھذہ رحمۃ الخ یعنی بکا مقتضا ہے شفقت کا جو حق ہے اولاد کا۔

خلاصہ یہ کہ موت کوئی غم کی چیز نہیں۔ بلکہ ولادت سے زیادہ خوشی کی چیز ہے۔ ہاں اس حیات کو معین اس حیات اخرویہ کا بنایا جائے اس طرح کہ اعمال قالبیہ جو کہ جوارح سے متعلق ہیں اور اعمال قلبیہ میں جو مکسوب ہیں (مثلاً اصل محبت اصل خشیت۔ اصل شوق جو اعمال قلبیہ موہوبہ ہیں ان کو ذکر اور مراقبات اور ریاضات وغیرہ سے بڑھانا) ان میں کوشش سعی کر کے ذرا بھی کوتاہی نہ کی جائے اگر کوتاہی ہو جائے اس کی تلافی کثرت استغفار اور دعائے توفیق سے کی جائے۔

اب اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نافع و مقبول فرمائیں اور ہم سب کو حضور اقدس رسول اللہ ﷺ کا قرب و محبت نصیب فرمادیں آمین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمدو علی آلہ واصحابہ اجمعین ابدالآبدین ودھر الداھرین کتبہ الاحقر محمد عیسی عفی عنہ عشرہ اولی ذیعقدہ ۵۲ھ

سوالات

(۱) مرد کے لئے ذکر ہے جنت کا عورت کے متعلق ذکر نہیں۔

(۲) مرد کو حور ملے گی عورت کو کیا ملے گا۔

(۳) کسی عورت نے چار نکاح کئے تو وہ عورت کس کے ساتھ رہے گی۔

(۴) زوجین میں سے ایک جنت میں ہے ایک دوزخ میں ہے تو کیا صورت بعد مغفرت ہے۔

﴿جوابات﴾

(۱) عورت چونکہ مرد کے تابع ہے اس لئے احکام میں بھی وہ مرد کے تابع ہے یعنی جیسے مرد مغفرت ہو جانے پر جنت میں جائے گا اسی طرح عورت بھی بعد مغفرت جائے گی اور اگر مغفرت نہ ہوئی تو جس طرح مرد دوزخ میں جائے گا اس طرح عورت بھی۔ بعد مغفرت دونوں ساتھ ساتھ جنت میں رہیں گے۔

(۲) عورت کو اپنا شوہر ملے گا۔

(۳) آخری شوہر کے ساتھ رہے گی۔

(۴) اگر مرد جنت میں گیا اور عورت دوزخ میں تو بعد مغفرت اپنے شوہر کے پاس آجائے گی اور اگر عورت جنت میں گئی اور مرد دوزخ میں تو عورت مومن صالح کو دی جائے گی اور شوہر کی مغفرت کے بعد اس کو واپس دی جائے گی۔

تجہیز الاموات

تجهیز الاموات

نَحمَدہ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ رسالہ مفیدہ تالیف کردہ جناب مولوی احمد حسین صاحب مبارکپوری کا ہے جس میں نقشہ تفصیل کفن اور مسائل ضروریہ مقام اضافہ کردہ احقر کا ہے۔
رسالہ حسب ذیل آٹھ فصل میں منقسم ہے۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع بخشے اور نیک عمل کی توفیق دے۔

کتبہ الاحقر محمد عیسیٰ عفی عنہ عشرہ اولیٰ ذیقعدہ ۱۳۵۲

پہلی فصل : جان کندنی کے بیان میں

جب کسی پر موت کے آثار ظاہر ہوں یعنی اس کے دونوں قدم ڈھیلے ہو جائیں او رناک کج ہو جائے اور کنپٹیوں میں گڑھے پڑ جائیں اور چہرہ کا چمڑا کھچ جائے تو چاہیے کہ اس کو قبلہ رُخ داہنی کروٹ لٹائیں اور مستحب ہے کہ کلمہ شہادت کی

تلقین اس طرح کریں کہ نیک آدمی اس کے پاس بلند آواز سے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اس کو پڑھنے کے لئے اصرار نہ کرے اس واسطے کہ وہ اپنی تکلیف میں مبتلا ہے اگر وہ ایک بار پڑھ لے تو کافی ہے اس کے بعد اگر وہ کوئی بات کرے تو پھر اسی طرح ایک بار تلقین کر دے اور مستحب ہے کہ اس کے پاس بیٹھ کر سورۃ یٰس پڑھے اور اچھے آدمی متقی و پرہیز گار وہاں پر آئیں جب مر جائے تو کپڑے کی پٹی سے اس کی داڑھی سر کے ساتھ باندھیں اور نرمی سے آنکھیں بند کریں اور باندھتے وقت کہیں بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَابَعْدَهٗ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاجْعَلْ مَاخَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیں اور مستحب ہے کہ اس کے کپڑے اُتار کر ایک چادر اڑھا دیں اور چارپائی یا چوکی پر رکھیں زمین پر نہ چھوڑیں پھر اس کے دوست آشنا محلہ والوں کو خبر کر دیں تاکہ اس کی نماز میں شریک ہوں اور اس کے لئے دعا کریں اور مستحب ہے کہ اس کے ذمہ جو کچھ قرض ہو اس کو ادا کریں اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں۔ غسل دینے سے پہلے اس کے پاس قرآن شریف پڑھنا منع ہے۔

دوسری فصل : غسل دینے کے بیان میں

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے جب غسل دینے کا ارادہ کریں تو غسل کی چوکی کو خوشبو کی دھونی دیں یعنی ایک بار یا پانچ بار اس کے چاروں طرف دھونی پھیریں اور اس پر مردہ کو لٹائیں اور بہتر ہے کہ چاروں طرف پردہ کر لیں پھر کپڑے اتاریں اور ناف سے زانو تک چھپائیں اور ایک کپڑا ہاتھ میں لپیٹیں اور آگے پیچھے سے اس کا ستر پانی ڈال کر پاک کریں اور وضو کرائیں لیکن میت اگر بچہ ہو تو وضو کی حاجت نہیں۔ اس وضو کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے منہ دھوئیں پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کر مسح کریں پھر دونوں پاؤں دھوئیں اور داہنے عضو کو پہلے

دھوئیں اور منہ اور ناک میں پانی ڈالیں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ کپڑا تر کر کے اس کے منہ میں پھیریں اور دانت مل کر صاف کریں اور لب کی میل چھوڑائیں اور ناک کو تر کپڑے سے اندر سے صاف کریں اور غسل کا پانی گرم کر لیں اور اگر ہو سکے تو بیر کے پتے ملا کر پکائیں اور چھان لیں اور اگر سر میں بڑے بال ہوں تو خطمی پانی میں خوب مل کر چھان لیں اس پانی سے سر اور داڑھی دھوئیں یا صابون سے دھوئیں پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر داہنے پہلو کو سر سے پاؤں تک غسل دیں پھر داہنی کروٹ لٹا کر غسل دیں تاکہ سب جگہ پانی پہنچ جائے پھر پیٹھ کی طرف سہارا دے کر بیٹھائیں اور شکم اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ ملیں اگر کچھ نجاست نکلے تو صاف کریں اور غسل یا وضو نہ دُہرائیں اور سر اور داڑھی میں کنگھی نہ کریں نہ ناخن تراشیں نہ لب اور بغل کے بال دور کریں۔

فائدہ: جو شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا اس کو بھی غسل دینا واجب ہے اگر اس قدر پھول گیا ہے کہ غسل نہیں دے سکتے تو بھی اس پر پانی بہانا واجب ہے اور جو لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اس کا بھی غسل واجب ہے چاہیئے کہ اس کا نام رکھیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور جو مردہ پیدا ہو یا کچا بچہ پیدا ہوا یعنی اس کے اعضا درست نہیں ہوئے اس کو بھی غسل [1] دیں اور کپڑے میں لپیٹ کر دفن کریں اس پر نماز جنازہ نہیں ہے۔ جس میت کے مومن یا کافر ہونے کا حال معلوم نہ ہو پس اگر اسلام کی علامت اس میں پائی جائے یا دار الاسلام میں ہو تو اس کا حکم مسلمان کا ہے اور جو شخص سمندر کے سفر میں مرے تو غسل و کفن و نماز جنازہ کے بعد اس کو وزنی چیز سے باندھ کر سمندر میں ڈال دیں بہتر ہے کہ غسل دینے والا بھی باوضو ہو اور اگر جنابت والا یا حیض و نفاس والی عورت یا کافر غسل دے تو کراہت کے ساتھ جائز ہے اور مستحب ہے کہ میت کی قرابت والا غسل دے اور

---

[1] اور نام رکھیں اگر لڑکا لڑکی کا نشان نہ معلوم ہو تو اس کا نام ایسا رکھیں جو عورت مرد میں ملتا جلتا ہو جیسے بسم اللہ، رحمت، نعمت اور حشمت وغیرہ کذا فی الصحاح ۱۲ محمد نذیر صابر دہلوی عفی عنہ۔

اگر اس کو غسل دینے کا طریقہ معلوم نہ ہو تو پرہیزگار آدمی غسل دے اور غسل دینے والے کو چاہئے کہ اچھی طرح غسل دے کہ تمام بدن میں پانی پہنچ جائے اور اگر میت کی خوبی دیکھے تو اس کو بیان کرے اور اگر بُرائی دیکھے مثلاً بدبو یا اس کی صورت کی بے رونقی یا کسی عضو میں بُرائی تو اس کو ظاہر نہ کرے مردوں کو مرد غسل دے اور عورتوں کو عورت اور چھوٹے لڑکے لڑکی کے غسل میں اختیار ہے چاہے مرد دے چاہے عورت اور ضرورت کے وقت عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے لیکن شوہر اپنی بی بی کو غسل نہیں دے سکتا۔ اگر عورت مر گئی اور غسل دینے والی عورت نہیں ہے تو اگر مرد محرم موجود ہے تو اپنے ہاتھ سے تیمم کرادے اور اگر شوہر ہے تو ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے اور اگر اجنبی ہے تو بھی کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے اور ہاتھ کے تیمم کرانے کے وقت نگاہ نیچی رکھے بوڑھی اور جوان عورت کا ایک حکم ہے اور اگر مرد مر جائے اور غسل دینے والا مرد نہیں ہے تو عورت ذی رحم محرم تیمم کرائے اگر یہ نہ ہو اجنبی عورت ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔ اگر لڑکا مر گیا اور باپ کافر ہے تو اس سے غسل دلانا مناسب نہیں بہتر ہے کہ مسلمان غسل دے۔ اگر کوئی شخص سفر میں مر گیا اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کرا کے نماز جنازہ پڑھے پھر اگر پانی مل جائے تو غسل دے کر دوبارہ نماز پڑھے۔

تیسری فصل : کفن دینے کے بیان میں

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے مرد کے لئے مسنون کفن تین کپڑے ہیں، ازار کرتا لفافہ اور صرف ازار لفافہ بھی کافی ہے اور مجبوری کے وقت جو مل جائے اسی کا کفن دے۔ ازار، لفافہ [۱] سر سے قدم تک اور کرتا بغیر آستین اور کلی کا گردن سے قدم تک ہو اور متاخرین فقہا نے میت عالم کے واسطے عمامہ باندھنا بھی بہتر

---

[۱] نیچے کی چادر۔

[۲] اوپر کی چادر۔

لکھا ہے مگر شملہ منہ کی طرف رکھے۔ اور عورت کے لئے مسنون پانچ کپڑے ہیں کرتا، ازار، اوڑھنی، لفافہ، سینہ بند اور صرف ازار، لفافہ، اوڑھنی بھی کافی ہے کرتا مونڈھوں سے ٹخنوں تک اور سینہ بند سینہ سے گھٹنوں تک، یا ناف تک اور اوڑھنی دو ہاتھ لمبی دو بالشت چوڑی اور ازار و لفافہ سر سے پاؤں تک ہونا چاہئے ناچاری کے وقت عورت کو دو کپڑے اور مرد کو ایک کپڑا بھی جائز ہے اور بغیر ناچاری کے مکروہ ہے۔ اور جو لڑکے لڑکیاں جوان ہونے کے قریب ہوں ان کا حکم مرد اور عورت کا ہے اور جو لڑکا چھوٹا ہو اس کے لئے ادنیٰ درجہ ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کے واسطے ادنیٰ درجہ دو کپڑے ہیں۔

مردوں کے لئے خالص ریشمی کپڑے اور کسم زعفران کے رنگے ہوئے کپڑے کا کفن دینا مکروہ ہے۔ اور عورت کے لئے جائز ہے۔

سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے اور نیا پرانا یکساں ہے جو میت مالدار ہو اور اس کے ورثہ کم ہوں اس کو کفن مسنون دینا افضل ہے اور جس کا مال کم اور ورثہ زیادہ ہوں اس کو کفایتی افضل ہے۔

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کفن کو پہلے ایک بار یا تین بار یا پانچ بار خوشبو کی دھونی دیں پھر مرد کے لئے پہلے لفافہ بچھائیں اس کے اوپر ازار پھر میت کو اس پر لٹا کر کرتا پہنائیں اور سر اور داڑھی اور بدن میں خوشبو لگائیں مگر مرد کے واسطے زعفران کی خوشبو نہ لگائیں اور میت کو پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانوں اور دونوں قدم پر کافور لگائیں اس کے بعد ازار کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں اسی طرح لفافہ بھی لپیٹیں اور گرہ دیں۔

عورت کے لئے پہلے سینہ بند پھر لفافہ بچھائیں اس پر ازار پھر میت کو اس پر رکھ کر کرتا پہنائیں اور بال کے دو حصہ کر کے دونوں طرف سے کرتے کے اوپر کر دیں اور اوڑھنی اس کے سر پر اوڑھا کر دونوں کناروں سے دونوں طرف کے بال چھپائیں اور اس کے اوپر ازار پھر لفافہ پھر سینہ بند سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں کے نیچے تک لپیٹیں۔ کفن پہنانے اور خوشبو لگانے میں جج

کے احرام والے اور بے احرام والے برابر ہیں جس کے پاس مال نہ ہو اس کا کفن
اس شخص کے ذمہ پر ہے جس پر اس کا نان نفقہ واجب ہے اور عورت کا کفن شوہر
کے ذمہ ہے اور اگر شوہر غریب ہے تو بھی اس کا کفن عورت پر واجب نہیں بلکہ
محلّہ والوں پر واجب ہے اگر کوئی مسافر یا غریب مر گیا اور لوگوں سے چندہ کر کے
اس کا کفن خریدا اور جو کچھ روپیہ بچ گیا پس اگر معلوم ہو کہ یہ فلاں کا روپیہ ہے تو
اس کو دے دینا چاہئے ورنہ دوسرے کسی غریب کے کفن میں لگائیں اگر اس کا بھی
موقع نہ ہو تو صدقہ کر دے۔

نقشہ تفصیل کفن

نام پارچہ	طول	عرض	انداز پیمائش	کیفیت
(۱) ازار	۲ گز	۱ گز سے ۲ گز	سر سے پاؤں تک	۱۴ یا ۱۵ یا ۱۶ گرہ عرض کا کپڑا ہو تو ڈیڑھ پاٹ میں ہوگا۔
(۲) لفافہ	۲ گز	//	ازار سے ۴ گرہ زائد	//
(۳) قمیض یا کفنی	۲ گز یا ۲ گز	۱ گز	کندھے سے نصف ساق تک	۱۴ گرہ یا ایک گز عرض کی تیار ہوتی ہے دو برابر حصہ کر کے اور چاک کھول کر گلے میں ڈالتے ہیں۔
(۴) سینہ بند	۲ گز	۱ گز	زیر بغل سے گھٹنوں تک	//
(۵) سر بند	۱ گز	۱۲ گرہ	جہاں تک آجائے	سر کے بال دو حصے کر کے اس میں لپیٹ کر دائیں بائیں جانب سینے کے رکھے جاتے ہیں۔

متعلقات کفن : تہ بند، بدن کی موٹائی سے ۳ گرہ زائد۔ بڑے آدمی کے لئے۔
۱ گز طول کافی ہے اور عرض میں ناف سے پنڈلی تک ۱۴ گرہ عرض کافی ہے یہ دو

ہونے چاہئیں۔ دستانہ ۲ گرہ طول ۳ گرہ عرض بقدر پنجہ دست بنالیں یہ بھی دو عدد ہوں۔ باقی سامان گھڑے (۲ عدد)، ہوٹا (ا عدد)، تختہ غسل، لوبان، روئی، گل خیرو، کافور، تختہ یا لکڑی برائے پٹاؤ قبر بقدر پیمائش۔

چوتھی فصل : جنازہ لے جانے کے بیان میں

جنازہ لے جانے کے واسطے مسنون طریقہ یہ ہے کہ چار آدمی چاروں پایہ پکڑ کر لے چلیں اس طرح سے کہ دس دس قدم پر مونڈھے بدلیں اور چاروں پائے پر اسی طرح کریں۔ اس سے بھی افضل طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کا پایہ پہلے اپنے داہنے مونڈھے پر رکھے دس قدم کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ پھر دس قدم کے بعد سرہانے کا دوسرا پایہ اپنے بائیں مونڈھے پر رکھے پھر دس قدم کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ مونڈھے پر رکھے اسی طرح ہر شخص ردوبدل کرتا جائے۔ اور جو بچہ شیر خوار ہو یا اس سے کچھ بڑا ہو اس کی لاش ہاتھ پر لے جانا جائز ہے اور جنازہ لے کر تیزی سے چلنا چاہئے لیکن نہ اس قدر کہ جنازہ ہلنے لگے اور جنازہ کا سر آگے رہنا چاہئے جنازہ کے ساتھ چلنے والے داہنے بائیں نہ چلیں بلکہ پیچھے پیچھے اطمینان سے چلیں آگے چلنا بھی جائز ہے لیکن اگر جنازہ دور نکل گیا تو تیز چل سکتے ہیں دوڑ بھی سکتے ہیں۔ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری سے بھی جانا جائز ہے مگر اس کو جنازہ کے آگے جانا مکروہ ہے اگر جنازہ اپنے ہمسایہ کا ہے یا قرابت دار کا یا کسی نیک آدمی کا تو اس کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے جنازہ کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں بات چیت کرنا یا دعا تلاوت قرآن بلند آواز سے کرتے ہوئے جانا مکروہ ہے جب قبرستان میں پہنچیں تو جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ جب تک مٹی دے کر قبر برابر نہ ہو تب تک نہ بیٹھیں۔ میت کے مکان پر یا جنازہ کے ساتھ نوحہ کرنا آواز سے رونا مصیبت کا بیان کرنا کپڑے پھاڑنا حرام ہے یہ رسم جاہلیت کی ہے اس سے بچنا چاہئے چپکے رونے میں

گناہ نہیں اور صبر کرنا ہر حال میں افضل ہے اور عورتوں کو جنازہ کے ساتھ نہ جانا چاہئے اگر کوئی عورت رونے والی ساتھ ہو جائے تو اس کو منع کریں۔ بہتر ہے کہ اپنے آدمی جنازہ لے چلیں اور اُجرت دے کر بھی لے جانا جائز ہے۔

پانچویں فصل : نماز جنازہ کے بیان میں

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اگر ایک آدمی پڑھ دے تو بھی فرض ادا ہو جائے گا۔ ورنہ سب کے سب گنہگار ہوں گے نماز جنازہ کے واسطے شرط ہے کہ میت کو غسل دیا گیا ہو اگر کسی کو بغیر غسل کے اور بغیر نماز جنازہ کے دفن کیا یا نماز جنازہ پڑھ کر غسل دیا اور دفن کر دیا یا بغیر غسل کے نماز جنازہ پڑھا اور دفن کیا تو تین دن کے اندر قبر پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور جو شخص مسلمان بادشاہ کے حکم سے پھر گیا یا ڈکیتی کرنے لگا یا ماں باپ کو قتل کیا ان سب پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ اور جس نے دشمن پر تلوار چلائی اور دھوکے سے اپنی گردن پر پڑی اور قتل ہو گیا یا کسی نے خودکشی کر لی یا قصاص میں یا سنگسار کر کے مارا گیا ان سب پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ نمازِ جنازہ کی امامت کا مستحق شہر کا امام ہے اس کے بعد محلّہ کا امام پھر میت کا قرابت دار اور عورتوں اور نابالغوں کو امامت کا حق نہیں ہے۔ اگر میت نے وصیت کی کہ فلاں شخص میری نماز پڑھائے تو یہ وصیت باطل ہے۔ اگر میت کا کوئی رشتہ دار ولی نہیں ہے تو اگر میت عورت ہے تو اس کا شوہر ولی ہوگا ورنہ اہلِ محلّہ جو اس کے ہمسایہ ہیں جس پر ایک بار نماز ہو چکی اس کا فرض ادا ہو گیا اب دوبارہ اس پر نماز نہیں ہے اگر مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض ادا کر کے نمازِ جنازہ پڑھے اس کے بعد سنت۔ جو شرطیں پنج وقتہ نماز کی ہیں وہی نماز جنازہ کی بھی ہیں اور جن چیزوں سے وقتی نماز فاسد ہوتی ہے اس سے نماز جنازہ بھی فاسد ہوتی ہے۔ نیت نماز جنازہ کی یہ ہے کہ میں اللہ کے واسطے اس فرض کو ادا کرتا ہوں کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر اور مقتدی یہ بھی نیت کریں کہ

میں اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اگر صرف یہ نیت کرے کہ میں نے اس امام کی اقتدا کی تو بھی صحیح ہے۔ نماز جنازہ کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ میت سامنے رکھی ہو اور افضل یہ ہے کہ مقتدیوں کی تین صف کرے مثلاً اگر سات آدمی موجود ہوں تو ایک امام اور تین آدمی کی پہلی صف اور دو کی دوسری صف اور ایک کی تیسری صف کی جائے اور امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو۔ نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں اگر ایک تکبیر بھی چھوٹ جائے تو دوبارہ پڑھنی ہوگی۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر جو درود یاد ہو پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ پڑھے اور جس کو یہ دعا یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو پڑھے اور اگر میت لڑکا ہے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور اگر لڑکی ہو تو اس طرح پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً جس کو یہ دعا یاد نہ ہو تو جو دعا یاد ہو پڑھے۔

پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔ صرف امام تکبیر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہیں اور جو شخص درمیان نماز کے آئے تو کھڑا رہے جب امام تکبیر کہے تو شریک ہو جائے اور جب امام سلام پھیرے تو باقی تکبیریں پوری کر کے سلام پھیرے۔ اگر بہت سے جنازے جمع ہو گئے ہیں تو اختیار ہے چاہے ہر ایک کی نماز الگ الگ پڑھے چاہے سب کو سامنے رکھ کر ایک نماز سب کی نیت سے پڑھے۔ نماز جنازہ میدان میں عید گاہ میں گھر میں جائز ہے البتہ جس مسجد میں جماعت ہوتی ہے اس میں مکروہ ہے لیکن بارش وغیرہ کے وقت حرج نہیں۔

چھٹی فصل : قبر اور دفن کے بیان میں

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے۔ اور قبر دو قسم کی ہوتی ہے ایک لحد یعنی بغلی اور دوسری صندوقی۔ لحد وہ ہے کہ قبر تیار کرنے کے بعد لمبائی میں پچھم کی طرف ایک گڑھا نہر کے مثل کھود کر اس میں میت کو رکھیں اور یہ طریقہ سنت رسول اللہ ﷺ کے موافق ہے۔ اور جہاں زمین نرم ہو وہاں صندوقی کھودنا جائز ہے اور صندوقی وہ ہے کہ قبر تیار کرنے کے بعد قبر کی لمبائی میں ایک گڑھا نہر کی صورت بیچ قبر کے کھودیں اور اس میں مردہ کو رکھیں اس کے اوپر تختہ رکھ کر بند کر دیں اور مٹی ڈالیں۔ قبر کی گہرائی آدمی کے سینہ تک ہو اگر قد کے برابر ہو تو افضل ہے اور چوڑائی بقدر آدھے قد کے ہونی چاہئے۔ میت کو قبر میں اتارنے والے مضبوط نیک بخت اور پرہیزگار ہوں پہلے میت کو قبر کے کنارے پچھم طرف رکھ کر قبر میں اتار دیں اور لحد میں رکھتے وقت کہیں بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّہ رَسُوْلِ اللّٰہِ میت اگر عورت ہو تو قبر میں اتارنے کے لئے اس کے قرابت دار محرم ہوں تو افضل ہے اور عورت کو اتارتے وقت قبر پر پردہ کر لیں پھر میت کو داہنی کروٹ قبلہ رُخ لٹائیں اور کفن کی گرہیں کھول دیں اور کچی اینٹ یا بانس وغیرہ سے لحد بند کریں اور مٹی گرائیں اور دوسری مٹی اس میں نہ ملائیں۔ بہتر ہے کہ سرہانے سے مٹی گرائیں اور ہر شخص کو تین بار مٹی دینا چاہیے پہلی بار مٹی ڈالتے وقت کہے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری بار میں کہے وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ تیسری بار میں کہے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی پھر قبر کو دستور کے موافق بنا دیں اور پانی چھڑکیں۔ قبر کو چبوترہ کی شکل پر بنانا قبر پر گچ کرنا منع ہے اور قبر پر مسجد یا مکان بنانا یا اس پر بیٹھنا یا سونا یا اس پر چلنا یا پاخانہ پیشاب کرنا یا پتھر وغیرہ لگا کر اس پر لکھنا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ بعد دفن کے قبر کے پاس دو گھنٹہ بیٹھیں اور قرآن شریف پڑھیں اور دعا کریں اس سے میت کی مغفرت ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے

اور عذاب میں کمی ہوتی ہے اس کے بعد قبر کی زیارت کرتے رہیں اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر اس کا ثواب میت کی روح کو بخشیں جو شخص سفر میں مرے اس کو وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا افضل ہے اور قبرستان کی گھاس کاٹنا اور اس کے درختوں کی تازی شاخ کاٹنا مکروہ ہے۔

ساتویں فصل : زیارت قبر کے بیان میں

قبر کی زیارت ہر ہفتہ میں کرنا مستحب ہے اور جمعہ و شنبہ و دو شنبہ و پنجشنبہ کا دن افضل ہے اور شب برات میں اور ذی الحجہ کے دس دنوں میں اور عیدین میں اور عشرہ محرم میں بھی قبروں کی زیارت کرنی افضل ہے۔ محمد بن واسع رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ پنجشنبہ و جمعہ کے دن زیارت کرنے والوں کو مردہ پہچانتا ہے رسول اللہ ﷺ ہر سال شہداء احد کی زیارت کو مدینہ منورہ سے جاتے تھے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی جاتے تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ اگر زیارت کرنے والے قبر کے پاس بدعات اور برے کام کرتے ہوں یا مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی ہجوم ہوتا ہو تو اس وجہ سے زیارت قبر کو ترک کرنا بڑی غلطی ہے چاہئے کہ قبر کی زیارت کرتے رہیں اور برائیوں کے روکنے اور بند کرنے کی کوشش کریں۔ اگر بوڑھی عورت موت کو یاد کرنے اور ثواب پہنچانے کی نیت سے قبر کی زیارت کو جائے تو جائز ہے جب زیارت قبر کا ارادہ کرے تو مستحب ہے کہ پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور اس کا ثواب میت کو بخشے تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر منور کرتا ہے اور اس کو بھی بڑا ثواب ملتا ہے اس کے بعد سیدھے قبرستان چلا جائے اور جوتا اتار دے اور قبر کے سامنے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہو اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ پھر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب پہنچائیں۔ اگر ہو سکے تو سورۃ فاتحہ اور الم مفلحون تک اور آیت الکرسی

اور امن الرسول سے آخر سورہ تک اور سورہ یٰس اور تبارك الذی الھکم التکاثر اور قل ھو اللہ گیارہ باریا سات بار پڑھے اور کہے یا اللہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچادے۔ ابو بکر بن سعید فرماتے ہیں مستحب ہے کہ قل ھو اللہ دس باریا سات بار پڑھ کر پہنچائے اگر میت گنہگار ہے تو اس کی مغفرت ہوگی اور اگر نیک ہے تو پڑھنے والے کی مغفرت ہوگی علماء نے فرمایا ہے کہ جو نوافل ادا کرے چاہئے کہ اس کا ثواب کُل مومنین و مومنات کو بخشے ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملتا ہے اور کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی یہی مذہب اہل سنت و الجماعت کا ہے رسول اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر سال آپ کے واسطے عمرہ کرتے تھے اور امن موفق نے آپ کے واسطے ستر حج کئے اور امن سراج نے دس ہزار سے زیادہ آپ کے واسطے ختم قرآن کیا۔

فائدہ: جس کے گھر غمی ہو اس کے یہاں تین دن تک غمخواری کے لئے جانا مستحب ہے اور محلہ والوں اور قرابت داروں اور دوست آشنا کو غمخواری کے واسطے جانا باعث ثواب ہے اس کے گھر کے سب چھوٹے بڑے کو صبر کے کلمات کہے اور تسلی دے تسلی دینے میں اس طرح کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری میت کی مغفرت کرے اس کے گناہ معاف فرمائے اس پر اپنی رحمت نازل کرے اور تم لوگوں کو صبر کی توفیق دے غمخواری کے واسطے چاہئے کہ میت والے اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھنے کا انتظام کریں ایک دن یا دو دن یا تین دن تک اس کے یہاں جائیں اور صبر و تسلی کی تلقین کریں۔ بلند آواز سے رونا کپڑے پھاڑنا اپنے منہ پر یا سینہ پر مارنا سر پر خاک ڈالنا اور مردوں کو سیاہ لباس پہننا یہ سب جاہلیت کی رسمیں ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور دل سے رونے آنسو بہانے میں مضائقہ نہیں۔ ہمسایہ اور قرابت داروں کو میت کے گھر والوں کے واسطے دو ایک وقت کھانا پکوا کر بھیجنا جائز ہے اور جو یہ دستور ہے کہ تیسرے یا چوتھے دن یا اس کے بعد میت کے گھر والے کھانا پکاتے ہیں اور محلہ کی اور قرابت والوں کی دعوت کرتے ہیں۔ یہ جائز نہیں ایسے دستور کو چھوڑ دینا چاہئے بہتر طریقہ ہے

کہ جب چاہے کھانا پکوا کر غریبوں اور محتاجوں کو کھلائے اور اس کا ثواب میت کو بخشے۔

آٹھویں فصل : غسل دینے کے بیان میں

(۱) اگر کوئی شخص دریا میں ڈوب کر مر گیا ہو تو وہ جس وقت نکالا جائے اس کا غسل دینا فرض ہے پانی میں ڈوبنا غسل کے لئے کافی نہ ہوگا اس لئے کہ میت کا غسل دینا زندوں پر فرض ہے اور ڈوبنے میں کوئی ان کا فعل نہیں ہوا۔ ہاں اگر نکالتے وقت غسل کی نیت سے اس کو پانی میں حرکت دے دی جائے تو غسل ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر میت کے اوپر پانی برس جائے یا اور کسی طرح پانی پہنچ جائے تب بھی اس کا غسل دینا فرض رہے گا۔

(۲) اگر کسی آدمی کا صرف سر کہیں دیکھا جاوے تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ یونہی دفن کر دیا جائیگا۔ اور اگر کسی آدمی کا بدن نصف سے زیادہ کہیں ملے تو اس کا غسل دینا ضروری ہے خواہ سر کے ساتھ ملے یا بغیر سر کے اور اگر نصف سے زیادہ نہ ہو بلکہ نصف ہو تو اگر سر کے ساتھ ہو تو غسل دیا جائے گا ورنہ نہیں۔

(۳) اگر کوئی میت کہیں دیکھی جائے اور کسی قرینے سے یہ نہ معلوم ہو کہ یہ مسلمان تھا یا کافر تو اگر دار الاسلام (یعنی ایسی جگہ جہاں مسلمان زیادہ بستے ہوں) میں یہ واقعہ ہوا تو اس کو غسل دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے۔

(۴) اگر مسلمانوں کی نعشیں کافروں کی نعشوں میں مل جائیں اور کوئی تمیز باقی نہ رہے تو ان سب کو غسل دیا جائے گا اور اگر تمیز باقی رہے تو مسلمانوں کی نعشوں کو علیحدہ کر کے لے جائیں اور صرف انہیں کو غسل دیا جائے۔

(۵) اگر مسلمان کا کوئی عزیز کافر ہو اور وہ مر جائے تو اس کی نعش ہم مذہب کو دی جائے اگر اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا ہو مگر لینا قبول نہ کرے تو بدرجہ مجبوری وہ مسلمان اس کافر کو غسل دے مگر نہ مسنون طریقے سے یعنی اس کو وضو نہ کرائے اور سر اس کا صاف نہ کرایا جائے۔ کافور وغیرہ اس کے بدن میں نہ ملا جائے بلکہ جس طرح نجس چیز کو دھوتے ہیں اسی طرح اس کو دھوئیں اور کافر اس غسل سے پاک نہیں ہوتا۔

(۶) مرتد اگر مر جائے تو اس کو بھی غسل نہ دیا جائے اور اگر اس کے اہل مذہب اس کی نعش مانگیں تو ان کو بھی نہ دی جائے۔

(۷) اگر پانی نہ ہونے کے سبب سے کسی میت کو تیمم کرایا گیا ہو اور پھر پانی مل جائے تو اس کو غسل دے دینا چاہیے۔

نماز جنازہ :

(۸) بعد غسل میت اگر نجاست حقیقیہ اس کے بدن سے خارج ہوئی ہو اور اس سبب سے اس کا بدن بالکل نجس ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں نماز درست ہے۔

(۹) اگر بے غسل یا تیمم کرائے ہوئے دفن کر چکے ہوں اور قبر پر مٹی بھی پڑ چکی ہو تو پھر اس کی نماز اس کی قبر پر اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے۔

(۱۰) اگر کوئی مسلمان بے نماز پڑھے ہوئے دفن کر دیا گیا ہو تو اس کی نماز اس کی قبر پر پڑھی جائے گی جب تک کہ اس کی نعش کے پھٹ جانے کا اندیشہ نہ ہو اور نعش پھٹنے کی مدت ہر جگہ کے اعتبار سے مختلف ہے اس کا تعین نہیں ہو سکتا۔ یہی واضح ہے اور بعض نے تین دن اور بعض نے دس دن اور بعض نے ایک ماہ کی مدت بیان کی ہے۔

دفن :

(۱۱) بلا عذر جنازہ کو کسی جانور یا گاڑی وغیرہ پر رکھ کر لے جانا بھی مکروہ ہے اور عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔ مثلاً قبرستان بہت دور ہو۔

(۱۲) یہ بھی جائز ہے کہ اگر بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں خواہ صندوق لکڑی کا ہو یا پتھر کا یا لوہے کا مگر بہتر ہے کہ اس صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔

(۱۳) عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے اور اگر میت کے بدن کے ظاہر ہو جانے کا خوف ہو تو پھر پردہ کرنا واجب ہے۔

(۱۴) بعد دفن کر چلنے کے قبر پر کوئی عمارت مثل گنبد یا قبے وغیرہ کے بنانا بغرض زینت حرام ہے اور مضبوطی کی نیت سے مکروہ ہے۔

(۱۵) میت کی قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے لکھنا جائز نہیں۔

(۱۶) جب قبر میں مٹی پڑ چکے تو اس کے بعد میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں ہاں اگر کسی آدمی کی حق تلفی ہوئی ہو تو البتہ نکالنا جائز ہے۔

مثال: (۱) جس زمین میں اس کو دفن کیا ہے وہ کسی دوسرے کی ملک ہو اور وہ اس کے دفن پر راضی نہ ہو۔

(۲) کسی شخص کا مال قبر میں رہ گیا ہو۔

(۱۷) اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو اس کا پیٹ چاک کر کے وہ بچہ نکال لیا جائے۔

(۱۸) قبل دفن کے نعش کا ایک مقام سے دوسرے مقام میں دفن کرنے کے لئے لے جانا خلاف اولیٰ ہے جب کہ وہ دوسرا مقام ایک دو میل سے زیادہ نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہو تو جائز نہیں اور بعد دفن کے نعش کھود کر جانا تو ہر حالت میں ناجائز ہے۔

(۱۹) تین دن بعد تعزیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر تعزیت کرنے والا یا میت کے اعزا سفر میں ہوں اور تین دن کے بعد آئیں تو اس صورت میں تین دن کے بعد تعزیت مکروہ نہیں۔

(۲۰) اپنے لئے کفن تیار رکھنا مکروہ نہیں۔ قبر کا تیار رکھنا البتہ مکروہ ہے۔

تفصیلی تعارفی فہرست

(۱) آنسوؤں کا سمندر : سائز 16×36×23 صفحات 272 مجلد' ہدیہ
پانچ سو اسلامی کتابوں کے مصنف اور خطیب زمانہ امام ابن جوزی (وفات 597ھ) کے 32 مواعظ اور عبرتوں پر مشتمل (بحر الدموع) "آنسوؤں کا سمندر" ہر مسلمان کی اصلاح اعمال اور فکر آخرت کیلئے خوبصورت کتاب اور دلچسپ مضامین کا مرقع اور مقبول عام و خواص کتاب ہے۔

(۲) اسرار کائنات : سائز 16×36×23 صفحات 300 'مجلد' ہدیہ
اللہ کی عظمت کے دلائل عرش و کرسی' تجلیات خداوندی' لوح و قلم' آسمان زمین سورج چاند ستارے' بادل' بارش' کہکشاں' آسمانی اور زمینی مخلوقات اور تحت الثری اور اس سے نیچے کی مخلوقات' تسبیحات حیوانات' مراحل تخلیق کائنات' سمندری مخلوقات عالم حیوانات اور عجائبات انسان' قرآن' حدیث' صحابہ تابعین' محدثین اور مفسرین کی بیان کردہ حیرت انگیز تفصیلات انسانی عقل اور سائنسی آلات سے ماوراء مخلوقات اسلامی سائنس اور دیگر بہت سے عنوانات پر مشتمل اردو زبان میں پہلی کتاب۔

(۳) اسلاف کی مقبول دعائیں : سائز 16×36×23 صفحات 80 'مجلد' ہدیہ
امام ابن ابی الدنیا کی کتاب مجابو الدعوۃ کا ترجمہ از شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور عنوانات و تخریج و تزئین مفتی امداد اللہ انور۔

(۴) اکابر کا مقام عبادت : سائز 16×36×23 صفحات 320 'مجلد' ہدیہ
انبیاء کرام' صحابہ عظام اور اکابر اولیاء کی بارگاہ خداوندی میں عبادت نماز' تہجد' اذکار' دعائیں' قلبی کیفیات' روحانی توجہات' ہر ہر صفحہ مؤمن کی عملی زندگی کیلئے قابل تقلید' ولایت کاملہ خاصہ کے حصول کا جذبہ پیدا کرنے والی اور ولی بنانے والی عظیم ترین تصنیف۔

(۵) تصاویر مدینہ : سائز 16×36×23 صفحات 200 مجلد' ہدیہ
مدینہ طیبہ کی قدیم و جدید تاریخ پر مشتمل سینکڑوں قدیم و جدید نایاب تصاویر مع تفصیلات عاشقان مدینہ کے دیدودل کیلئے غرباء و مساکین امت کیلئے زیارات مدینہ کا نادر قیمتی سرمایہ۔

(۶) تاریخ جنات و شیاطین : سائز 16×36×23 صفحات 432 مجلد' ہدیہ
عالم اسلام کے مشہور مصنف امام جلال الدین سیوطی کی کتاب " لقط المرجان فی احکام الجان" کا اردو ترجمہ جو جنات اور شیاطین کے احوال' کرتوت' حکایات وغیرہ پر لکھی جانے والی تمام کتابوں کا نچوڑ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں جنات اور شیاطین کا بہترین تو ڑ ہے۔

(۷) جہنم کے خوفناک مناظر : سائز 16×36×23 صفحات 352 مجلد' ہدیہ اردو زبان میں اپنے موضوع کی پہلی مستند اور تفصیلی کتاب' امام ابن رجب حنبلی (وفات 795ھ) کی "التخویف من النار" کا اردو ترجمہ' جو دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا مکمل آئینہ دار' دیدہ و دل کیلئے عبرت اور نہایت ہی اصلاحی کتاب ہے۔

(۸) جنت کے حسین مناظر : سائز 16×36×23 صفحات 640 مجلد' ہدیہ قرآن

پاک کتب حدیث امام عبدالملک بن حبیب قرطبی امام ابن ابی الدنیا امام بیہقی امام ابو نعیم اصبہانی امام ابن کثیر امام ابن قیم امام جلال الدین سیوطی اور امام قرطبی کی جنت کے موضوع پر تحریر کردہ بے مثال کتابوں کا جامع شہ پارہ ہر مضمون عجائبات جنت اور حسین مناظر کا مرقع تمام مسلمانوں کے لئے نادر تحفہ۔

(۹) حل قال بعض الناس: سائز 16×36×23 صفحات 60 مجلد ہدیہ

صحیح بخاری میں تقریباً چوبیس مقامات پر قال بعض الناس کے تحت ائمہ احناف پر تعریض ہے جس کے علماء احناف نے بہت سے جواب قلم بند کئے ہیں ایک جواب بخاری شریف جلد ثانی کے شروع میں عربی زبان میں عام چھپا ہوا ملتا ہے جسے ایک عظیم محقق نے بہترین پیرایہ میں لکھا ہے ہمارے کرم فرما شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور مدظلہم نے سالہاسال کی تدریس بخاری شریف کے بعد اسی جواب کو زیادہ اہم سمجھ کر اساتذہ اور طلبائے دورہ حدیث کیلئے اس کا ترجمہ فرمایا ہے۔

(۱۰) رحمت کے خزانے: سائز 16×36×23 صفحات 624 مجلد ہدیہ =

امام ابن کثیر کے استاد محدث عظیم شرف الدین دمیاطیؒ کی تالیف المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح کا اردو ترجمہ مع تشریحات اسلاف محدثین نے ہر قسم کے نیک اعمال کے ثواب و انعامات کے متعلق جو کتب تصنیف فرمائی ہیں تقریباً ان سب کو اس کتاب میں انتہائی شاندار طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے ہر حدیث کے مطالعہ سے گنہگار مسلمانوں کی تسلی کے اسباب اور نیک اعمال کے بدلہ میں خدا کی رحمت کے لٹائے جانے والے خزانوں کی بیش بہا تفصیلات اور شوق عمل صالح اس کتاب کا سرمایہ ہیں۔

(۱۱) ساٹھ علوم: سائز 16×36×23 صفحات 316 مجلد ہدیہ

امام رازی کی کتاب حدائق الانوار فی حقائق الاسرار کا ترجمہ' تفسیر' حدیث' فقہ' مناظرہ' قراءت' شعر' منطق' طب' تعبیر خواب' تشریح الاعضاء' فراست' طبیعات' مغازی' ہندسہ' الہیات' تعویذات' فلکی نظام' آلات حرب' اسرار شریعت' ادویہ' دعائیں' اسماء الرجال' صرف' نحو' وراثت' عقائد' تواریخ سمیت ساٹھ علوم کا دلچسپ اور عجیب و غریب خزانہ۔

(۱۲) صحابہ کرام کے جنگی معرکے: سائز 16×36×23 صفحات 500 خوبصورت جلد' ہدیہ روپے مؤرخ اسلام علامہ واقدی (وفات 207ھ) کی مشہور زمانہ تاریخی کتاب فتوح الشام عربی کا نہایت عالیشان ترجمہ از مولانا حکیم شبیر احمد سہارنپوریؒ اور انتخاب' تسہیل اور عنوانات وغیرہ از مفتی محمد امداد اللہ انور' صحابہ کرام کی دنیاوی طاقتوں سے ٹکر کے لازوال کارنامے' صحابہ کرام کی زور آوری' سپہ سالاری' فتح مندی' شجاعت و استقلال کی پندرہ معرکہ آراء جنگوں کے تفصیلی مناظر' نہایت دلچسپ' حیرت انگیز' ولولہ انگیز واقعات' عظمت صحابہ کی بہترین ترجمان' جہاد فی سبیل اللہ کے احیاء کی شاندار کوشش' ہر مسلمان کے مطالعہ کی زینت' افواج اسلام کیلئے صحابہ کرام کے معرکوں کا زرین تحفہ۔

(۱۳) عشق مجازی کی تباہ کاریاں: سائز 16×36×23 صفحات 280 مجلد ہدیہ

چھٹی صدی ہجری کے عظیم خطیب' محقق' مصنف' محدث امام ابن جوزیؒ (وفات 597ھ) کی مایہ ناز عربی تصنیف "ذم الھوی" کا اردو ترجمہ' شہوات اور عشق مجازی کی خرابیاں' عورتوں اور لڑکوں

کے ساتھ بد نظری' زنا اور لواطت کی حرمت اور سزائیں' عشق مجازی اور بد نظری کے علاج' شادی اور نکاح کی ترغیب' عاشقوں پر عشق کی دنیاوی آفات' لیلیٰ اور مجنوں کے واقعات عشق' عاشقوں اور معشوقوں کے خطرناک واقعات اور حالات پر مشتمل چھٹی صدی اسلامی کے سب سے بڑے مصنف کا عجیب و غریب دلچسپ مرقع' بار بار پڑھنے والی کتاب' انداز بیان نہایت آسان اور سلیس۔

(۱۴) غیر مقلدین کی غیر مستند نماز : سائز 16×36×23 صفحات 64 ہدیہ

تصنیف مناظر اسلام مولانا محمد امین اوکاڑوی' جدید ترتیب و اضافات مفتی امداد اللہ انور' غیر مقلدین کی خلاف حدیث نماز اور احادیث کے نام پر دھوکہ دہی کے حوالہ سے بہترین کتاب غیر مقلدین سے مناظرہ کرنے میں بہت مفید۔

(۱۵) فرشتوں کے عجیب حالات : سائز 16×36×23 صفحات 472 خوبصورت جلد' ہدیہ روپے محدث عظیم امام جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب "الحبائك فی اخبار الملائك" کا سلیس اردو ترجمہ' جس میں مشہور اور غیر مشہور فرشتوں کے احوال اور اللہ کی قدرت و عظمت کی تقریباً 404 احادیث مبارکہ اور 395 ارشادات صحابہ و تابعین وغیرہ کو بڑی عرق ریزی سے یکجا کیا گیا ہے' آخر میں فرشتوں کے متعلق عقائد و احکام کو بھی جامع شکل میں مزین فرمایا ہے۔ مترجم نے احادیث کے حوالہ جات کے ساتھ دوسری بہت سی خوبیاں ترجمہ میں جمع کر دی ہیں انتہائی قابل دید کتاب ہے۔

(۱۶) فضائل حفظ القرآن : سائز 16×36×23 صفحات 208 مجلد' ہدیہ فضائل حفاظ' فضائل اساتذہ حفظ اور حفاظ کے والدین اور تلاوت کے فضائل کو مدلل طریقہ سے سینکڑوں کتب حدیث کے حوالہ سے مستند کر کے جمع کیا ہے اس کتاب کی خوبیاں اس کتاب کے ملاحظہ کرنے کے بعد ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔

(۱۷) قبر کے عبرتناک مناظر : سائز 16×36×23 صفحات 256 ہدیہ

علامہ سیوطیؒ کی شرح الصدور باحوال الموتی والقبور کا اردو ترجمہ بنام نور الصدور از حضرت مولانا محمد عیسی صاحب، موت' شدت موت' عالم ارواح' احوال اموات' ارواح کی باہمی ملاقات' قبر کی گفتگو' قبر میں سوال جواب' عذاب قبر' قبر میں مؤمن کے انعامات' قبر اور مردوں کے متعلق مستند عبرتناک حکایات۔

(۱۸) قیامت کے ہولناک مناظر : سائز 16×36×23 صفحات 448 ہدیہ

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی احوال قیامت کے متعلق جامع تصنیف البدور السافرہ فی امور الآخرۃ کا اردو ترجمہ' دنیا کی تباہی' میدان محشر' اعمال کی شکلیں' وزن اعمال شفاعت' حوض' پل صراط' نیک مسلمان گناہگاروں اور کافروں منافقوں کے تفصیلی حالات' قیامت کی ہولناکیاں' قیامت کے انعامات' حساب' بخشش' رحمت' عذاب' انتقام وغیرہ کی تفصیل پر سب سے زیادہ مستند مجموعہ احادیث۔

(۱۹) کامیاب خاوند بیوی : سائز 16×36×23 صفحات 464 مجلد' ہدیہ

اپنے موضوع پر کامیاب ترین کتاب عالم عرب کی مشہور و معروف جدید کتاب کیف نکون

ازواجاناجحین فی ضوء الاسلام کا منتخب ترجمہ از شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور تزئین و تحسین وغیرہ از مفتی امداد اللہ انور۔

(۲۰) کرامات اولیاء: سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ روپے۔ امام غزالی امام ابن جوزی شیخ شہاب الدین سہروردی ابو اللیث سمرقندی استاذ قشیری اور دیگر ائمہ تصوف کی کتب میں منتشر کرامات اولیاء کو قطب مکہ حضرت امام محمد بن عبداللہ یافعی یمنیؒ نے "روض الریاحین" میں جمع کیا یہ کتاب کرامات اولیاء اسی کا انتخاب ہے اس کے مطالعہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اولیاء کے مقامات محبت الٰہی کے مطالعہ کا نفیس تحفہ ہے۔

(۲۱) لذت مناجات: سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد ہدیہ
محدثین اور اولیاء عظام کی قدیم کتب سے ماخوذ اکابر اولیاء کی اللہ کی بارگاہ میں والہانہ دعاؤں کا سب سے بڑا نایاب مجموعہ قلب وروح کو تڑپا دینے والی خاص دعائیں۔

(۲۲) محبوب کا حسن و جمال: سائز 16×36×23 صفحات 256 مجلد ہدیہ
محبوب کائنات حضرت محمد ﷺ کی صورت و سیرت کے وہ تمام پہلو جن کے مطالعہ سے آپ ﷺ کی شکل و شباہت کا عمدہ طریقہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور سیرت کو سمجھا جاسکتا ہے۔ بیسیوں عنوانات پر خصائل و شمائل پر مشتمل کتب سے محبت رسول ﷺ کا بہترین مجموعہ مفتی محمد سلیمان کے قلم اور مفتی امداد اللہ انور صاحب کی نظر ثانی اور پیش لفظ کے ساتھ۔

(۲۳) منتخب حکایات: سائز 16×36×23 صفحات 304 مجلد ہدیہ
امام غزالی اور امام یافعی کی کتب سے منتخب ایسی حکایات جن میں اکابر اولیاء کے مقامات کرامات مکاشفات عبادات اور تعلق مع اللہ کو ذکر کیا گیا ہے اللہ کی طرف کھینچنے والی شاندار کتاب۔

(۲۴) نفیس پھول: سائز 16×36×23 صفحات تقریباً 448 خوبصورت جلد ہدیہ روپے۔ امام ابن جوزیؒ کی کتاب "صید الخاطر" کا سلیس اردو ترجمہ سینکڑوں علمی مضامین کے گرد گھومتی ہوئی ایک اچھوتی تحریر قرآن حدیث فقہ عقائد تصوف تاریخ خطابت مواعظ اخلاقیات ترغیب و ترہیب دنیا اور آخرت جیسے عظیم اسلامی مضامین کا تخلیقی شہ پارہ جس کو امام ابن جوزیؒ اپنی نوے سالہ علمی اور تجرباتی فکر و نظر کے ساتھ دوران تصنیف و تالیف جمع فرماتے رہے اس کتاب کا حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید انور نے ترجمہ کیا ہے اور نظر ثانی اور تسہیل حضرت مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور دامت مجدکا تجم نے کی ہے۔